عمران سیریز
لوگا مشن
مظہر کلیم ایم اے

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچوئشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی جس کیلئے پبلشرز، مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہونگے

ناشران ------ اشرف قریشی
-------- یوسف قریشی
پرنٹر -------- محمد یونس
طابع ------- ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ------- /27 روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول "لوگا مشن" آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ ناول عمران اور کرنل فریدی کے ایک مشترکہ کارنامے پر مبنی ہے اور مقابلے پر ہے پُراسرار بین الاقوامی مجرم تنظیم "بلیک تھنڈر"۔ اس لحاظ سے آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ ناول کس قدر دلچسپ منفرد اور معیاری ہوگا۔ بلیک تھنڈر کا ایک نیا ایجنٹ کاربین پہلی بار عمران اور کرنل فریدی کے مقابلے پر اترا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ اس نے اپنی ذہانت اور بے داغ کارکردگی سے ان دونوں عظیم کرداروں کو کھلی شکست سے دوچار کر دیا۔ لیکن کیا آخر کار مشن کا نتیجہ بھی اسی کے حق میں نکلا۔ یا۔؟ اس کے لئے آپ کو ناول کا مطالعہ کرنا ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول بھی آپ کے معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا۔ اس سلسلے میں آپ کی آراء کا میں منتظر رہوں گا۔ اب اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

خان گڑھ سے صفدر یاسین صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے تمام ناول ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ہوتے ہیں اس سے پہلے آپ نے جتنے بھی خاص نمبرز لکھے ہیں وہ سب جاسوسی ادب کا شاہکار ثابت ہوتے ہیں اب جلد ہی آپ کا ڈبل سنچری نمبر شائع ہونے والا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول بھی آپ کا ایک شاہکار ناول ہی ثابت ہوگا۔ اس سلسلے میں ایک درخواست ہے کہ یہ ناول آپ عمران کے مقابلے میں اسرائیل سیکرٹ سروس کے چیف

جم مارکر کے کرداروں پر لکھیں تو یقیناً یہ انتہائی دلچسپ اور منفرد ناول ثابت ہوگا۔"

صفدر یاسین صاحب! کتابوں کی پسندیدگی کے لئے دلی طور پر مشکور ہوں۔ خاص نمبر تو بہرحال خاص نمبر ہی ہوتا ہے اس لئے اس پر محنت بھی زیادہ ہوتی ہے۔ ڈبل سنچری نمبر کی اشاعت اب واقعی قریب آچکی ہے۔ آپ نے جن کرداروں پر ڈبل سنچری لکھنے کی خواہش ظاہر کی ہے وہ واقعی خاص نمبر کے لئے بھرپور کردار ثابت ہو سکتے ہیں۔ بہرحال وعدہ تو نہیں کر سکتا البتہ کوشش ضرور کروں گا کہ آپ کی یہ خواہش پوری کر سکوں۔

ملتان سے شکیل احمد سندھو صاحب لکھتے ہیں۔ "میں نے شروع سے لیکر آج تک آپ کے تمام ناول پڑھے ہیں اور مجھے یہ کہنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں کہ آپ نے اُردو جاسوسی ادب کو واقعی اس مقام تک پہنچا دیا ہے جہاں تک شاید کوئی ۔ اور مصنف ابھی صدیوں تک نہ پہنچ سکے۔ لیکن ایک بات آپ سے ضرور پوچھنی ہے کہ آخر آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مسلسل کنواروں کا ٹولہ بنائے رکھنے پر کیوں مُصر ہیں۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ شادی کے بعد ان کی صلاحیتیں متاثر ہونے کا اندیشہ ہے۔ حالانکہ ہم نے تو سنا ہے کہ شادی کے بعد آدمی اور زیادہ سمجھدار ہو جاتا ہے۔ آپ کسی ایک ممبر کی شادی کروا کر تجربہ تو کر دیکھیں۔"

شکیل احمد سندھو صاحب! آپ نے میرے متعلق جن جذبات کا اظہار کیا ہے میں ان کے لئے آپ کا دلی طور پر مشکور ہوں۔ جہاں تک سیکرٹ سروس کے ممبران کی شادی کا تعلق ہے تو شادی سے صلاحیتیں تو متاثر ہوں یا نہ ہوں ذمہ داریوں کا رُخ البتہ ضرور بدل جاتا ہے۔ ویسے اس شادی کا فائدہ ہی کیا ہوگا کہ دُولہن بیچاری کئی کئی سال تک اپنے دُولہا کی شکل ہی نہ دیکھ سکے کیونکہ دُولہا تو مسلسل مجرموں کے پیچھے بھاگ رہا ہوگا اور کہیں ایسا نہ ہو کہ اپنے سیکرٹ سروس کے ممبر دُولہا کی شکل دیکھنے کے لئے دُولہن صاحبہ کو خود بین الاقوامی مجرم بننا پڑ جائے۔ اگر ایسا ہو گیا تو پھر اس شادی کا کیا انجام ہو سکتا ہے یہ آپ بھی بہتر سمجھ سکتے ہیں۔

لاہور سے عامر حسین صاحب لکھتے ہیں۔ "مجھے آپ کے ناول بیحد پسند ہیں لیکن ایک بات کا شکوہ ہے کہ آپ اپنے ناولوں کے نام انگلش میں رکھ دیتے ہیں میری گذارش ہے کہ عمران سیریز کے نام اُردو میں رکھا کریں کیونکہ ہماری قومی زبان اُردو ہے۔"

عامر حسین صاحب! ناولوں کی پسندیدگی کا شکریہ۔ اُردو واقعی ہماری قومی زبان ہے اور ہمیں اس پر فخر ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ عمران کا واسطہ بین الاقوامی مجرموں اور مجرم تنظیموں سے پڑتا رہتا ہے جو ظاہر ہے اپنے مشنز اور اپنے کرداروں کے نام اُردو میں نہیں رکھتے۔ اس لئے جہاں ایسی صورت ہو وہاں مجبوراً اُردو سے ہٹ کر بھی نام سامنے آجاتے ہیں امید ہے کہ آپ بات سمجھ گئے ہوں گے۔

فیصل آباد سی۔ ٹی۔ ایم کالونی سے رانا نوید محمود خان صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کا پرانا قاری ہوں اور اب تک آپ کے تمام ناول پڑھ چکا ہوں۔ گذشتہ دنوں آپ کا شاندار ناول 'ڈیزرٹ کمانڈوز' پڑھا تو ایک پوائنٹ نے مجھے چونکا دیا۔ اس ناول میں آپ نے لکھا ہے کہ سرداور، عمران کو بطور ایکسٹو نہیں جانتے جب کہ اس سے پہلے آپ نے اپنے ناول 'ون مین شو' کے صفحہ ۱۷۱ میں آپ نے لکھا تھا کہ سرداور، عمران کو بطور ایکسٹو جانتے تھے۔ ڈیزرٹ کمانڈوز ناول 'ون مین شو' ناول سے بہت بعد میں لکھا گیا ہے۔ کیا اس دوران سرداور کی

یادداشت خراب ہوگئی تھی یا سرداور کوئی نئے صاحب آگئے ہیں۔ اُمید ہے آپ ضرور وضاحت کریں گے"۔

رانا نوید محمود خان صاحب! "ڈان مین شو" اور "ڈیزرٹ کمانڈوز" کے درمیان واقعی ایک طویل وقت گذر چکا ہے لیکن نہ ہی سرداور کی یادداشت خراب ہوئی ہے اور نہ ہی سرداور تبدیل ہوئے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ "ڈان مین شو" کے ایک فقرے نے آپ کو اُلجھن میں ڈال دیا ہے کہ "سرداور عمران کی اصل حیثیت کو جانتے تھے"۔ ورنہ تو "ڈان مین شو" کے اسی صفحے پر عمران خود بطور ایکسٹو سرداور کو فون کر کے یہ کہتا ہے کہ عمران سے بات کیجئے اور پھر عمران دوبارہ اپنی اصل آواز میں بات کرتا ہے اس طرح ایکسٹو اور عمران دو علیحدہ علیحدہ شخصیتوں کے طور پر سرداور کے سامنے آتے ہیں۔ اس ناول میں سپیشل ڈیفنس لیبارٹری کو خفیہ رکھنے کے لئے باقاعدہ کوڈ سسٹم وضع کیا گیا تھا اور عمران جانتا تھا کہ ایکسٹو کا حوالہ دیئے بغیر سرداور سے بات کرنا ممکن نہ ہوگی اس لئے ایکسٹو کا حوالہ دیا گیا اور اس کے بعد یہ فقرہ ہے کہ "ورنہ سرداور عمران کی اصل حیثیت کو جانتے تھے"۔ اس سارے سیاق و سباق کو مدنظر رکھ کر اگر آپ غور فرمائیں تو یہ بات واضح ہو جائے گی کہ 'اصل حیثیت' کے معنی عمران کے ایکسٹو ہونا نہیں ہے بلکہ اس کے اُلٹ یہ معنی نکلتے ہیں کہ سرداور جانتے تھے کہ عمران ایکسٹو نہیں ہے۔ صرف احتیاط کے طور پر ایکسٹو کا حوالہ دیا جا رہا ہے۔ اُمید ہے اب آپ کی اُلجھن دُور ہو گئی ہوگی۔

اب اجازت دیجئے۔

والسّلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران کی سپورٹس کار شہر کے ایک قدیم محلے کی تنگ سی گلی میں آہستہ آہستہ چلتی ہوئی آگے بڑھتی جا رہی تھی۔ گلی سے گذرنے والے لوگ حیرت سے کبھی عمران کو اور کبھی اس کی کار کو دیکھتے اور پھر سائیڈ سے ہو کر آگے نکل جاتے گلی آگے جا کر جہاں موڑ کاٹتی تھی وہاں ایک بڑی سی چوک نما جگہ تھی۔ عمران نے کار ایک طرف روکی اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اُتر آیا۔ اس نے سائیڈ سیٹ پر پڑا ہوا بڑا سا شاپنگ بیگ اٹھایا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ اس گلی کے اندر ایک اور تنگ گلی تھی جس کے درمیان میں نالی تھی جب کہ گھروں سے نکلنے والی نالیاں اس درمیانی نالی میں جا کر مل جاتی تھیں اس لئے گلی میں ہر طرف بس نالیاں ہی نالیاں نظر آتی تھیں۔ ایک پرانے سے دروازے پر جا کر عمران رُک گیا۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر دروازے کی کنڈی بجائی۔ دروازے پر ایک سالخوردہ اور انتہائی پرانی سی لوہے کی نیم پلیٹ کیلوں سے جڑی ہوئی تھی جس پر مٹے مٹے حروف میں ماسٹر فیروز دین

لکھا ہوا تھا۔

"کون ہے" ——— اندر سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ کوئی بزرگ عورت ہے۔

"ماسٹر صاحب گھر پر ہیں" ——— عمران نے اونچی آواز میں پوچھا۔

"ماسٹر صاحب تو بیمار ہیں ——— آپ کون ہیں" ——— ؟ اندر سے چونک کر پوچھا گیا۔

"میرا نام علی عمران ہے ——— آپ پردہ کرلیں، میں ماسٹر صاحب سے مل لونگا" ——— عمران نے کہا۔

"اچھا" ——— اندر سے کہا گیا اور تھوڑی دیر بعد ایک چھوٹے سے بچے نے آکر دروازہ کھولا۔ اس بچے کے کپڑے پرانے تھے۔

"آیئے جناب" ——— بچے نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا اور ایک طرف ہٹ گیا۔ عمران مکان کے اندر داخل ہوا۔ چھوٹے اور تنگ سے صحن کو کراس کرتا ہوا وہ ایک کمرے میں داخل ہوا تو سامنے ایک چارپائی پر ایک بوڑھا سا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں پر موٹے شیشوں کی عینک تھی۔

"اوہ عمران بیٹے، تم" ——— اس بوڑھے آدمی نے بری طرح چونک کر کہا اور پھر اٹھنے کی کوشش کی۔

"بیٹھے رہیں ۔ بیٹھے رہیں ماسٹر جی" ——— عمران نے جلدی سے آگے بڑھ کر اسے بٹھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا اور پھر ساتھ پڑی ہوئی ایک کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھ گیا۔

"تمہیں میرے گھر کا کیسے پتہ چل گیا" ——— بوڑھے نے حیران ہو کر

گئی تھیں اس لئے اب ماسٹر فیروز دین کے پاس کام انتہائی کم رہ گیا تھا۔ عمران عام طور پر کپڑے سلیمان کے ہاتھ سلنے کے لئے بھجوا دیتا تھا اور خود اسے کئی کئی سال جانے کی فرصت نہ ملتی تھی۔ لیکن آج اسے خیال آگیا تو وہ خود ہی بازار سے چار سوٹ خرید کر ماسٹر جی کی دکان پر گیا مگر دکان بند تھی اس لئے وہ ان کے گھر آگیا تھا۔ لیکن گھر اور ماسٹر جی کی حالت دیکھ کر اس کا دل کڑھ رہا تھا۔ اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ ماسٹر فیروز دین انتہائی خوددار آدمی ہیں اس لئے کسی قسم کی امداد لینا ان کی خودداری کیخلاف تھا۔

"تم کپڑے لے آئے ہوگے ——— لیکن بیٹے! ——— میرا حال تم دیکھ رہے ہو ——— نجانے میں کب کام کرنے کے قابل ہو سکوں گا ——— اور یہ بھی معلوم نہیں کہ ہو بھی سکوں گا یا نہیں ——— اس لئے کپڑے کسی اور کو دے دو۔ تمہیں جلدی ہوگی" ——— ماسٹر فیروز دین نے بڑے سے شاپنگ بیگ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ان کے لہجے میں بے بسی اور بے چارگی کا عنصر نمایاں تھا۔

"ارے ماسٹر جی! ——— آپ کے ہاتھ کا سلا ہوا کپڑا ہی مجھے لطف دیتا ہے اس لئے یہ کپڑے بھی آپ نے ہی سینے ہیں ——— آپ ایسا کریں کہ اٹھیں اور میرے ساتھ چلیں ——— میرا ایک دوست ہے وہ بہت سیانا ڈاکٹر ہے ——— میں اس سے آپ کا علاج کراتا ہوں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں بیٹے ——— ہم غریب لوگ ہیں ——— بڑے ڈاکٹروں کی فیس اور دواؤں کا خرچہ کہاں ادا کر سکتے ہیں ——— قسمت میں صحت ہوئی تو محلے کے ڈاکٹر کی دوا سے ہی آرام آجائے گا ——— ورنہ جو مقدر

میں ہے پورا ہوگا" ـــــ ماسٹر جی نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر جی! ـــ میں نے کہا ہے کہ وہ میرا دوست ہے ـــ اور پھر اُسے حکومت خاص طور پر اس لئے بڑی تنخواہ دیتی ہے کہ وہ دوسروں سے فیس نہ لے ـــ آپ اُٹھیں۔ میری کار باہر کھڑی ہے۔ میں آپ کو لے جاتا ہوں ـــ ایک پیسہ بھی خرچ نہ ہوگا اور آپ جوان گھوڑے کی طرح صحت مند ہو جائیں گے ـــ چلیں اٹھیں" ـــ عمران نے کہا۔

"مم ـــ مگر بیٹے" ـــ ماسٹر جی نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"ارے اُٹھیں تو سہی ـــ میں بھی اکرم کی طرح آپ کا بیٹا ہوں"۔ عمران نے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا اور بازو سے پکڑ کر ماسٹر کو اٹھا کر کھڑے ہونے میں ان کی مدد کی۔ اکرم کا نام سن کر ماسٹر کی آنکھیں بھر آئیں۔ عمران انہیں بازو سے پکڑے سہارا دیتا ہوا کمرے سے باہر لے آیا اور پھر اسی طرح وہ انہیں مکان سے باہر لا کر گلی میں سے گذرتا ہوا کار کی سائیڈ سیٹ پر بٹھا دیا۔ ماسٹر جی اتنا سا چلنے سے ہی بری طرح ہانپنے اور کھانسنے لگے تھے۔

"آپ بیٹھیں ـــ میں وہ کپڑے لے آؤں۔ پھر جب آپ صحت مند ہو جائیں گے تو دکان پر لا دوں گا" ـــ عمران نے کہا اور تیزی سے واپس ماسٹر فیروز دین کے گھر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کی کنڈی بجائی۔

"کون ہے" ـــ اندر سے وہی بوڑھی اور لرزتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ماسٹرنی جی! ـــ میں عمران ہوں ـــ میرا کپڑوں والا تھیلا کمرے میں رہ گیا ہے وہ دے دیں ـــ اور فکر نہ کریں، ماسٹر جی بالکل صحت یاب ہو کر جلد ہی واپس آجائیں گے" ـــ عمران نے کہا۔

"تم ـــ تم کتنے ہمدرد ہو بیٹے ـــ کاش! میرا اپنا بیٹا بھی ایسا ہوتا" ـــ اندر سے رُندھے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور پھر خاموشی چھا گئی۔

عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے بڑے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر اُسے ہاتھ میں لے لیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک بوڑھی عورت نے ہاتھ باہر نکال کر تھیلا اس کی طرف بڑھایا۔ عمران نے تھیلا لے لیا۔

"اماں جی! ـــ یہ تھوڑی سی رقم ہے یہ رکھ لیں ـــ جب ماسٹر جی صحت مند ہو جائیں گے تو میں ان سے کپڑے سلوا کر اسے کٹوا لونگا۔ لیکن آپ نے ماسٹر جی کو نہیں بتلانا ـــ وہ ناراض ہو جائیں گے" ـــ عمران نے نوٹوں کی گڈی والا ہاتھ دروازے کے اندر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"مم ـــ مگر بیٹے! ـــ یہ تو بڑی رقم ہے ـــ یہ تو ـــ؟" بوڑھی عورت کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔ گڈی اس نے لے لی تھی۔

"زیادہ نہیں ہے ـــ آپ یہ رکھ لیں اور خوب خرچ کریں ـــ بس یہی سمجھیں کہ یہ رقم اکرم نے بھیجی ہے" ـــ عمران نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ اُسے معلوم تھا کہ ماسٹرنی جی ایک لاکھ روپے دیکھ کر کتنی منٹ تک حیرت سے بے حس و حرکت کھڑی رہیں گی۔ اس نے شاید اتنی رقم کبھی زندگی میں نہ دیکھی ہو۔ بہرحال عمران اس وقفے سے فائدہ اٹھا کر گلی سے باہر نکل آنا چاہتا تھا۔

گلی سے باہر آکر عمران نے کار کا دروازہ کھولا۔ کپڑوں کا تھیلا عقبی سیٹ پر پھینکا اور پھر دروازہ بند کر کے اس نے کار کو بیک کرنا شروع کر دیا۔ ماسٹر فیروز دین اب سیٹ سے سر ٹکائے آنکھیں بند کئے بیٹھے ہوئے

تھے۔ ان کے چہرے پر گہری پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

"میں نے سلائی کا خرچہ ماسٹر جی کو دے دیا ہے ـــــ اس لئے اب آپ کو یہ سوٹ مفت سینے پڑیں گے" ـــــ عمران نے کار بیک کر کے اُسے گلی میں آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"خرچہ دے دیا ہے ـــــ اوہ! کتنے پیسے دیئے ہیں" ـــــ ؟ ماسٹر جی نے چونک کر پوچھا۔

"بس دے دیئے ہیں ـــــ آپ اسے چھوڑیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ماسٹر جی کا چہرہ کھل اٹھا۔ وہ شاید اسی خیال سے پریشان ہو رہے تھے کہ گھر میں خرچہ نہیں ہے اس لئے ان کے پیچھے ان کی بیوی کیا کرے گی۔ لیکن خرچہ مل جانے کا سن کر ان کی ساری پریشانی دور ہو گئی۔

"مجھے بتاؤ تو سہی ـــــ کتنا دیا ہے خرچہ" ـــــ ماسٹر جی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"زیادہ نہیں، صرف ایک لاکھ روپے دیئے ہیں" ـــــ عمران نے کہا اور ماسٹر جی اس طرح اُچھلے کہ ان کا سر ونڈ سکرین سے ٹکراتے ٹکراتے بچا۔

"ارے کیا ہوا ماسٹر جی" ـــــ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"لاکھ ـــ لاکھ کہا ہے تم نے ـــ کیا مطلب ـــ کیا یہ سلائی کی رقم ہے ـــ وہ تو چند سو روپے بنتی ہے" ـــ ماسٹر جی نے حیرت کی شدت سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ارے ماسٹر جی! ـــ مہنگائی اس قدر بڑھ گئی ہے اور آپ ابھی تک وہی پرانے دور میں ہیں ـــ اب تو ہزاروں روپے ایک سوٹ کی سلائی لے لیتے ہیں بازار میں ـــــ میں نے تو ایک اور فیصلہ کر لیا ہے آپ کے صحت یاب ہونے پر میں مین مارکیٹ میں ٹیلرنگ کی ایک شاندار دکان بناؤں گا۔ اس کے انچارج آپ ہوں گے۔ منافع آدھا آدھا ـــــ پھر لوگوں کو پتہ چلے گا کہ سلائی کسے کہتے ہیں" ـــــ عمران نے کار کو پختہ سڑک پر موڑتے ہوئے کہا۔

"نہیں عمران بیٹے! ـــ یہ ناجائز منافع خوری ہے ـــ یہ تو دوسرے کو لوٹنا ہوا ـــ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا ـــ یہ سراسر زیادتی ہے" ـــ ماسٹر فیروز دین نے سخت احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر جی! ـــ اب لوگ لٹنے پر خوش ہوتے ہیں ـــ میرے ایک واقف کار ہیں وہ ہومیوپیتھ ڈاکٹر ہیں ـــ وہ بتا رہے تھے کہ جب انہوں نے دکان کھولی اور پہلا مریض آیا تو انہوں نے اُسے دوا دی اور اس سے ایک روپیہ لیا ـــ اس مریض نے بڑے حقارت آمیز انداز میں ہنکارا بھرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب کے سامنے ان کی دی ہوئی پڑیاں کھول کر نالی میں بہائیں اور یہ کہہ کر چلا گیا کہ ایک روپے کی دوائی سے کیا خاک آرام آئے گا ـــ اور ڈاکٹر صاحب اس مریض کا منہ دیکھتے رہ گئے حالانکہ بقول ان کے انہوں نے سو فیصد منافع لیا تھا ـــ ساری دوائی پچاس پیسے قیمت کی تھی اور انہوں نے ایک روپیہ لیا تھا ـــ بس اس روز سے ڈاکٹر صاحب کو سبق مل گیا کہ مریض دوا کی خاصیت نہیں دیکھتے قیمت دیکھ کر اندازہ لگاتے ہیں ـــ چنانچہ اب وہ ایک روپے کی دوا کی قیمت پچاس روپے لیتے ہیں اور اب ان کے مریض بھی خوش ہیں اور ڈاکٹر صاحب کی دکان بھی مریضوں سے بھری رہتی ہے" ـــ عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا اور ماسٹر فیروز دین ہنس پڑے۔

"بات تو ٹھیک ہے بیٹے ۔۔۔ لیکن ضمیر اس قدر لوٹ کو برداشت نہیں کرتا ۔۔۔ یہ ظلم ہے" ۔۔۔ ماسٹر فیروز دین نے کہا۔

"واقعی برداشت نہیں کرتا ماسٹر جی! ۔۔۔ لیکن اسی کا جس کا ضمیر زندہ ہو ۔۔۔ مگر اب کیا کیا جائے۔ لوگوں کا رجحان ہی ایسا ہو گیا ہے کہ ماسٹر فیروز دین بہترین سلائی کے باوجود اگر دو سو روپے سلائی لے گا تو سلائی کام کی نہیں ہو گی ۔۔۔ بلکہ سمجھو کہ سوٹ کا ہی ستیاناس ہو گیا کہ دو ہزار روپے کا کپڑا اور دو سو روپے سلائی ۔۔۔ لیکن شاندار دکان میں بیٹھا ہوا ایک اناڑی کاریگر جب سلائی کا ستیاناس مار دے گا۔ ایک کالر اور دوسرے کالر میں زمین آسمان کا فرق ہو گا، مگر وہ سلائی ہو گی پندرہ سو روپے ۔۔۔ تو پھر وہی سلائی فیشن کے مطابق اور شاندار ہو گی" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تم ٹھیک کہتے ہو بیٹے! ۔۔۔ لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ اگر لوگ بیوقوف ہیں تو انہیں اور زیادہ بیوقوف بنایا جائے ۔۔۔ اور اپنی کمائی کو ناجائز کر لیا جائے" ۔۔۔ ماسٹر فیروز دین نے کہا۔

"ماسٹر جی! ۔۔۔ صاحب دل لوگوں نے اس کا دوسرا طریقہ اختیار کر لیا ہے ۔۔۔ جو لوگ قیمت دیکھ کر کوالٹی کا اندازہ لگاتے ہیں ان سے رقم لے لی جاتی ہے ۔۔۔ اور جو رقم جائز منافع سے زیادہ ہوتی ہے وہ کسی فلاحی ادارے کو بھجوا دی جاتی ہے ۔۔۔ اس طرح ضمیر بھی خوش اور گاہک بھی خوش" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں! ۔۔۔ یہ ٹھیک ہے ۔۔۔ واقعی اس طرح فلاحی کام بھی آگے بڑھتے ہیں ۔۔۔ ورنہ یہ لوگ جو دو روپے کی چیز دو ہزار روپے میں خرید کر لے جاتے ہیں ان سے اگر کسی غریب کی امداد کا کہا جائے تو دس روپے دینے پر بھی اس طرح ناک بھوں چڑھاتے ہیں جیسے ان کی دولت لٹ رہی ہو" ۔۔۔ ماسٹر فیروز دین نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

عمران نے کار سپیشل سروسز ہسپتال کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور پھر پورچ میں جا کر روک دی۔ ماسٹر فیروز دین کو کار سے اتار کر وہ اندر لے گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ڈاکٹر صدیقی کے دفتر میں موجود تھے۔ ڈاکٹر صدیقی دفتر میں موجود نہ تھے اس لئے عمران نے ماسٹر فیروز دین کو ایک طرف کرسی پر بٹھایا اور خود دوسری طرف بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد ڈاکٹر صدیقی کمرے میں داخل ہوئے۔

"اوہ عمران صاحب آپ ۔۔۔ خیریت" ۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی نے اس طرح اچانک عمران کو اپنے دفتر میں دیکھ کر قدرے پریشان لہجے میں کہا۔

"جب بھی کوئی ڈاکٹر پوچھتا ہے خیریت ۔۔۔ تو مجھے حقیقتاً ہنسی آجاتی ہے ۔۔۔ آپ خود سوچیں کہ ڈاکٹر اور خیریت دو متضاد چیزیں ہیں ۔ جہاں خیریت ہو ۔۔۔ وہاں ڈاکٹر کا کیا کام ۔۔۔ اور جہاں ڈاکٹر ہو ۔ وہاں بے چاری خیریت کیسے داخل ہو سکتی ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر صدیقی کھل کھلا کر ہنس پڑے۔ اسی لمحے ان کی نظریں ایک طرف کرسی پر بیٹھے ماسٹر فیروز دین پر پڑیں تو وہ چونک پڑے۔

"یہ میرے انکل ہیں ڈاکٹر ۔۔۔ ماسٹر فیروز دین ان کا نام ہے ۔۔۔ انہیں سینے میں درد اور کھانسی ہے ۔۔۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ ان کا علاج کریں اور انہیں اس طرح جوان اور صحت مند بنا دیں جس طرح یہ

آج سے تیس برس پہلے تھے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا ــ ٹھیک ہے ــ آیئے ماسٹر جی! میرے ساتھ ــ میں آپ کا چیک اپ کروں" ــ ڈاکٹر صدیقی نے سر ہلاتے ہوئے کہا پھر عمران انہیں سہارا دے کر چیک اپ روم میں لے گیا اور اس کے بعد ڈاکٹر صدیقی نے ان کا مکمل چیک اپ شروع کر دیا۔ عمران واپس ڈاکٹر صدیقی کے دفتر میں آکر بیٹھ گیا۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد ڈاکٹر صدیقی دفتر میں واپس آئے۔

"کیا پوزیشن ہے ڈاکٹر ــ انکل فیروز کی" ــ عمران نے قدرے پریشان لہجے میں کہا۔

"بیماری کافی بڑھ چکی ہے لیکن بہرحال ابھی وقت ہے اسے کنٹرول کیا جاسکتا ہے ــ تم فکر نہ کرو ــ دو ہفتے کے اندر یہ بالکل ٹھیک ہو جائیں گے۔ لیکن ــ" ڈاکٹر صدیقی نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کی لیکن کو سمجھتا ہوں ــ آپ کا مطلب یہی ہے کہ یہ خصوصی ہسپتال ہے اور یہاں چیف کے حکم کے بغیر کسی غیر آدمی کو ٹریٹمنٹ نہیں دی جاسکتی" ــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ــ ایسا کرتے ہیں کہ میں ماسٹر فیروزدین کو اپنی رہائش گاہ پر منتقل کر دیتا ہوں ــ میں ذاتی حیثیت سے ان کا علاج کروں گا" ــ ڈاکٹر صدیقی نے شاید مسئلے کا حل نکالتے ہوئے کہا۔

"ارے یہ بات نہیں ــ میں ابھی چیف سے بات کرتا ہوں ــ اگر میرے انکل کا یہاں علاج نہیں ہو سکتا تو پھر یہاں کسی کا بھی علاج

نہ ہوگا" ــ عمران نے کہا اور میز پر پڑے ٹیلیفون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے دانش منزل کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے چونکہ ڈاکٹر صدیقی کو یہ نمبر معلوم تھے اس لئے ان سے چھپانے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔

"ایکسٹو" ــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

"جناب علی عمران بول رہا ہوں ــ اوہ! میرا مطلب یہ ہے کہ میں تو علی عمران ہوں ــ آپ کے لئے میں نے لفظ جناب استعمال کیا ہے۔ کہیں آپ یہ نہ سمجھ لیں کہ میں نے اپنے آپ کو جناب علی عمران کہا ہے" ــ عمران نے کہا اور ڈاکٹر صدیقی مسکراتے ہوئے عمران کو دیکھنے لگے۔ وہ جانتے تھے کہ چیف کے ساتھ اگر دنیا بھر میں کوئی شخص بے تکلفی سے بات کر سکتا ہے تو یہی عمران ہے۔ ورنہ کسی اور کی تو جرأت ہی نہ تھی کہ وہ اس قسم کی بات تو ایک طرف، اونچی آواز میں بھی بات کر سکے۔

"فضول باتیں مت کرو ــ کیوں کال کی ہے" ــ دوسری طرف سے ایکسٹو نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اچھا ــ تو آپ کو جناب کہنا فضول بات ہے ــ چلو ایسے ہی سہی ــ یہ فضول لقب میں خود اختیار کر لیتا ہوں ــ ہاں تو جناب علی عمران بول رہا ہوں" ــ عمران نے کہا اور ڈاکٹر صدیقی نے بے اختیار منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔ انہیں شاید ہنسی ضبط کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

"مقصد کی بات کیا کرو ــ ورنہ ــ" ایکسٹو نے اس قدر سخت لہجے میں کہا کہ پاس بیٹھے ہوئے ڈاکٹر صدیقی بے اختیار کانپ اٹھے۔

"میرے انکل ہیں ماسٹر فیروز دین ـــــ بہترین ٹیلر ماسٹر ہیں۔ وہ بیمار ہیں غریب آدمی ہیں ـــــ خود اتنا مہنگا علاج نہیں کرا سکتے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ آپ خوامخواہ ڈاکٹر صدیقی اور ان کے عملے کو اتنی لمبی لمبی تنخواہیں دیتے رہتے ہیں ـــــ کیوں نہ انکل ماسٹر فیروز دین کا علاج ڈاکٹر صدیقی سے کرایا جائے۔ مگر ڈاکٹر صاحب مانتے ہی نہیں ـــــ کہتے ہیں یہ خصوصی ہسپتال ہے اور یہاں صرف خاص لوگوں کا علاج ہو سکتا ہے ـــــ میں نے انہیں لاکھ سمجھایا کہ ماسٹر فیروز دین بہترین کاریگر ہیں اس لئے یہ بھی خاص آدمی ہیں اور پھر اس ملک کے شہری ہیں جن کے ٹیکسوں سے اس ہسپتال کا خرچ چل رہا ہے ـــــ اس لئے وہ عام آدمی نہیں ہیں لیکن ڈاکٹر صاحب مانتے ہی نہیں ـــــ آپ ہی انہیں سمجھائیں" ـــــ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر صدیقی سے بات کراؤ" ـــــ ایکسٹو نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور ڈاکٹر صدیقی کی طرف بڑھا دیا۔

"یس سر ـــــ ڈاکٹر صدیقی بول رہا ہوں" ـــــ ڈاکٹر صدیقی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر صدیقی! ـــــ عمران جن صاحب کو لے آیا ہے آپ ان کا باقاعدہ علاج کریں اور اس کا مکمل بل مجھے بھجوا دیں ـــــ میں اپنے ذاتی اکاؤنٹ سے بل کی رقم ہسپتال کے فنڈ میں جمع کرا دونگا ـــــ علاج پوری توجہ سے کریں اور عمران کو یہ بات مت بتائیں" ـــــ دوسری طرف سے ایکسٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ڈاکٹر صدیقی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب! ـــــ اب آپ بے فکر رہیں ـــــ ماسٹر فیروز دین کا بہترین علاج ہوگا" ـــــ ڈاکٹر صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دیکھا، ایک ہی دھمکی میں کام بن گیا ـــــ کمال ہے، جن کے ٹیکسوں سے ہسپتال چل رہا ہے وہ تو ہو گئے عام آدمی ـــــ اور ٹیکس لوگوں سے لیکر جو خود بیٹھے حکم چلاتے رہتے ہیں وہ بن گئے خاص" ـــــ عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ گو اس نے بلیک زیرو کی بات سن لی تھی لیکن وہ ظاہر یہی کر رہا تھا جیسے اسے معلوم نہ ہو کہ چیف نے کیا کہا ہے۔

"چیف بہت عظیم شخصیت ہیں عمران ـــــ تم ان کی عظمت کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ یہ تو مجھے معلوم ہے ـــــ بہرحال اب تم بالکل بے فکر ہو کر جاؤ ـــــ ماسٹر فیروز دین کا علاج اب میری ذمہ داری رہی" ـــــ ڈاکٹر صدیقی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"او کے ـــــ شکریہ! ـــــ میں وقتاً فوقتاً پتہ کرتا رہوں گا" ـــــ عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ ڈاکٹر صدیقی بھی اٹھے اور پھر عمران ڈاکٹر سے مصافحہ کر کے دفتر سے باہر نکل آیا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

کیپٹن حمید ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے آرام کرسی میں دھنسا ہوا ایک میگزین کی تصویریں دیکھنے میں محو تھا کہ ملازم اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں فون تھا۔

"کرنل صاحب کا فون ہے" ——— ملازم نے فون میز پر رکھ کر ریسیور کیپٹن حمید کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا" ——— کیپٹن حمید نے چونک کر کہا اور ریسیور ملازم کے ہاتھ سے لے لیا۔

"جی فرمائیے! ——— میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں" ——— کیپٹن حمید نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اس کا موڈ خاصا خوشگوار ہے۔

"اس کا مطلب ہے کہ میگزین میں بڑی جاندار تصویریں ہیں" ——— دوسری طرف سے کرنل فریدی کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میگزین ——— کس میگزین کی بات کر رہے ہیں آپ" ——— ؟ کیپٹن حمید نے چونک کر کہا۔

"وہی جو تمہارے ہاتھ میں ہے اور تم اس میں اتنے محو ہو کہ ساتھ والے کمرے میں گھنٹی بجنے کی آوازیں بھی تمہیں سنائی نہیں دیں" ——— کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"میں فضول قسم کی گھنٹیوں پر کان نہیں دھرا کرتا" ——— کیپٹن حمید نے مصنوعی غصے بھرے لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے، جب تمہارے اپنے کانوں میں تصویریں دیکھ کر گھنٹیاں بج رہی ہوں گی ——— تو تمہارے لئے فون کی گھنٹی تو فضول ہی ہو جائے گی ——— بہرحال میگزین الماری میں رکھو اور سیدھے دفتر پہنچ جاؤ ——— میں وہاں تمہارا انتظار کر رہا ہوں" ——— دوسری طرف سے کرنل فریدی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"ہونہہ ——— ہر وقت دفتر ——— ہر وقت دفتر ——— نوکری نہ ہوئی عذاب ہو گیا" ——— کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ریسیور رکھ کر وہ اٹھا اور بجائے میگزین الماری میں رکھنے کے اس نے اسے موڑ کر اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا پورچ کی طرف بڑھ گیا۔ وہ صبح دفتر جانے کے لئے بروقت تیار تو ہوا تھا لیکن پھر اس کا موڈ نہ بنا اور وہ میگزین لے کر وہیں بیٹھ گیا۔ لیکن ظاہر ہے اب کرنل فریدی کی کال آنے کے بعد اس کا جانا ضروری ہو گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد اس نے کار دفتر کی پارکنگ میں روکی اور نیچے اتر کر قدم بڑھاتا وہ اپنے دفتر کی طرف بڑھ گیا۔ کرنل فریدی اور وہ ایک ہی

دفتر میں بیٹھتے تھے۔ کرنل فریدی کو اگر فیلڈ میں کوئی کام نہ ہو تو وہ بڑی پابندی سے دفتر آ بیٹھتا تھا۔ یہ بلیک فورس کا مرکزی دفتر تھا۔ کیپٹن حمید نے پردہ ہٹایا اور اندر داخل ہوا۔ کرنل فریدی اپنی میز پر موجود تھا اس کے سامنے ایک نقشہ کھلا ہوا تھا۔

"آؤ برخوردار! ۔۔۔ یہ نقشہ دیکھو" ۔۔۔ کرنل فریدی نے کیپٹن حمید سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میری کوٹھی کا نقشہ ہے" ۔۔۔ کیپٹن حمید نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے لئے کوٹھی نہیں ۔۔۔ بلکہ کوٹھا بنے گا" ۔۔۔ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کوٹھا ۔۔۔ کیا مطلب" ۔۔۔؟ کیپٹن حمید نے غصیلے لہجے میں کہا اور میز کے ساتھ کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

"گرامر کا مسئلہ ہے ۔۔۔ کوٹھی مؤنث کے لئے اور کوٹھا مذکر کے لئے ۔۔۔ اب جو تم اپنے آپ کو محسوس کرتے ہو، وہ بتا دو" ۔۔۔ کرنل فریدی نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا اور کیپٹن حمید شرمندہ سی ہنسی ہنس کر رہ گیا۔ ظاہر ہے اب وہ کوٹھی پر اصرار کیسے کر سکتا تھا۔

"تو پھر آپ کوٹھی میں کیوں رہتے ہیں" ۔۔۔؟ آخر کیپٹن حمید کو بات سوجھ ہی گئی۔

"نامحرموں سے حفاظت تو کرنی ہی پڑتی ہے ۔۔۔ اس لئے تمہارے ساتھ مجبوراً رہنا پڑتا ہے" ۔۔۔ کرنل فریدی بھلا کب پیچھے رہنے والا تھا اور اس بار کیپٹن حمید بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"یہ نقشہ ساگا لینڈ کے شمال مشرقی پہاڑی علاقے کا ہے اس علاقے میں رہنے والا ایک آدمی ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گیا تو پولیس کو اس کے سامان سے ایک چھوٹی سی ڈبیا بھی ملی ۔۔۔ اس ڈبیا میں بظاہر ایک پتھر تھا جس پر سرخ رنگ کی دھاریاں سی بنی ہوئی تھیں اور ساتھ ہی ایک لفافہ بھی تھا جس میں ایک کاغذ پر کسی عجیب سی زبان میں خط لکھا ہوا تھا ۔۔۔ چنانچہ پولیس کو تو اس کی سمجھ نہ آئی اور انہوں نے ڈبیا مع کاغذ اپنے اعلیٰ حکام کو بھجوا دی جہاں سے یہ میرے پاس پہنچی۔ میں نے ایک لیبارٹری سے اس پتھر کو چیک کرایا تو حیرت انگیز انکشاف ہوا کہ یہ پتھر زمینی نہیں ہے بلکہ کسی دوسرے سیارے سے لایا گیا ہے"۔ کرنل فریدی نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"دوسرے سیارے سے لایا گیا ہے ۔۔۔ کیا مطلب! ۔۔۔ یہ کیسے معلوم ہو گیا" ۔۔۔؟ کیپٹن حمید نے بری طرح چونک کر پوچھا۔

"اس پتھر کو ہماری لیبارٹری کے سائنسدان تشخیص نہ کر سکے۔ چنانچہ اسے ایکریمیا کی ایک لیبارٹری میں بھیجا گیا جہاں اس پر تفصیلی تحقیقات ہوئیں ۔۔۔ تب پتہ چلا کہ اس پتھر کے اندر ایک ایسا عنصر موجود ہے جو کرہ ارض میں آج تک کہیں بھی دریافت نہیں ہوا ۔۔۔ یہ انتہائی حیرت انگیز انکشاف تھا اس لئے ایکریمیا میں اس پر مزید اعلیٰ سطح کی تحقیقات کی گئیں اور پھر خلا میں بھیجے جانے والے ایک تحقیقاتی سیارے سے موصول ہونے والی ایک تصویر سامنے آ گئی جس میں اس جیسا پتھر خلا میں تیرتا ہوا نظر آیا تھا اور سیارے پر لگے ہوئے حساس کیمرے نے اس کی تصویر بھجوا دی ۔۔۔ لیکن ظاہر ہے خلا میں ایسے ہزاروں

لاکھوں اجسام صدیوں سے تیرتے پھر رہے ہیں اس لئے اس تصو
کی انلارجمنٹ کی گئی۔ مگر اس سے کوئی فائدہ تو نہ ہوا لیکن اب یہ
حیرت انگیز بات سامنے آئی ہے کہ وہ تصویر بالکل اس پتھر کی ہے جو
ساگا لینڈ کے شمال مشرقی پہاڑی علاقے کے رہنے والے ایک عام سے
آدمی کے قبضے سے ملا ہے ——— سائنسدانوں نے اس پتھر کا تجزیہ
کر کے یہ رپورٹ بھی دی ہے کہ اس پتھر میں موجود غیر ارضی عنصر پر اگر
مزید تحقیقات کی جاتے تو دنیا کے ذرائع مواصلات میں حیرت انگیز
انقلاب آسکتا ہے ——— اس عنصر کی ابتدائی طور پر جو خاصیت
سامنے آئی ہے اس کے مطابق یہ ٹھوس مادے کو برقی لہروں میں تبدیل
کر کے جذب بھی کر سکتا ہے اور پھر اُسے دوبارہ ٹھوس مادے میں تبدیل
بھی کر سکتا ہے ——— چونکہ یہ پتھر ساگا لینڈ سے دستیاب ہوا ہے۔
اس لئے اس کا نام بھی ساگا سٹون رکھ دیا گیا ہے ——— اس کا مطلب یہ
ہوا کہ اگر ساگا پر مشتمل رسیور اور ٹرانسمٹ سٹیشن دنیا میں بنا دیتے جائیں
تو سامان ——— بحری جہازوں، ہوائی جہازوں یا ریلوے اور دوسرے
ذرائع کی مدد سے ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجنے کی بجائے ساگا کے
ذریعے پلک جھپکنے میں دنیا کے دوسرے کونے تک پہنچایا جا سکتا
ہے "——— کرنل فریدی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ ——— انتہائی حیرت انگیز ——— واقعی یہ تو انقلاب آجائے گا "
کیپٹن حمید نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

" ہاں ! ——— اس پتھر میں موجود ساگا کے معمولی سے عنصر سے محدود
پیمانے پر اس کے تجربات بھی کئے گئے ہیں جو انتہائی کامیاب رہے ہیں

لیکن ان تجربات میں یہ معمولی سا عنصر ختم ہو گیا ہے اس لئے اب
حکومتی سطح پر کہا گیا ہے کہ ہم اس جیسے دوسرے پتھر تلاش کرنے کی
کوشش کریں ——— چنانچہ میں نے بلیک فورس کے ذریعے جو تحقیقات
کرائی ہیں اس کے مطابق وہ آدمی جو ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہوا تھا اور
جس کے قبضے سے ساگا سٹون ملا تھا وہ ایک پہاڑی قصبے امارگ کا
رہنے والا تھا ——— وہ ان پڑھ آدمی تھا اور اُسے یہ ڈبا اور کاغذ
ایک سیاح نے دیا تھا کہ وہ اسے دارالحکومت میں جا کر کسی مخصوص آدمی
کو دے دے اور وہ آدمی اسے بھاری انعام دے گا ——— لیکن
راستے میں اس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ——— جس آدمی کو یہ پتھر بھیجا گیا تھا
اس کا نام و پتہ شاید اُسے زبانی بتایا گیا تھا اس لئے اب اس کا پتہ نہیں
چل سکا ——— اس سیاح کا حلیہ وغیرہ معلوم کیا گیا ہے تو اتنا معلوم
ہوا ہے کہ وہ مقامی آدمی ہی تھا کوئی غیر ملکی نہ تھا لیکن وہ سیاحوں
جیسا لباس پہنے ہوئے تھا ——— حلیہ بھی عام سا ہے۔ اس حلیے
کے لاکھوں افراد یہاں موجود ہوں گے "——— کرنل فریدی نے
پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اس کاغذ کا کیا ہوا ——— اُسے چیک کیا گیا ہے " ——— کیپٹن
حمید نے پوچھا۔

" ہاں ! ——— پہلے تو یہ سمجھا گیا تھا کہ وہ کوئی مخصوص کوڈ ہے۔ لیکن
پوری دنیا کے کوڈ کے ماہر بھی اسے پڑھنے سے قاصر رہے ہیں اس
لئے وہ ابھی تک معمہ بنا ہوا ہے "——— کرنل فریدی نے کہا۔

" تو اب آپ نقشہ سامنے رکھے کیا کر رہے ہیں "——— کیپٹن حمید

نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میرے ذہن میں ایک آئیڈیا ہے کہ شاید یہ پتھر اس پہاڑی میں کسی جگہ خلا سے گرا ہو اور ٹوٹ کر بکھر گیا ہو جس کا ایک ٹکڑا اس مقامی سیاح کو ملا ہو ——— میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ اگر ایسا ہو تو پھر سائنسی لحاظ سے یہ پتھر ان پہاڑوں میں کس علاقے میں گر سکتا ہے۔ امارگ سائنسی طور پر ایسے زون میں ہے جہاں کی آب و ہوا میں قدرتی مقناطیسیت وافر مقدار میں موجود ہے جو خلا سے آنے والے اجسام کو اپنی طرف کھینچ سکتی ہے لیکن یہ زون کافی وسیع ہے اس لئے میں اس میں مزید حد بندی کر رہا ہوں ——— اور میری تحقیقات کے مطابق امارگ سے چھ کلومیٹر دور یہ پہاڑی اس مقناطیسیت کا مرکز ہے۔ کیونکہ میں نے جو تحقیقات کرائی ہے اس کے مطابق اس پہاڑی میں بڑی بڑی مقناطیسی چٹانیں بھی پائی جاتی ہیں" ——— کرنل فریدی نے نقشے میں ایک جگہ پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اس علاقے میں فوج بھیج کر اچھی طرح کھنگال لیا جائے۔ اس میں کیا ہرج ہے" ——— کیپٹن حمید نے کہا۔

"نہیں ——— یہ کام فوج کا نہیں ہے ——— ہمیں خود چیک کرنا پڑے گا ——— انتہائی احتیاط کا کام ہے ——— میں نے نمبر الیون کو ہدایات دے دی ہیں۔ بلیک فورس کا ایک گروپ وہاں پہنچ چکا ہو گا ——— نمبر الیون وہاں ہیں کیمپ لگائے گا۔ ضروری سائنسی آلات بھی وہاں پہنچا دیئے جائیں گے ——— اور پھر ہم خود وہاں جا کر اس تلاش کی نگرانی کریں گے ——— میں اب نمبر الیون کی کال

کا منتظر ہوں" ——— کرنل فریدی نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کیپٹن حمید کوئی بات کرتا، پاس پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"ہارڈ اسٹون" ——— کرنل فریدی نے رسیور اٹھا کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"نمبر الیون بول رہا ہوں باس! ——— کیمپ لگا دیا گیا ہے اور باقی تمام انتظامات بھی مکمل ہو چکے ہیں" ——— نمبر الیون نے کہا۔

"ٹھیک ہے" ——— کرنل فریدی نے جواب دیا اور رسیور رکھ دیا۔

"آؤ چلیں ——— ہیلی کاپٹر میں جانا ہو گا" ——— کرنل فریدی نے نقشہ بند کر کے اسے جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"میں نے کیا کرنا ہے جا کر ——— مجھ سے اس قسم کے فضول کام نہیں ہوتے کہ احمقوں کی طرح ادھر ادھر پھیلے ہوئے پتھروں کو ہی دیکھتے رہو" ——— کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— تمہاری مرضی" ——— کرنل فریدی نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ارے آپ تو ناراض ہو گئے ——— اگر آپ ناراض ہو رہے ہیں، تو ٹھیک ہے۔ میں چلا جاتا ہوں ——— اب آپ کو تو ناراض نہیں کیا جا سکتا" کیپٹن حمید نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر اس کے پیچھے چل پڑا۔

"نہیں، ناراضگی کی کوئی بات نہیں ——— اگر تم نہیں جانا چاہتے تو مت جاؤ ——— میں پاکیشیا سے عمران کو بلا لیتا ہوں ——— یہ تو بین الاقوامی فائدے کی بات ہے، صرف ساگالینڈ کا تو مسئلہ نہیں ہے" ——— کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خواہ مخواہ اسے بلا لیتے ہیں۔ اس کا کیا تعلق ——— ہو سکتا ہے اس پتھر

کی پوری کان ہی یہاں ہو ــــ یہ سائنسدان بھی بعض اوقات اُلٹی سیدھی باتیں خالی رعب جمانے کے لئے کرنا شروع کر دیتے ہیں کہ پتھر خلا سے آیا ہے" ــــ کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ ٹھہرو ــــ مجھے اچانک خیال آگیا ہے ــــ یہ کاغذ عمران کو بھی تو بھیجا جائے۔ اس کا ذہن ایسے معاملات میں بے حد تیز ہے ــــ ہو سکتا ہے وہ اسے پڑھ لے" ــــ کرنل فریدی نے تیزی سے مڑتے ہوئے کہا۔

"جب ساری دنیا کے ماہرین نہیں پڑھ سکے تو وہ احمق اسے کیسے پڑھ لے گا ــــ البتہ اپنی طرف سے اُلٹی سیدھی باتیں کر کے معاملات کو اور زیادہ اُلجھا دے گا" ــــ کیپٹن حمید نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہمیں ہر طرح سے کوشش کرنی چاہیئے ــــ تم چلو ہیلی پیڈ پر ــــ میں کاغذ عمران کو بھجوانے کا بندوبست کر کے ابھی آتا ہوں" ــــ کرنل فریدی نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا دفتر کی طرف بڑھ گیا جب کہ کیپٹن حمید کندھے اُچکاتا اور منہ بناتا ہوا ہیلی پیڈ کی طرف بڑھنے لگا۔

"یہ انکل ماسٹر فیروزدین کون ہیں عمران صاحب! ــــ جن کا علاج آپ سپیشل سروسز ہسپتال میں کرانا چاہتے ہیں" ــــ بلیک زیرو نے عمران کے کرسی پر بیٹھتے ہی سوال داغ دیا اور عمران نے اُسے ماسٹر فیروزدین کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"اب تو میں سوچ رہا ہوں کہ اس طبقے کے افراد کے علاج کے لئے باقاعدہ ایک ہسپتال قائم کیا جائے ــــ اور جوزف اور جوانا کو اس کا ایڈمنسٹریٹر مقرر کر دیا جائے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جوزف اور جوانا کی وجہ سے ہسپتال مریضوں سے بھر تو سکتا ہے ــــ آرام کسی کو نہیں آسکتا" ــــ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

اسی لمحے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ــــ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں ــــ عمران صاحب سے بات کرنی ہے" ــــ

دوسری طرف سے سلیمان کی سنجیدہ آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے سلیمان" ـــــ عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"صاحب! ـــــ ڈاک میں کرنل فریدی صاحب کی طرف سے ایک لفافہ آیا ہے ـــــ اس پر ٹاپ ایمرجنسی کے الفاظ بھی لکھے ہوئے ہیں اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں" ـــــ سلیمان نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل فریدی کی طرف سے لفافہ ـــــ اور ٹاپ ایمرجنسی ـــــ تم ایسا کرو کہ لفافہ یہاں دانش منزل کے لیٹر باکس میں ڈال دو خود آکر" ـــــ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کرنل فریدی کی طرف سے کوئی اہم خط ہی ہوگا ـــــ ویسے وہ فون بھی کر سکتا تھا" ـــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ خود فون کر لیں" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں ـــ پہلے وہ خط دیکھ لوں۔ اگر فون پر مسئلہ حل ہو سکتا تو یقیناً کرنل فریدی خود ہی فون کر لیتا" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

پھر تقریباً بیس منٹ بعد کمرے میں سیٹی کی مخصوص آواز گونجی، اور بلیک زیرو نے چونک کر میز کی سب سے نچلی دراز کھولی۔ اس میں ایک لمبا سا لفافہ موجود تھا۔ دانش منزل کے خصوصی سسٹم سے لیٹر بکس میں ڈالی جانے والی ہر چیز خود بخود بلیک زیرو کی میز کی دراز میں پہنچ جاتی تھی اور یہ سیٹی کی آواز اس نظام کی طرف سے الارم تھا۔

"یہ لیجئے" ـــــ بلیک زیرو نے لفافہ عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ لفافہ واقعی کرنل فریدی کی طرف سے تھا۔ اس پر عمران کا ذاتی پتہ

لکھا ہوا تھا اور ایک کونے میں ٹاپ ایمرجنسی کے الفاظ بھی درج تھے۔

عمران نے میز پر رکھا ہوا پیپر کٹر اٹھایا اور لفافے کی ایک سائیڈ کاٹ دی۔ لفافہ کے اندر ایک فوٹو اور دو کاغذ تھے۔ عمران نے کاغذ کھولا تو یہ فوٹو سٹیٹ تھا اور اس پر کوڈ میں کوئی تحریر تھی۔ فوٹو ایک پتھر کا تھا جس پر سرخ رنگ کی دھاریاں نظر آ رہی تھیں۔ عمران نے دوسرا کاغذ کھولا تو یہ کرنل فریدی کی طرف سے خط تھا جس میں اس نے اس پتھر کے دستیاب ہونے سے لے کر اس پر ہونے والی تحقیقات کے متعلق تفصیل لکھی تھی اور ساتھ ہی درخواست کی تھی کہ اگر عمران اس کوڈ کو حل کر سکے تو اس سے پوری دنیا کو فائدہ ہو سکتا ہے۔

"اوہ ـــ حیرت انگیز دریافت ہے" ـــــ عمران نے کہا اور ایک بار پھر پتھر والا فوٹو اٹھا کر اسے غور سے دیکھنے لگا۔

"کیا ہوا" ـــــ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا تو عمران نے کرنل فریدی کا خط اس کی طرف بڑھا دیا۔

"واقعی عمران صاحب! ـــــ اگر یہ ساگا عنصر مصنوعی طور پر تیار ہو سکے تو دنیا بھر میں مفید انقلاب آ جائے گا" ـــــ بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔ اب وہ کوڈ والا کاغذ اٹھا کر اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔

"میں ذرا لائبریری جا رہا ہوں ـــ کوشش کرتا ہوں شاید کوئی حل مل جائے" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر کوڈ والا کاغذ اٹھا کر وہ دانش منزل کی عظیم الشان لائبریری میں آ گیا۔ اس نے وہاں نصب کمپیوٹر کی مدد سے کوڈ اور ان کے حل پر لکھی گئیں لائبریری میں موجود

تمام کتابیں ایک جگہ اکٹھی کرلیں اور پھر انہیں چیک کرنے میں مصروف ہوگیا۔ کوڈ واقعی بالکل نیا تھا اور کسی طور پر بھی سمجھ نہ آرہا تھا۔ تقریباً دو گھنٹے تک وہ مسلسل کوڈ کو حل کرنے کے لئے کوشش کرتا رہا لیکن کوئی حل سمجھ میں نہ آرہا تھا۔ اُسے خیال آرہا تھا کہ کاش ڈاکٹر ہاشم آج زندہ ہوتے تو لازماً وہ اس کوڈ کو حل کرلیتے۔ کیونکہ اس معاملے میں وہ خداداد صلاحیتوں کے حامل تھے اور ان کی وفات سے قبل جب بھی عمران کو کوڈ کے معاملے میں کوئی مشکل پیش آتی تو وہ ان کی طرف رجوع کرتا تھا۔ ڈاکٹر ہاشم ویسے تو طب کے ڈاکٹر تھے لیکن کوڈ ورک ان کا شغل تھا اور انہوں نے اس میں مہارت تامہ حاصل کرلی تھی۔ ان کی اس مہارت کو پوری دنیا میں تسلیم کیا جاتا تھا چونکہ ڈاکٹر ہاشم فوج سے منسلک رہے تھے اس لئے ان کی زندگی ہر لحاظ سے فوجی انداز میں ڈھل گئی تھی۔ اس لئے ان کا سخت ترین ڈسپلن دوسروں کے لئے عذابِ جان بن جاتا تھا۔ لیکن یہ عمران ہی تھا جو انہیں اپنی مرضی سے کنٹرول کرلیتا تھا۔ لیکن ظاہر ہے اب ان کی وفات کے بعد ان سے رابطہ نہ کیا جاسکتا تھا اس نے آنکھیں بند کرلیں اور اس کا ذہن گہری سوچ میں غرق ہوگیا۔

اچانک جیسے بجلی کا جھماکا ہوتا ہے اس طرح اس کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا اور اس نے چونک کر نہ صرف آنکھیں کھولیں بلکہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اُسے ڈاکٹر ہاشم کی طرح کا ایک اور آدمی یاد آگیا تھا اس کا نام نواب رستم علی خان تھا۔ ڈاکٹر ہاشم کی طرح نواب رستم علی خان بھی کوڈ ورک میں مہارت رکھتے تھے لیکن انہوں نے یہ بات صرف اپنی ذات تک محدود رکھی ہوئی تھی کیونکہ وہ انتہائی حد تک تنہائی پسند تھے اس لئے

۱؎ اس کے لئے انتہائی دلچسپ کتاب پڑھیئے۔ "پاکیشیا کلب"

دوسروں سے رابطہ ان کے لئے سوہانِ روح بن جاتا تھا چونکہ وہ پُشتی رئیس تھے۔ دو لڑکے بڑے ہوکر اعلیٰ عہدوں پر فائز تھے۔ لڑکیوں کی شادی ہوچکی تھی۔ ان کی بیوی وفات پاچکی تھی اس لئے نواب رستم علی خان دارالحکومت کے مشرقی حصے میں اپنی محل نما کوٹھی میں ملازموں کے ساتھ رہتے تھے۔ نواب رستم علی خاں نہ صرف سخت تنہائی پسند تھے بلکہ انتہا درجے کے کنجوس بھی تھے۔ ان کی کنجوسی ضرب المثل بن چکی تھی۔ وہ سوائے ملازموں اور اپنی اولاد کے دنیا کے کسی اور فرد سے ملنے کے لئے تیار نہ ہوتے تھے۔ عمران بھی ایک بار سر رحمان کے ساتھ ان کے لڑکے کی شادی کے موقع پر ان سے ملا تھا اور تب باتوں باتوں میں اسے معلوم ہوا تھا کہ نواب رستم علی خاں کوڈ ورک میں واقعی مہارت تامہ رکھتے ہیں اس کے بعد عمران نے ایک دو بار انہیں فون کرکے بات کرنے کی کوشش بھی کی لیکن ان کے ملازم نے یہی جواب دیا کہ نواب صاحب مصروف ہیں آپ پھر کبھی فون کیجئے۔ اور ظاہر ہے عمران بھی کم مصروف نہ رہتا تھا اس لئے وہ یکسر ہی انہیں بھول گیا۔ لیکن اب اچانک اُسے ان کا خیال آگیا تو اس نے ان سے ملنے اور اس کوڈ کے بارے میں ڈسکس کرنیکا فیصلہ کرلیا۔

"میں کوڈ کے ایک ماہر سے ملنے جارہا ہوں ـــــ دعا کرو وہ ملنے پر آمادہ ہوجائے" ـــــ عمران نے لائبریری سے اُٹھ کر واپس آپریشن روم میں داخل ہوتے ہوئے بلیک زیرو سے کہا۔

"کیا مطلب ـــ وہ ملے گا کیوں نہیں" ـــــ؟ بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"ملنے سے توانائی خرچ ہوتی ہے ـــــ اور نواب رستم علی خان اپنی

کنجوسی کی وجہ سے یہ خرچہ برداشت نہیں کر سکتے" ــــــ عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور جیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

عمران کی سپورٹس کار تھوڑی دیر بعد ہی دانش منزل سے نکل کر اس طرف بڑھی جا رہی تھی جدھر نواب رستم علی خاں کی محل نما کوٹھی تھی۔ تقریباً آدھے گھنٹے تک مسلسل ڈرائیونگ کے بعد عمران نے کار ان کی کوٹھی کے جہازی سائز کے پھاٹک کے سامنے جا کر روکی اور پھر ایک طویل سانس لے کر وہ کار سے نیچے اتر آیا۔ پہلے اس نے اپنی جیبیں ٹٹولیں جن میں مختلف قسم کے تعارفی کارڈ پڑے رہتے تھے۔ نواب صاحب سے ملاقات کے لئے وہ کوئی ایسا کارڈ منتخب کرنا چاہتا تھا جس کی وجہ سے نواب صاحب ان سے ملنے پر رضامند ہو جائیں۔ لیکن سارے کارڈ چیک کر لینے کے باوجود اُسے کوئی ایسا کارڈ نظر نہ آیا تو اس نے کارڈ واپس جیب میں ڈالے اور ہاتھ اٹھا کر کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک بوڑھا سا ملازم نما آدمی باہر آگیا۔

"جی فرمائیے" ــــ اس ملازم نے حیرت بھری نظروں سے عمران اور اس کی سپورٹس کار کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی کہا جاتا ہے ــــ فرمایا نہیں جاتا ــــ البتہ حکم فرمایا جاتا ہے" ــــ عمران نے احمقوں کے سے انداز میں پلکیں جھپکتے ہوئے کہا اور بوڑھے ملازم کے چہرے پر شدید حیرت کے آثار ابھر آئے۔

"جی ــــ کیا مطلب" ــــ ؟ ملازم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اچھا ــــ اب مطلب بھی مجھے بتانا پڑے گا ــــ یہ نواب رستم علی خاں صرف نام کے ہی نواب ہیں ــــ انہوں نے آج تک تمہیں مطلب سمجھانے

کے لئے کوئی ٹیوٹر بھی نہیں رکھا" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جناب! ــــ آپ میرا وقت ضائع نہ کریں ــــ میں ضروری کام کر رہا تھا ــــ فرمائیے! آپ نے گھنٹی کیوں بجائی ہے ــــ؟ اگر نواب صاحب سے ملنے آئے ہیں تو ایسا ناممکن ہے ــــ نواب صاحب کسی سے نہیں ملتے" ــــ اس بار بوڑھے ملازم نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کسی سے بے شک نہ ملیں ــــ لیکن پرنس آف ڈھمپ سے انہیں ملنا پڑے گا ــــ سمجھے ــــ جاؤ جا کر نواب صاحب سے کہو کہ پرنس کا استقبال خود یہاں پھاٹک پر آکر کریں ــــ ورنہ اگر پرنس کو غصہ آگیا تو نواب صاحب کی چھوٹی انگلی سرخ گھی میں ڈبو دی جائے گی" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چھوٹی انگلی سرخ گھی میں ڈبو دی جائے گی ــــ کیا مطلب" ؟ ملازم اور زیادہ حیران ہو گیا۔

"تم بس یہیں کھڑے مطلب ہی پوچھتے رہ جاؤ گے ــــ جاؤ جا کر جو کچھ میں نے کہا ہے نواب صاحب سے کہہ دو ــــ اس میں انہی کا فائدہ ہے ــــ جاؤ" ــــ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا اور ملازم سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور چھوٹی کھڑکی سے اندر داخل ہو گیا۔ کھڑکی اس نے اندر سے بند کر لی تھی۔

عمران ملازم کے چہرے پر ابھرنے والے تاثرات سمجھتا تھا لیکن اُسے یقین تھا کہ جب یہ فقرہ نواب صاحب کے سامنے دوہرایا جائے گا تو نواب صاحب واقعی خود ہی دوڑے ہوئے یہاں آجائیں گے۔

اُسے معلوم تھا کہ نواب صاحب کوڈ کے ماہر ہیں ، اور عمران نے بات ہی ایسی کہی تھی جو ایک مخصوص کوڈ میں تھی اور جس کا مطلب تھا کہ نواب صاحب کی ساری جائیداد شدید خطرے میں ہے ۔ عمران کو معلوم تھا کہ کنجوس آدمی کو فطرتاً دولت اور جائیداد سے بے پناہ محبت ہوتی ہے ۔ اسی لئے تو وہ کنجوس ہوتا ہے ۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے یہ مخصوص فقرہ کہا تھا اور اُسے یقین تھا کہ اس فقرے کا نتیجہ وہی نکلے گا جو اس کے ذہن میں ہے ۔

تھوڑی دیر بعد جہازی سائز کا بڑا پھاٹک کھُلنے کی آواز سنائی دی اور عمران مسکرا دیا ۔

"آیئے جناب ! ــــ نواب صاحب آپ کے منتظر ہیں" ــــ بوڑھے ملازم نے کھُلے ہوئے پھاٹک میں نمودار ہوتے ہوئے کہا ویسے اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات نمایاں تھے جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو کہ نواب صاحب اس پاگل سے ملنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں ۔

عمران مڑ کر کار میں بیٹھا اور پھر وہ کار کو کوٹھی کے اندر لے گیا ۔ بڑی وسیع و عریض کوٹھی تھی لیکن ساری کوٹھی پر سخت ویرانی سی چھائی ہوئی تھی ۔ لان اُجڑا ہوا تھا ۔ ظاہر ہے اس کے لئے رقم خرچ ہوتی ہے اور خرچہ کرنا نواب صاحب کی فطرت کے خلاف تھا ۔ کوٹھی تو باپ دادا کی طرف سے وراثت میں مل گئی تھی ورنہ جس فطرت کے نواب صاحب تھے وہ کوٹھی بنانے پر خرچ کرنے کی بجائے اپنے باغ کے کسی درخت پر بیٹھے نظر آتے کہ چلو مفت میں بیٹھنے کی جگہ مل گئی ۔

عمران نے کار وسیع و عریض مگر خالی پورچ میں کھڑی کی اور پھر کار سے نیچے اُتر آیا ۔ اسی لمحے برآمدے سے ایک اور ملازم اُتر کر عمران کی طرف بڑھا ۔

"آیئے جناب ! ــــ ادھر ڈرائینگ رُوم ہے" ــــ ملازم نے مودبانہ لہجے میں کہا اور عمران اس کے پیچھے چلتا ہوا ایک وسیع و عریض ڈرائینگ رُوم میں پہنچ گیا ۔ جو انتہائی شاندار اور قیمتی فرنیچر سے بھرا ہوا تھا ۔ لیکن یہ سارا فرنیچر اپنی ظاہری حالت سے ہی نواب صاحب کے والد یا دادا کے زمانے کا لگتا تھا ۔ البتہ اس کی صفائی ستھرائی باقاعدگی سے کی جاتی تھی ۔ ملازم عمران کو ڈرائینگ روم میں چھوڑ کر واپس چلا گیا اور عمران اطمینان سے ایک صوفے پر بیٹھ گیا ۔

چند لمحوں بعد اندرونی دروازہ کھُلا اور نواب صاحب جو لمبے قد لیکن انتہائی دُبلے پتلے تھے اندر داخل ہوئے ۔ ان کا سر گنجا تھا لیکن اس کی کمی انہوں نے مونچھوں سے پوری کی تھی ۔ سفید رنگ کی لمبی لمبی مونچھیں ان کے چہرے پر عجیب سی لگ رہی تھیں ۔ جسم پر صدیوں پرانا ایک لانگ کوٹ تھا ۔ آنکھوں پر موٹے شیشوں لیکن نفیس فریم کی عینک تھی ۔

"تم نے ملازم سے یہی کہا ہے کہ تم پرنس ہو ــــ لیکن کیا پرنس ایسے ہوتے ہیں ــــ تم تو پرنس کی بجائے مجھے کوئی چڑی مار لگ رہے ہو" ــــ نواب رستم علی خان نے موٹے شیشوں کی عینک کے اندر سے عمران کو گھورتے ہوئے کہا ۔

"میرے ذہن میں بھی آج تک رستم کا یہی تصور تھا کہ وہ کوئی لحیم شحیم

دلونما طاقتور آدمی ہوگا لیکن آج پتہ چلا کہ رستم بالش کو کہتے ہیں۔ ہاں تو نواب بالش خان صاحب! پھر کیا خیال ہے چھوٹی انگلی سُرخ گھی میں ڈبو دی جائے یا نہیں" ____ عمران نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا اور نواب صاحب بجائے غصہ کرنے کے اس بار بے اختیار ہنس پڑے۔

"مجھے یاد آگیا۔ تم شاید سر رحمان کے ساتھ آئے تھے اور انہوں نے کہا تھا کہ تم ان کے بیٹے علی عمران ہو ____ مگر سر رحمان کب سے کنگ بن گئے ہیں کہ تم نے اپنے آپ کو پرنس کہنا شروع کر دیا ہے" ____ نواب صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران ان کی یادداشت پر واقعی حیران رہ گیا کہ اتنے طویل عرصہ پہلے وہ صرف ایک بار ان سے ملا تھا اس کے باوجود نہ صرف نواب صاحب نے اسے پہچان لیا تھا بلکہ اس کا نام بھی انہیں یاد تھا۔

"نوابوں سے ملنے کے لئے پرنس بننا ہی پڑتا ہے ورنہ طبقاتی فرق کی وجہ سے ملاقات ہو ہی نہیں سکتی۔ بہرحال وہ سُرخ گھی اور چھوٹی انگلی والی بات کا آپ نے جواب نہیں دیا" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہارے اسی حوالے کی بنا پر مجھے تم جیسے فضول آدمی سے ملنے پر مجبور ہونا پڑا ہے۔ بہرحال اب دیکھو کتنا وقت ضائع ہوتا ہے بیٹھو ____ اور مجھے بتاؤ کہ یہ حوالہ تم نے کیوں دیا ہے اور اس کا مطلب کیا ہے" ____؟ نواب صاحب نے منہ بناتے ہوئے کہا اور خود بھی ایک کرسی پر بیٹھ گئے۔

"اس حوالے کا مقصد تو آپ جانتے ہی ہیں۔ کیونکہ آپ بقول آپ کے کوڈ ورک کے ماہر ہیں ____ اور یہ ایٹی تھری کوڈ ہے جسے کوڈ ورک میں ذرا سی دلچسپی رکھنے والا بھی اچھی طرح جانتا ہے ____ لیکن یہ چھوٹی انگلی واقعی سُرخ گھی میں ڈوب چکی ہوتی ____ اگر میں نے عارضی طور

پر گھی کا ڈبہ بند نہ کر دیا ہوتا ____ اور مجھے یقین ہے کہ جیسے ہی یہ خبر آپ کو ملتی، آپ انا للہ ہو جاتے ____ لیکن چونکہ ڈیڈی نے آپ کو دوست کہا تھا اس لئے مجبوراً مجھے ڈبہ بند کرنا پڑا" ____ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور نواب صاحب کی آنکھیں خوف سے پھیلنے لگیں۔

"مگر کیوں ____ وجہ ____ یہ ساری جائیداد میری وراثتی ہے ____ میں نے ناجائز کمائی سے نہیں بنائی ____ پھر ایسا کیسے ہو سکتا ہے" نواب صاحب نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

"جہاں حکومت کے مفادات سامنے آجائیں نواب صاحب! ____ وہاں کوئی نہیں دیکھتا کہ جائیداد وراثتی ہے یا ناجائز ____ آپ کی جائیداد ضبط ہو چکی تھی اس لئے کہ آپ پاکیشیا کے شہری ہونے کے باوجود پاکیشیا کے کسی کام نہیں آ رہے ____ آپ کوڈ ورک میں ماہر ہیں، لیکن آپ کی مہارت کا پاکیشیا حکومت اور عوام کو کوئی فائدہ نہیں مل رہا ____ ایسے آدمی کو کیا حق ہے کہ وہ اس قدر وسیع جائیداد پر سانپ بن کر بیٹھ جائے ____ کیوں نہ یہ جائیداد ضبط کر کے ملک کے غریب عوام میں تقسیم کر دی جائے ____ یا پھر دوسری صورت یہ ہے کہ جائیداد آپ رکھیں لیکن کسی نہ کسی انداز میں ملک کے عوام کے لئے فائدہ مند ثابت ہوں" ____ عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"مگر یہ تو ظلم ہے ____ اگر میں کسی کو فائدہ نہیں پہنچا رہا تو کسی کا نقصان بھی تو نہیں کر رہا" ____ نواب صاحب نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"بات نقصان کی نہیں ____ فائدے کی ہے ____ میں نے اعلیٰ حکام

سے کہا کہ نواب رستم علی خان کوڈ ورک میں انتہائی ماہر ہیں اور وہ اس فن سے ملک وقوم کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں ـــــ اس پر حکام نے کہا کہ اگر نواب صاحب کوڈ ورک میں ملک کو فائدہ پہنچائیں تو ملک ان کو مزید جاگیر اور دولت بخش سکتا ہے ـــــ ایک کروڑ روپے حکومت نے منظور کئے ہیں ـــــ اب آپ نے خود فیصلہ کرنا ہے کہ آپ مزید ایک کروڑ روپے لینا چاہتے ہیں ـــــ یا اپنی ساری جائیداد سے ہاتھ دھو کر سڑکوں پر بھیک مانگنا پسند کرتے ہیں" ـــــ عمران نے کہا۔

"اوہ ـــ اوہ ! ـــ میں تو کیا میری آئندہ پوری نسل بھی ملک کے کام آسکتی ہے ـــ ایک کروڑ روپیہ ـــــ اوہ ! میں ضرور فائدہ پہنچاؤں گا ـــ میں کوڈ ورک میں اپنی تمام ریسرچ حکومت کے حوالے کر دوں گا ـــ نکالو ایک کروڑ کا چیک ـــ جلدی کرو ـــــ ایسا نہ ہو کہ خوشی سے میرا ہارٹ فیل ہو جائے" ـــــ نواب صاحب نے مسرت سے کانپتے ہوئے کہا۔ ہر کنجوس آدمی کی طرح مزید دولت حاصل کرنا اس کی فطرت تھی اس لئے ایک کروڑ روپے ملنے کا سن کر واقعی نواب صاحب پر شادیٔ مرگ کی سی کیفیت طاری ہو گئی تھی۔

"یہ کاغذ دیکھئے ـــ یہ کسی ایسے کوڈ میں لکھا گیا ہے کہ جسے پوری دنیا کے ماہرین نہیں سمجھ سکے ـــ اگر آپ اسے ڈی کوڈ کر دیں تو آپ کی جائیداد بھی ضبط نہ ہو گی اور آپ کو ایک کروڑ روپیہ بھی ملے گا۔ اور پورے ملک میں آپ کی مہارت کی قصیدہ خوانی الگ ہو گی" ـــــ عمران نے نفسیاتی طور پر نواب صاحب کو اس پوائنٹ پر لاکھڑا کیا تھا کہ

اب نواب صاحب اسے حل کرنے کیلئے اپنی پوری کوشش کرتے۔ ورنہ اگر وہ ویسے انہیں اسے ڈی کوڈ کرنے کا کہتا تو نواب صاحب یقیناً اسے گھاس نہ ڈالتے۔

"اوہ ! ـــ دکھاؤ کاغذ" ـــــ نواب صاحب نے اٹھ کر بچوں جیسے انداز میں کاغذ عمران کے ہاتھوں سے جھپٹ لیا اور پھر اسے کھول کر بغور دیکھنے لگے۔

"اوہ ـــ یہ تو شاتال کوڈ ہے" ـــــ نواب صاحب نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"شاتال کوڈ ـــــ اوہ ! آپ کا مطلب ہے قدیم افریقہ کے جادوگر قبیلے کا کوڈ" ـــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور نواب صاحب عمران کی بات سن کر چونک پڑے۔

"تم ـــ تمہیں کیسے معلوم ہے ـــــ اس کوڈ کو حاصل کرنے کے لئے مجھے چار سال تک افریقہ کے گھنے جنگلوں میں مارا مارا پھرنا پڑا تھا ـــــ خوفناک دلدلوں میں رہنے والے آدمخور قبائلیوں کو رام کرنا پڑا تھا اور مجھے یقین ہے کہ اس کوڈ سے مہذب دنیا یکسر ناواقف ہے۔ لیکن تمہیں کیسے معلوم ہو گیا" ـــــ نواب صاحب نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے کوڈ کا علم ہوتا تو آپ کے پاس کیوں آتا ـــــ البتہ مجھے یہ ضرور علم ہے کہ شاتال قدیم افریقہ کا بڑا مشہور قبیلہ گذرا ہے۔ اسے جادوگروں کا قبیلہ کہتے تھے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ! ـــ تو اس کوڈ کے بدلے مجھے ایک کروڑ روپیہ مل جائیگا" ـــــ ؟

نواب صاحب نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بالکل ۔ چیک بک میری جیب میں ہے ۔۔۔۔ آپ کوڈ حل کریں اور میں چیک کاٹ دیتا ہوں" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"آؤ میرے ساتھ ۔۔۔۔ میں نے اس پر ورک کیا ہوا ہے۔ ابھی حل کر دیتا ہوں۔ آؤ" ۔۔۔۔ نواب صاحب نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ عمران کو ساتھ لئے ایک راہداری سے گزر کر ایک بڑے ہال میں پہنچ گئے جو ایک شاندار لائبریری تھی اور عمران یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ پوری لائبریری کوڈ ورک کی نادر و نایاب کتب سے بھری ہوئی تھی جن میں زیادہ تعداد قلمی نسخوں کی تھی۔ اس قدر عظیم الشان لائبریری تو ڈاکٹر ہاشم کی بھی نہ تھی۔ یہاں پہنچ کر عمران کو صحیح معنوں میں احساس ہوا کہ نواب رستم علی خان کوڈ ورک میں کس قدر مہارت رکھتے ہیں۔ اگر وہ آدم بیزار اور انتہائی حد تک کنجوس نہ ہوتے تو شاید اس وقت پوری دنیا میں ان کی مہارت کا ڈنکا بج رہا ہوتا۔ لیکن اب یہ حال تھا کہ کوئی انہیں اس لحاظ سے جانتا تک نہ تھا۔ یہ بھی اگر عمران شادی کے موقع پر سر رحمان کے اصرار پر ان کے ساتھ نہ آتا تو شاید وہ بھی لاعلم رہتا۔

"کمال ہے نواب صاحب ! ۔۔۔۔ آپ کی لائبریری تو انتہائی شاندار ہے ۔۔۔۔ پہلے میرا خیال تھا کہ ڈاکٹر ہاشم کی لائبریری اس موضوع پر بڑی ہے۔ مگر آپ کی لائبریری دیکھ کر تو واقعی میں حیران رہ گیا ہوں"۔ عمران نے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر ہاشم ۔۔۔ تم اسے جانتے ہو" ۔۔۔۔ ؟ نواب صاحب نے ایک

الماری سے ایک قلمی نسخہ نکالتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں اچھی طرح ۔۔۔۔ اگر وہ وفات نہ پا چکے ہوتے تو میں یہ کاغذ انہی کے پاس لے جاتا" ۔۔۔۔ عمران نے کہا اور نواب صاحب مسکرا دیئے۔

"گڈ شو ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ تم بھی اس پر ورک رکھتے ہو۔ ویسے تمہاری اطلاع کے لئے بتا دوں کہ ڈاکٹر ہاشم نے اپنی وصیت میں اپنی ساری لائبریری میرے نام کر دی ہے اور ساتھ ہی ایک اور چھوٹا ہال ہے جس میں ان کی لائبریری موجود ہے ۔۔۔۔ ڈاکٹر ہاشم کوڈ ورک میں میرا شاگرد رہا ہے" ۔۔۔۔ نواب صاحب نے کہا اور عمران ایک بار پھر حیران رہ گیا۔

"اوہ بہت خوب ! ۔۔۔ پھر تو آپ استادوں کے استاد ہوئے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ ۔ شکریہ" ۔۔۔ نواب صاحب نے خوش ہوتے ہوئے کہا وہ کوڈ کے ماہر ضرور تھے لیکن محاوروں کے ماہر نہ تھے اس لئے وہ سمجھ ہی نہ سکے کہ عمران نے استادوں کے استاد کس پیرائے میں کہا ہے۔

نواب صاحب نے قلمی نسخہ میز پر رکھا اور پھر کرسی کھینچ کر بیٹھ گئے عمران بھی ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یہ میرا اپنا قلمی نسخہ ہے ، شاتال کوڈ کے بارے میں" ۔۔۔۔ نواب صاحب نے کہا اور نسخہ کھول کر اس میں درج کی کو دیکھنے لگے۔

تھوڑی دیر بعد انہوں نے واقعی اس کاغذ پر لکھی ہوئی تحریر جسے پوری دنیا کے ماہر حل نہ کر سکے تھے ڈی کوڈ کر دیا۔ جیسے جیسے وہ اسے حل کرتے جا رہے تھے ، عمران کی آنکھوں میں چمک ابھرتی آ رہی تھی۔

یہ ایک عجیب ساخط تھا جو کسی کاونٹ نامی آدمی کی طرف سے لکھا گیا تھا اور جس کے نام یہ خط تھا اس کا نام کائٹ تھا. خط میں لکھا تھا.

ایک لوگا سا مل گیا ہے. بھجوایا جا رہا ہے۔ مزید تلاش جاری ہے امید ہے شام میں کام بن جائے گا اور اے۔ ڈبلیو دجود میں آجائے گا۔ نمبر ٹو کو اطلاع دے دی جائے۔

"یہ کیسا پیغام ہے" ـــــ نواب صاحب نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ کوڈ در کوڈ ہے ـــــ اور کوڈ در کوڈ کا ماہر میں ہوں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے اصل اور حل شدہ کاغذ اٹھا کر انہیں بند کر کے جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

"کوڈ در کوڈ ـــ وہ کیا ہوتا ہے" ـــــ نواب صاحب نے حیران ہو کر کہا۔

"جس طرح سود در سود ہوتا ہے ـــــ آپ نے اگر یہاں دیسی سکولوں میں تعلیم حاصل کی ہو گی تو لازماً سود در سود کے سوالات بھی حل کئے ہوں گے ـــ جسے سود مرکب کہا جاتا ہے ـــــ یہ اس لئے یہاں سکھائے جاتے ہیں کہ پاکیشیا جیسے مسلم ممالک کے بینک جب عوام سے سود در سود وصول کریں تو کم از کم لوگوں کو یہ تو علم ہو کہ ان کے خون پسینے کی کمائی کس قدر تیزی سے بینکوں کے کھاتوں میں ہڑپ کی جاتی ہے ـــــ اور بینکوں کی عمارتیں کس طرح اونچی اور وسیع ہوتی ہیں اور قرض لے کر بنے ہوئے مکان کس طرح نیلام ہو جاتے ہیں ـــــ ویسے میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے اس کوڈ کو حل کر دیا ہے۔ اب اجازت دیجئے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مگر وہ ایک کروڑ کا چیک" ـــــ نواب صاحب نے چونک کر پوچھا۔

"سود در سود کے حساب سے جب وہ دو کروڑ ہو جائے گا، تب ملے گا ـــ خدا حافظ" ـــــ عمران نے کہا اور بجلی کی سی تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ارے ارے ـــ یہ دھوکہ ہے ـــ ناانصافی ہے۔ وعدہ خلافی ہے ـــ دو کروڑ روپے" ـــــ نواب صاحب نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"چائے اور کھانا ادھار رہا ـــ پھر آ کر وصول کروں گا. اس وقت جلدی ہے" ـــــ عمران نے دروازے پر رک کر کہا اور پھر تیزی سے چلتا ہوا وہ جلد ہی اپنی کار تک پہنچ گیا اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار اپنے فلیٹ کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ وہ اب کرنل فریدی سے اس بارے میں تفصیلی گفتگو کرنا چاہتا تھا۔

فلیٹ پہنچ کر اس نے ایک بار پھر وہ حل شدہ کوڈ والا کاغذ کھولا اور اسے پڑھنے لگا. اس کے ذہن میں کئی باتیں کھٹک رہی تھیں۔ اور وہ انہی باتوں کو کرنل فریدی سے ڈسکس کرنا چاہتا تھا. لیکن پھر اسے خیال آ گیا کہ پہلے وہ اپنے طور پر تو اس بارے میں غور و فکر کرے۔ کیونکہ خط سے تو یہی ظاہر ہوتا تھا کہ لکھنے والے کاؤنٹ نے کائٹ کو بظاہر ایک اطلاع دی ہے اور جس پتھر کی تصویر تھی اس کا نام شاید لوگا سا تھا۔ لیکن ایک لفظ شام اس کے ذہن میں کھٹک رہا تھا. کیونکہ بظاہر یہ ایک نام تھا لیکن اس کے لاشعور میں یہ نام پہلے سے موجود تھا۔

لیکن وہ شعور میں نہ آ رہا تھا۔ کافی دیر تک وہ بیٹھا غور کرتا رہا۔ پھر اچانک چونک پڑا۔

"اوہ! ۔۔۔ شام تو ساگالینڈ اور پاکیشیا کی سرحد پر ایک پہاڑی کا نام ہے ۔۔۔ اس پتھر سے شام میں کس قسم کا کام شروع کیا جا سکتا ہے" ۔۔۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا۔ پھر اس نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس" ۔۔۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"سر داور سے بات کرائیں ۔۔۔ علی عمران بول رہا ہوں" ۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر ۔۔۔ ہولڈ آن کریں" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد سر داور کی آواز سنائی دی۔

"داور بول رہا ہوں عمران بیٹے ۔۔۔ خیریت" ۔۔۔ سر داور کے لہجے میں ہلکی سی تشویش تھی۔

"سر داور! ۔۔۔ ساگالینڈ کے ایک پہاڑی علاقے سے ایک پتھر ملا ہے جس پر سرخ رنگ کی دھاریاں ہیں ۔۔۔ ایکریمیا کی لیبارٹری میں جب اس پتھر پر تحقیقات کی گئیں تو وہاں یہ حیرت انگیز انکشاف ہوا کہ اس پتھر میں ایک ایسا عنصر پایا جاتا ہے جو غیر ارضی ہے اور پھر ایک فوٹوگراف بھی سامنے آ گیا جو ایک خلائی سیارے کی طرف سے بھیجا گیا تھا۔ اس خلائی سیارے کے حساس کیمرے نے خلا میں موجود ایک جسم کا فوٹو کھینچا تھا۔ اس فوٹو سے پتہ لگ گیا کہ یہ اسی پتھر کا فوٹو ہے۔ چونکہ یہ پتھر ساگالینڈ میں دستیاب ہوا اس لئے اس غیر ارضی عنصر کا نام ساگا

رکھ دیا گیا ۔۔۔ تحقیقات کے مطابق اس ساگا میں یہ خاصیت ہے کہ یہ ٹھوس مادے کو برقی لہروں میں تبدیل کر کے اپنے اندر جذب بھی کر سکتا ہے ۔۔۔ ٹرانسمٹ بھی کر سکتا ہے اور دوبارہ ٹھوس مادے میں تبدیل بھی کر سکتا ہے ۔۔۔ اس پر تجربات کئے گئے جو کامیاب رہے لیکن ان ابتدائی تجربات میں یہ عنصر ختم ہو گیا۔ چنانچہ اس عنصر کی مزید تلاش شروع کی گئی ہے ۔۔۔ خیال یہ ہے کہ خلا میں تیرنے والا یہ جسم یا اس جیسا دوسرا جسم جو یقیناً کسی سیارے کا ٹکڑا ہے ساگالینڈ کے اس پہاڑی علاقے پر گرا ہو گا جس کا وہ ٹکڑا دستیاب ہوا ہے۔ ساگالینڈ کا کرنل فریدی اسے تلاش کر رہا ہے تاکہ بڑے ٹکڑے پر مکمل تجربات کر کے اس عنصر کی ماہیت کو سائنسی طور پر سمجھا جا سکے اور پھر اس جیسا مصنوعی عنصر تیار کر کے اس سے پوری دنیا کے ذرائع مواصلات میں انقلاب لایا جا سکے" ۔۔۔ عمران نے ایک ہی سانس میں پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مجھے ایک رپورٹ اس بارے میں ملی تھی لیکن چونکہ میرا اس سے براہ راست کوئی تعلق نہ تھا اس لئے میں نے اس میں دلچسپی نہ لی ۔۔۔ لیکن تم اب مجھ سے کیا چاہتے ہو" ۔۔۔ سر داور نے جواب دیا۔

"اس پتھر کے ساتھ ایک خط بھی ملا تھا جو ایسے کوڈ میں تھا کہ پوری دنیا کے ماہرین اسے حل نہ کر سکے ۔۔۔ چنانچہ کرنل فریدی نے اس کی ایک نقل مجھے بھجوائی اور میں نے پاکیشیا میں رہنے والے ایک گمنام ماہر کوڈ نواب رستم علی خان کو اسے دکھایا تو انہوں نے اسے حل کر لیا۔ یہ شاتال کوڈ میں ہے۔ قدیم افریقہ کے ایک جادوگر قبیلے کا کوڈ۔ اس

کا علم صرف نواب رستم علی خاں کو ہی تھا ــــ بہرحال یہ حل تو ہو گیا ہے لیکن اس میں جو کچھ لکھا ہوا ہے اس سے میں ایک اُلجھن میں پھنس گیا ہوں" ــــ عمران نے کہا۔

"کیا لکھا ہوا ہے اس میں" ــــ ؟ سرداور کے لہجے میں اس بار دلچسپی کا عنصر موجود تھا اور عمران نے خط کا مضمون دوہرا دیا۔

"اس میں اُلجھن کی کیا بات ہے ــــ صاف سا خط ہے" ــــ سرداور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سرداور! ــــ اس میں میرے نقطہ نظر سے دو تین الفاظ اہم ہیں ایک تو ہے ٹبام ــــ اور دوسرا اے۔ ڈبلیو ــــ جہاں تک مجھے یاد ہے ٹبام ساگا لینڈ اور پاکیشیا کے درمیان ایک سرحدی پہاڑی کا نام ہے ــــ میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس ٹبام میں کوئی خفیہ لیبارٹری تو کام نہیں کر رہی ــــ یا وہاں کوئی خاص ہتھیار تیار کیا جا رہا ہو" ــــ عمران نے پوچھا۔

"اوہ! ــــ اس لئے تم نے مجھے فون کیا ہے ــــ نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے ــــ اگر ہوتی تو مجھے کم از کم لازماً علم ہوتا ــــ ویسے ایک بات میرے ذہن میں آ رہی ہے۔ گذشتہ دنوں ایک کانفرنس کے درمیان باتوں باتوں میں یہ ذکر آیا تھا کہ ٹبام میں قیمتی پتھر زمرد کی ایک کان دریافت ہوئی ہے ــــ چونکہ یہ پہاڑی آدھی ساگا لینڈ اور آدھی پاکیشیا میں ہے اس لئے اس کان پر بھی دونوں حکومتوں کا کنٹرول ہے ــــ تفصیلات چاہو تو سیکرٹری وزارت معدنیات ڈاکٹر عاشق حسین سے مل سکتے ہیں" ــــ سرداور نے کہا۔

"اوہ اچھا ــــ شکریہ" ــــ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"زمرد کی کان، ٹبام میں" ــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ اب اس کے ذہن میں ایک نیا خیال کلبلا رہا تھا اس کے لئے اس کا دانش منزل جانا ضروری تھا۔ چنانچہ وہ فلیٹ سے نکلا اور کار پر سوار ہو کر دانش منزل کی طرف چل پڑا۔

"کیا ہوا عمران صاحب! ــــ نواب صاحب مل گئے" ــــ آپریشن روم میں داخل ہوتے ہی بلیک زیرو نے احتراماً اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا

"ہاں! ــــ مسئلہ تو حل ہو گیا ہے ــــ میں ذرا لائبریری ہو آؤں۔ پھر تفصیل سے بات ہو گی" ــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دانش منزل کی لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔ لائبریری پہنچ کر اس نے کمپیوٹر سسٹم کے تحت کئی کتب الماریوں سے نکالیں اور پھر ان کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔

ایک کتاب کو سرسری طور پر دیکھتے ہوئے وہ بری طرح اچھل پڑا۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔ یہ کتاب زمرد پر ایک تحقیقاتی کتاب تھی جسے قیمتی پتھروں کے ایک ماہر آرک شارٹر نے تحریر کیا تھا۔ عمران پہلے تو اس کتاب کو سرسری انداز میں دیکھتا رہا تھا لیکن اب وہ اُسے بڑے غور سے پڑھنے لگا اور جب اس نے کتاب ختم کی تو اس کے منہ سے خود بخود ایک طویل سانس نکل گئی۔

"اوہ! ــــ تو یہ چکر ہے ــــ یہ تو واقعی کوڈ در کوڈ والا مسئلہ سامنے آ گیا ہے" ــــ عمران نے کہا اور اٹھ کر واپس آپریشن روم کی طرف بڑھ گیا۔

"طاہر! ۔۔۔ معاملہ بے حد پیچیدہ ہوگیا ہے" ۔۔۔ عمران نے میز کی دوسری طرف اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیسا معاملہ عمران صاحب" ۔۔۔ ؟ طاہر نے چونک کر پوچھا۔

"یہ پتھر جسے غیر ارضی کہا جا رہا ہے۔ دراصل ارضی ہے اور اس کا نام لوگاسا ہے ۔۔۔ یہ انتہائی نایاب پتھر ہے۔ ویسے آج تک لوگاسا نام کے پتھر ویسٹرن کارمن کی زمرد کی کان سے انتہائی معمولی مقدار میں دریافت ہوئے ہیں ۔۔۔ اس پتھر کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ اگر اس کا ایک ٹکڑا زمرد کی کان میں رکھ دیا جائے تو اگر اس کان میں لوگاسا موجود ہو تو اس کی لائنوں کی چمک انتہائی تیز ہو جاتی ہے۔ اس طرح اسے تلاش کیا جا سکتا ہے ۔۔۔ گو اب تک اسے بطور نایاب پتھر ہی استعمال کیا جا تا رہا ہے۔ اس کی یہ انجذاب والی نئی خاصیت پہلی بار سامنے آئی ہے اور اس خط میں ٹبام کا ذکر ہے اور وہاں ابھی حال ہی میں زمرد کی ایک کان دریافت ہوئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس پتھر کو ٹبام بھجوایا جا رہا تھا تاکہ اس کی مدد سے زمرد کی کان سے مزید لوگاسا دریافت کیا جا سکے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تو اس میں پیچیدگی کیسے پیدا ہو گئی" ۔۔۔ ؟ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پیچیدگی اس طرح پیدا ہوئی ہے بلیک زیرو! ۔۔۔ کہ لوگاسا اگر خاصی مقدار میں دستیاب ہو جاتے تو اس سے ایسا ہتھیار بنایا جا سکتا ہے جو دشمن کے تمام اسلحے کو برقی لہروں میں تبدیل کر کے نہ صرف اپنے

اندر جذب کر لے گا ۔۔۔ بلکہ بعد میں اسے دوبارہ اصل شکل دے دیگا۔ اس طرح جس کے پاس یہ ہتھیار ہو گا وہ پوری دنیا کے اہم ترین اسلحے کو دوسرے ملک کے لئے بے کار کر کے اپنے لئے سٹاک کر سکتا ہے۔ اور شاتال کوڈ سامنے آنے سے میں یہی سمجھا ہوں کہ کوئی بین الاقوامی تنظیم اس سلسلے میں باقاعدہ کام کر رہی ہے۔ اس لئے اس پتھر کی ترسیل کے لئے یہ طریقہ اپنایا گیا کہ ایک عام آدمی کے ذریعے اسے اپنی منزل پر بھیجا جائے تاکہ کسی کو اس بارے میں شک نہ ہو" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہ اسلحہ والی بات تو میرے خیال میں آپ کا ذاتی آئیڈیا ہو سکتا ہے ۔۔۔ ابھی تک یہ آئیڈیا ایکریمیا کے سائنسدانوں کے ذہن میں نہ آیا ہو گا۔ ورنہ وہ اس کی تلاش کا کام کرنل فریدی کے ذمہ لگانے کی بجائے خود اس پر ورک کرتے ۔۔۔ بلکہ وہ اس کی اس مخصوص خاصیت کو کرنل فریدی تو کیا ۔۔۔ کسی پر بھی اوپن نہ کرتے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے ۔۔۔ ان سائنسدانوں کے ذہنوں میں یہ آئیڈیا نہیں آیا ۔۔۔ لیکن جس نے شاتال کوڈ میں یہ خط لکھا ہے اس کے ذہن میں یہ آئیڈیا لازماً موجود ہے اور اسی سلسلے میں یہ پتھر بھیجا جا رہا تھا ۔۔۔ ہاں! اگر یہ خط ڈی کوڈ ہو جاتا تو پھر لازماً اس بات کا علم ایکریمیا کو بھی ہو جاتا ۔۔۔ کیونکہ اس خط میں ایک لفظ ایسا موجود ہے جس سے اس آئیڈیا کا پتہ چلتا ہے اور وہ لفظ ہے۔ اے ڈبلیو جہاں تک میں سمجھا ہوں اے۔ ڈبلیو سے مطلب ہے ابزاربنگ ویپن۔ یعنی جذب کرنے کی خاصیت رکھنے والا ہتھیار ۔۔۔ ان سارے

حالات سے اے۔ ڈبلیو کا یہی مطلب نکل سکتا ہے" ——— عمران نے کہا۔

" اوہ! ——— واقعی عمران صاحب! ——— آپ کا تجزیہ سو فیصد درست ہے" ——— بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" لیکن اب پیچیدگی یہ ہے کہ اگر اس ہتھیار کے بارے میں کرنل فریدی کو بتایا گیا تو پھر ساگالینڈ سے یہ خبر لیک ہو کر ایکریمیا اور روسیاہ جیسی سپر پاورز تک پہنچ جائے گی اور ان دونوں میں اس ہتھیار کو تیار کرنے کے لئے دوڑ شروع ہو جائے گی ——— کیونکہ یہ واقعی ایک انقلابی ہتھیار ثابت ہوگا ——— اگر نہ بتایا جائے تو یہ نہ صرف بددیانتی ہوگی بلکہ اس تنظیم کے لئے فائدہ مند ثابت ہوگا۔ وہ لازماً اس پر کام کر رہی ہوگی ——— اور یہ لوگاسا تو ان کے ہاتھ سے نکل گیا تو وہ اس جیسا اور تلاش کریں گے ——— یا پھر کوئی اور طریقہ استعمال کریں گے" ——— عمران نے کہا۔

" آپ ایسا کریں کہ خود ٹبام کی اس کان میں سے لوگاسا کے بارے میں ماہرین سے تحقیقات کرالیں۔ اگر وہاں سے واقعی لوگاسا مل جائے تو اُسے اپنے ملک کے لئے محفوظ کرلیں ——— اور نہ ملے تو پھر ویسے ہی معاملہ ختم ہو جائے گا۔ تب آپ یہ خط کرنل فریدی کو بھجوا دیں ——— ضروری تو نہیں کہ وہ اے۔ ڈبلیو کے اصل معنی سمجھ سکے" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

" ٹبام کی کان چونکہ اس پہاڑی پر ہے جو ساگالینڈ اور پاکیشیا کی مشترکہ سرحدی ملکیت ہے اس لئے اس کان پر بین الاقوامی معاہدے

کے تحت ساگالینڈ اور پاکیشیا دونوں کا کنٹرول ہے اور یہاں سے نکلنے والے ہر پتھر کے نصف حصے کا ایک ملک اور دوسرے حصے کا دوسرا ملک مالک ہے ——— اس لئے جیسے ہی وہاں ہم نے کام شروع کیا کاؤنٹ کو اس کی اطلاع مل جائے گی۔ اس لئے خفیہ طور پر وہاں کام نہیں ہو سکتا ایک بات ——— دوسری بات یہ ہے کہ کرنل فریدی نے جس اعتماد کے ساتھ یہ خط بھجوایا ہے، اسے چھپا لینا بددیانتی ہے اور کرنل فریدی اے۔ ڈبلیو سے فوراً اصل نتیجے تک پہنچ جائے گا" عمران نے کہا۔

" ایک کام ہو سکتا ہے کہ آپ اس خط میں صرف اے۔ ڈبلیو کے الفاظ بدل دیں۔ اس کی جگہ کوئی دوسرا لفظ لگا دیں۔ کیونکہ سپر پاورز کو اطلاع ملی تو ہمارے ملک پر یلغار ہو جائے گی۔ اس لئے پاکیشیا کے مفاد میں اتنی سی بددیانتی تو جائز ہو سکتی ہے" ——— بلیک زیرو نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔

" نہیں ——— پاکیشیا کے مفادات کا بددیانتی سے تحفظ میرے اصول کے خلاف ہے ——— بہرحال ٹھیک ہے۔ جو ہوگا دیکھا جائے گا" عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور پھر ٹیلیفون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ بلیک زیرو ظاہر ہے عمران کو مجبور تو نہ کر سکتا تھا اس لئے وہ ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

" جی صاحب" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مودبانہ سی آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ یہ آواز کرنل فریدی کے ذاتی ملازم کی ہے۔ کیونکہ اس نے کوٹھی فون کیا تھا۔

"فریدی صاحب سے بات کراؤ ـــــ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"فریدی صاحب تو ـــــ ایک منٹ ـــــ وہ آگئے ہیں" ـــــ ملازم نے بات کرتے کرتے چونک کر کہا۔

"ہیلو ـــــ فریدی بول رہا ہوں" ـــــ چند لمحوں بعد کرنل فریدی کی آواز سنائی دی۔

"اب آپ اپنا نام ماڈرن کر لیں ـــــ فریدی پرانا ہو چکا ہے ـــــ اب تو فریادی ہونا چاہیئے۔ کیونکہ یہ زمانہ ہی فریاد کرنے کا ہے ـ ہر آدمی اپنے حقوق کا فریادی بن گیا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسری طرف کرنل فریدی بھی ہنس پڑا۔

"یہ نام میں نے تمہارے لئے چھوڑا ہوا ہے کیونکہ جس طرح تمہاری باتوں کا کوئی سر پیر نہیں ہوتا ـــــ اس طرح فریاد کی بھی کوئی لے نہیں ہوتی" ـــــ کرنل فریدی نے ایک مشہور شعر کو خوبصورت انداز میں استعمال کرتے ہوئے مسکرا کر جواب دیا۔ اور عمران بھی ان کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"لے کی کمی کرنل کا لفظ پورا کر دیتا ہے کیونکہ کرنل وہی ہو سکتا ہے جو کسی ضابطے، کسی لے کا پابند ہو" ـــــ عمران بھلا کب پیچھے رہنے والا تھا اس نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دے دیا۔

"اچھا اب اس بات کو چھوڑو ـــــ یہ بتاؤ کہ فون کس لئے کیا ہے کیونکہ میں جلدی میں ہوں ـــــ میرا خط تو تمہیں مل گیا ہو گا" ـــــ کرنل فریدی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی ہاں! ـــــ مل گیا ہے ـ میری مسرت کی کوئی انتہا نہ رہی اسے وصول کر ـــــ کیونکہ میرے نام بھی محبت نامہ تو آیا ـ چاہے کرنل فریادی، اوہ سوری ـ فریدی کی طرف سے کیوں نہ ہو ـــــ امید پر دنیا قائم ہے ـ کبھی کسی کرنیلی کی طرف سے بھی آ ہی جاتے گا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم مسلسل فضول باتیں کئے جا رہے ہو ـــــ سیدھی طرح کہو کہ تم سے بھی یہ کوڈ نہیں پڑھا گیا ـــــ مجھے معلوم تو تھا لیکن پھر بھی میں نے خط بھجوا دیا تھا کہ شاید تمہارا شاطرانہ دماغ کام کر جائے ـــــ بہرحال شکریہ" ـــــ کرنل فریدی نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"لاحول ولا قوۃ ـــــ یہ تو ابھی تک ہارڈ سٹون ہے ـــــ محبت کا ذکر آتے ہی دوڑ گیا" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور کریڈل دبا کر ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جی صاحب" ـــــ اسی ملازم کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"کرنل صاحب باتھ روم میں ہوں گے ـــــ جب باہر آئیں تو انہیں کہہ دینا کہ علی عمران کو فون کر لیں" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باتھ روم میں ـــــ جی نہیں ـــــ وہ تو اپنے خاص کمرے میں گئے ہیں ـــــ اطلاع دیتا ہوں انہیں" ـــــ ملازم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ریسیور علیحدہ میز پر رکھے جانے کی آواز سنائی دی۔

"اب کیا ہے" ـــــ کرنل فریدی کی آواز چند لمحوں بعد پھر سنائی دی۔

" جناب کرنل صاحب! ـــــ میں بے حد غریب آدمی ہوں ٹیلیفون کا اتنا بل ادا نہیں کر سکتا" ـــــ عمران نے رُو ہانسے سے لہجے میں کہا۔

" بل مجھے بھجوا دینا۔ میں ادا کر دُوں گا" ـــــ کرنل فریدی نے خشک لہجے میں کہا۔

" ارے ارے۔ بند نہ کیجیے ـــــ آپ کی اس آفر نے تو میرا سیروں خون بڑھا دیا ہے ـــــ بہرحال اطلاعاً عرض ہے کہ وہ کوڈ حل ہو چکا ہے" ـــــ اب آپ کی مرضی، بیشک بند کر دیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا ـــ کیا کہہ رہے ہو ـــ کوڈ حل ہو گیا ہے ـــ اوہ ویری گڈ۔ کوئی اک ڈیڑھ [illegible] درڑھا" ـــــ کرنل فریدی نے چونک کر کہا۔ اس کے لہجے میں مسرت کا عنصر نمایاں تھا۔

" اسے عاشقانہ کوڈ کہتے ہیں" ـــــ عمران نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم پھر پٹڑی سے اُتر رہے ہو ـــــ سیدھی طرح بتاؤ عمران ـــــ واقعی میں انتہائی جلدی میں ہوں۔ میں ساگا کی تلاش کے سلسلے میں پہاڑی پر کیمپ لگائے ہوئے ہوں ـــــ یہ بھی میں ایک ضروری کام کے لئے کوٹھی آیا تھا ـــــ میں نے فوری واپس جانا ہے اس لئے اگر تو کوئی سنجیدہ بات ہے تو کر ڈالو ـــــ ورنہ جب میں فارغ ہو کر واپس آجاؤں گا تو خود تمہیں فون کر لونگا۔ اس وقت جتنی چاہے باتیں کرتے رہنا" ـــــ کرنل فریدی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے استاد بچوں

کو سمجھاتا ہے۔

" تو آپ جوارش کمونی کھایا کریں" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" جوارش کمونی ـــــ کیا مطلب" ـــــ کرنل فریدی نے چونک کر کہا۔

" معدے کے لئے بہترین دوا ہے ـــــ اور معدہ درست ہو تو قبض نہیں ہوتی ـــــ اور قبض نہ ہو تو آدمی جلدی فارغ ہو جاتا ہے" ـــــ عمران کی زبان بھلا کہاں رُکنے والی تھی۔

" تم واقعی شیطان ہو ـــــ باز نہیں آؤ گے ـــــ اوکے ـــــ پھر میں واپس جا رہا ہوں۔ بعد میں باتیں ہوں گی" ـــــ کرنل فریدی نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ارے ارے ـــــ ایک تو آپ عورتوں کی طرح جلدی رُوٹھ جاتے ہیں ـــــ بہرحال میں نے درست کہا ہے۔ وہ کوڈ حل ہو گیا ہے۔ یہ شاتال کوڈ کہلاتا ہے ـــــ قدیم افریقہ کے ایک جادوگر قبیلے شاتال کا کوڈ ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

" اوہ! ـــــ اسی لئے اس کو کوئی نہ سمجھ پا رہا تھا ـــــ ویری گڈ عمران! ـــــ تم نے ایک بار پھر اپنی ذہانت ثابت کر دی ہے" ـــــ کرنل فریدی نے انتہائی پُرخلوص لہجے میں کہا۔

" اگر میں اتنا ذہین ہوتا تو کسی ویران پہاڑی علاقے میں کسی ٹنڈ منڈ درخت پر کیمپ لگائے بیٹھا ہوتا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ عمران کی بات کو بخوبی سمجھ گیا تھا کہ عمران نے اس کے پہاڑی علاقے میں ساگا کی تلاش کے کیمپ

لگانے کو اُلو کی دانشوری کی مثال سے بڑے خوبصورت انداز میں ایڈجسٹ کیا تھا۔

" ویرانی کی تلاش کے لئے پہاڑی علاقے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ برخوردار! ۔۔۔ آدمی کو دانشور ہونا چاہیئے۔ فلیٹ ہی ویرانہ بن سکتا ہے"۔ کرنل فریدی نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" واہ! ۔۔۔ واقعی اسے ہی دانشوری کہتے ہیں ۔۔۔ فریدی دانشوری"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

تم وہ کوڈ بتا رہے تھے "۔۔۔ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

" یہ کوڈ پاکیشیا کے ایک نواب رستم علی خان صاحب نے حل کیا ہے۔ وہ آدم بیزار اور بیحد کنجوس آدمی ہے اس لئے گم نام ہے۔۔۔ ویسے کوڈ ورک میں شاید پوری دنیا میں ان کی ٹکر کا آدمی نہ ہو۔ بہر حال شاآل کوڈ میں اس خط کا جو حل سامنے آیا ہے وہ میں بتا دیتا ہوں۔ یہ خط کسی کاؤنٹ کی طرف سے کاؤنٹ کے نام لکھا گیا ہے اور اس میں درج ہے ۔۔۔ لوگاسا مل گیا ہے۔ بھجوایا جا رہا ہے۔ مزید تلاش جاری ہے۔ امید ہے ٹبام میں کام بن جائے گا اور اے۔ ڈبلیو وجود میں آجائے گا ۔۔۔ نمبر ٹو کو اطلاع دے دی جائے "۔۔۔ بس یہ ہیں اس خط کے الفاظ "۔۔۔ عمران نے بغیر کسی لفظ کو بدلے یا چھوڑے سب کچھ صاف صاف بتا دیا۔

" لوگاسا ۔۔۔ اوہ! تو اس پتھر کا نام لوگاسا درج کیا گیا ہے۔ مجھے یاد آرہا ہے کہ لوگاسا واقعی ایک قیمتی اور نایاب پتھر کا نام ہے ۔۔۔ اوہ اب یاد آگیا۔ بالکل لوگاسا ایک نایاب پتھر کا نام ہے ۔۔۔ یہ ولیسٹرن کارمن کی زمرد کی کان سے انتہائی محدود مقدار میں دستیاب ہوا ہے اور ٹبام میں بھی زمرد کی کان دریافت ہوئی ہے ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ اس پتھر کو اس کان میں بھجوایا جا رہا تھا ۔۔۔ مگر اے ڈبلیو اور نمبر ٹو کا کیا مطلب ۔۔۔ ہونہہ، ٹھیک ہے۔ اس کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ نمبر ٹو اس تنظیم کا چیف ہو گا جو اس پتھر پر کام کر رہی ہے ۔۔۔ اور اے۔ ڈبلیو ۔۔۔ مجھے سوچنا پڑے گا ۔۔۔" کرنل فریدی نے غور کرنے والے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز خود کلامی کا سا تھا اور عمران خاموش بیٹھا مسکرا رہا تھا جب کہ سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو کے چہرے پر ناخوشگواری کے تاثرات نمایاں تھے۔ کیونکہ وہ لاؤڈر پر ان دونوں کے درمیان ہونے والی بات چیت سن رہا تھا۔

" عمران! ۔۔۔ کیا تم لائن پر ہو" ۔۔۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کرنل فریدی کی آواز سنائی دی۔

" جناب! ۔۔۔ لائن پر تو ہوں ۔۔۔ مگر میں نے پہلے ہی عرض کیا تھا کہ غریب آدمی ہوں ۔۔۔ آپ کے سوچنے کا بل ادا کرنا میری استطاعت سے باہر ہے "۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران! ۔۔۔ اے۔ ڈبلیو سے کہیں ابزاربنگ ویپن تو مطلب نہیں ۔۔۔ بالکل یہی مطلب ہو گا۔ اب بات واضح ہو گئی ۔۔۔ کوئی تنظیم اس لوگاسا کو استعمال میں لا کر ٹبام کی زمرد والی کان سے

مزید لوگاسا حاصل کرنا چاہتی ہے تاکہ اس سے ہتھیار بنایا جاسکے اور اس لوگاسا یا ساگا کی جو خاصیت سامنے آئی ہے۔ اس سے بنایا جانے والا ہتھیار تو انتہائی خطرناک ہو سکتا ہے ـــــ وہ ٹھوس مادے کو برقی لہروں میں تبدیل کر کے جذب کر سکتا ہے اور اگر اس کی رینج کو کسی طرح بڑھایا جائے تو اس کا مطلب ہے کہ کسی بھی ملک کے اہم ہتھیار حاصل بلکہ صحیح معنوں میں ہتھیائے جا سکتے ہیں" ـــــ کرنل فریدی نے کہا۔

"آپ کا میرے خیال میں اس ویران پہاڑی علاقے سے واپسی کا کوئی پروگرام نہیں ہے ـــــ جو اس قدر ذہانت کا مظاہرہ کر رہے ہیں آپ" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوکے ـــــ بے حد شکریہ علی عمران! ـــــ تم نے اس کوڈ کو حل کر کے واقعی ایک کارنامہ انجام دیا ہے ـــــ پھر باتیں ہوں گی ـ خدا حافظ" ـــــ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے بھی مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"وہی بات ہوئی، جو میں کہہ رہا تھا ـــــ اب کرنل فریدی اس ہتھیار کے پیچھے لگ جائے گا تاکہ ساگالینڈ اسے تیار کر سکے اور پاکیشیا کا دفاع زیرو ہو جائے" ـــــ بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ بات نہیں بلیک زیرو ـــــ ایسا ہتھیار تیار کرنا آسان کام نہیں ہے ـــــ اور نہ ہی اس فارمولے پر ہتھیار تیار کرنے کیلئے لیبارٹریاں ساگالینڈ یا پاکیشیا میں بن سکتی ہیں ـــــ جہاں تک میرا آئیڈیا ہے

اس فارمولے پر ہتھیار تیار کرنے کے لئے لیبارٹری شوگران جیسی سپر پاور کے پاس بھی نہ ہوگی ـــــ ایسی لیبارٹریاں ایکریمیا یا روسیاہ میں تو ہو سکتی ہیں ـــــ ہمارے پاس نہیں ہو سکتی ـــــ اس لئے اس بات کو تو ذہن سے نکال دو کہ کرنل فریدی لوگاسا حاصل کر کے ۔ اے۔ ڈبلیو تیار کر لے گا۔ اور جہاں تک مجھے یقین ہے وہ بھی اسی پہلو پر سوچے گا ـــــ اصل مسئلہ یہ ہے کہ وہ کونسی تنظیم ہو سکتی ہے جس کے پاس لوگاسا سے یہ ہتھیار یعنی اے ڈبلیو تیار کرنے کی لیبارٹری بھی موجود ہے اور جو پہلے سے اس فارمولے پر کام بھی کر رہی ہے ـــــ اگر اے۔ ڈبلیو کے الفاظ اس خط میں درج نہ ہوتے تو شاید اس ٹائپ کے ہتھیار بنانے کا آئیڈیا بھی میرے ذہن میں نہ آتا" ـــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ـــــ واقعی! اب بات سمجھ میں آگئی ہے ـــــ اس قسم کے ہتھیار تیار کرنے کے لئے جس ٹائپ کی لیبارٹریاں چاہئیں ان کا متحمل نہ پاکیشیا ہو سکتا ہے اور نہ ساگالینڈ ـــــ تو اب کرنل فریدی کیا کرے گا ـــــ کیا وہ خاموش ہو کر بیٹھ جائے گا" ـــــ بلیک زیرو نے اس بار مطمئن لہجے میں کہا۔

"ابھی صورت حال واضح نہیں ہے ـــــ بہرحال سب سے پہلے تو ہم نے شام میں اس کائٹ نامی آدمی کو تلاش کرنا ہے جس کے پاس یہ لوگاسا اور خط بھیجا جا رہا ہے ـــــ اور یہ بھی دیکھنا ہے کہ لوگاسا اور خط نہ ملنے پر اس کائٹ یا اس تنظیم کا کیا ردعمل ہوا" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹیلیفون کے ساتھ

میز پر رکھی آفیشل فون ڈائرکٹری اٹھائی اور اُسے کھول کر دیکھنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے ڈائرکٹری بند کی اور فون کا رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جی۔ کون صاحب"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔ لہجہ بتا رہا تھا کہ کوئی ملازم بول رہا ہے۔

"ڈائریکٹر جنرل سنٹرل انٹیلی جنس بول رہا ہوں ۔۔۔ ڈاکٹر صاحب سے بات کرائیں"۔۔۔ عمران نے لہجے کو تحکمانہ بناتے ہوئے کہا۔

"جناب!۔۔۔ بڑے صاحب تو دفتر میں ہیں ۔۔۔ کوئی خاص کام آجکل وہاں ہو رہا ہے۔ اس لئے وہ رات کو دیر سے گھر آتے ہیں"۔ ملازم نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ پی۔ اے ٹو سیکرٹری معدنیات"۔۔۔ دوسری طرف سے ایک سپاٹ سی آواز سنائی دی۔

"چیف آف سیکرٹ سروس ایکسٹو ۔۔۔ ڈاکٹر عاشق سے بات کراؤ"۔۔۔ عمران نے اس بار ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا اس نے جان بوجھ کر ملازم سے ایکسٹو والا تعارف نہ کرایا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ گھریلو ملازم ایسے عہدوں سے واقف نہیں ہوتے۔

"اوہ۔ یس سر۔ یس سر۔ ہولڈ آن کریں۔ صاحب میٹنگ میں ہیں۔ میں انہیں بلاتا ہوں سر"۔۔۔ دوسری طرف سے پی اے نے بُری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ عمران خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد لائن دوبارہ آن ہوئی اور اس کے ساتھ ہی ایک حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر عاشق حسین بول رہا ہوں جناب ۔۔۔ حکم فرمائیں سر"۔۔۔ ڈاکٹر عاشق حسین کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ قدرے خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ڈاکٹر عاشق حسین!۔۔۔ ٹبام میں زمرد کی نئی کان دریافت ہوئی ہے اس کی پوری تفصیل بتائیں کہ یہ کان کیسے دریافت ہوئی ۔۔۔ کس نے دریافت کی ۔۔۔ اس پر کتنا کام ہو چکا ہے ۔۔۔ اور کس کا کنٹرول ہے"۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"ٹبام سر۔۔۔ مکمل ٹیکنیکل تفصیلات تو راجہ اکرم صاحب کو ہیں۔ وہ اس علاقے کے ٹیکنیکل چیف ہیں اور اتفاق سے میٹنگ میں موجود ہیں اگر آپ حکم کریں تو میں انہیں بلا لیتا ہوں ۔۔۔ ورنہ میں ریکارڈ روم سے فائل منگوا کر اس میں درج تفصیلات بتا سکتا ہوں"۔۔۔ ڈاکٹر عاشق حسین نے کہا۔

"راجہ اکرم کو بلائیں اور اُسے پہلے میرے متعلق بریف کر دیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ کوئی غلط بیانی کر دیں اور آپ اور آپ کا پورا محکمہ عتاب کا شکار ہو جائے"۔۔۔ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر۔۔۔ ہولڈ آن کریں سر"۔۔۔ ڈاکٹر عاشق حسین نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی لائن آف ہو گئی۔

"میرا خیال ہے کہ ریکارڈ روم سے فائل ہی منگوا لی جائے۔ اس میں ساری تفصیلات ہوں گی"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اس میں جو رسمی تفصیلات ہوں گی وہ مجھے بھی معلوم ہیں۔ راجہ اکرم

سے البتہ مفید معلومات حاصل ہو سکتی ہیں ۔۔۔ یہ اچھا ہوا کہ ایسا آدمی وہاں موجود ہے" ۔۔۔ عمران نے ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"ہیلو سر" ۔۔۔ چند لمحوں بعد ڈاکٹر عاشق حسین کی آواز سنائی دی۔

"یس" ۔۔۔ عمران نے سرد اور مخصوص لہجے میں کہا۔

"راجہ اکرم صاحب یہاں موجود ہیں سر ۔۔۔ بات کیجئے" ۔۔۔ ڈاکٹر عاشق حسین نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جناب! ۔۔۔ میں اکرم بول رہا ہوں سر" ۔۔۔ راجہ اکرم کی انتہائی مؤدبانہ اور سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔ شاید ڈاکٹر عاشق حسین نے اسے ایکسٹو کے اختیارات کے بارے میں کچھ زیادہ ہی ڈرا دیا تھا ورنہ عہدے کے لحاظ سے وہ خاصا بڑا افسر تھا۔

"اکرم صاحب! ۔۔۔ شام میں زمرد کی کان دریافت ہوئی ہے اس کے بارے میں تفصیلات بتائیں" ۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"سر ۔۔۔ یہ کان ایک سال ہوا ہے دریافت ہوئی ہے ۔۔۔ اس کی دریافت کا سہرا ساگا لینڈ اور پاکیشیا کے ارضیاتی ماہرین کی مشترکہ کاوش کا نتیجہ ہے ۔۔۔ شام کی پہاڑی جس میں یہ کان دریافت ہوئی ہے دونوں ملکوں کی مشترکہ ملکیت ہے اس لئے یہ کان بھی مشترکہ ملکیت میں ہے ۔۔۔ کان پر تحقیقاتی کام مکمل ہو چکا ہے اور آئندہ ماہ اس سے زمرد نکالا جانا شروع کیا جائے گا۔ خاصے وسیع رقبے پر پھیلی ہوئی کان ہے جناب! ۔۔۔ اور اندازہ لگایا گیا ہے کہ شاید پوری دنیا میں اب تک دریافت ہونے والی زمرد کی کانوں میں یہ کان سب سے بڑی ہے ۔۔۔ زمرد بھی انتہائی اعلیٰ کوالٹی کا ہے اس لئے یہ کان دونوں

ملکوں کے لئے انتہائی قیمتی ثابت ہو رہی ہے" ۔۔۔ راجہ اکرم اس طرح بولنے لگا جیسے ٹیپ آن کر دیا جاتا ہے۔

"آپ لوگاسا نامی پتھر سے واقف ہیں" ۔۔۔؟ عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"لوگاسا ۔۔۔ اوہ جی ہاں سر ۔۔۔ لوگاسا انتہائی قیمتی اور نایاب پتھر ہے۔ اب تک انتہائی قلیل مقدار میں صرف ولیسٹرن کارمن کی ایک کان سے برآمد ہوا تھا، لیکن انتہائی قلیل ترین مقدار میں" ۔۔۔ راجہ اکرم نے چونک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسے آپ نے دیکھا ہے" ۔۔۔؟ عمران نے پوچھا۔

"فوٹو دیکھے ہیں سر ۔۔۔ براہ راست نہیں دیکھا سر" ۔۔۔ راجہ اکرم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ۔۔۔ اب ذرا سوچ کر بتائیں کہ کیا اس کان میں سے لوگاسا کی برآمدگی کے امکانات موجود ہیں" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"لوگاسا کی برآمدگی ۔۔۔ جناب! اس بارے میں کچھ کہا نہیں جا سکتا یہ تو کان کھلنے پر ہی معلوم ہوگا ۔۔۔ ویسے ان علاقوں میں پہلے بھی زمرد کی چھوٹی کانیں موجود ہیں۔ وہاں سے تو کبھی لوگاسا برآمد نہیں ہوا" ۔۔۔ راجہ اکرم نے جواب دیا۔

"کیا اس کان کا الیکٹرانک رسپانس سٹون سروے نہیں کرایا گیا" ۔۔۔ عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"جی ہاں ۔۔۔ جی ہاں سر ۔۔۔ کرایا گیا ہے جناب! ۔۔۔ ایکریمیا کی ایک فرم نے کیا ہے جناب" ۔۔۔ راجہ اکرم نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس کی کیا رپورٹ ہے لوگاسا کے بارے میں"۔۔۔۔؟ عمران نے پوچھا۔

"میں نے رپورٹ پڑھی ہے جناب!۔۔۔۔ اس میں لوگاسا کی برآمدگی یا اس کی کان میں موجودگی کے امکانات کا بھی ذکر نہیں ہے"۔۔۔۔ راجہ اکرم نے جواب دیا۔

"کونسی فرم نے یہ سروے کیا ہے"۔۔۔۔؟ عمران نے پوچھا۔

"جناب!۔۔۔۔ میسرز کائٹ انٹرنیشنل فرم کا نام ہے۔۔۔۔ ولنگٹن میں اس فرم کا دفتر ہے۔۔۔۔ بین الاقوامی فرم ہے جناب"۔ راجہ اکرم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"رسیور ڈاکٹر عاشق کو دے دیں"۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ ڈاکٹر عاشق حسین کی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر عاشق!۔۔۔۔ آپ اس کان کی مکمل رپورٹ جس میں خاص طور پر میسرز کائٹ انٹرنیشنل کی الیکٹرانک سروے رپورٹ بھی شامل ہو، وزارتِ خارجہ کے سیکرٹری سر سلطان کو فوری طور پر بھجوادیں۔۔۔۔ وہ مجھے مل جائے گی"۔۔۔۔ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔۔۔۔ کل پہنچ جائے گی جناب!"۔۔۔۔ ڈاکٹر عاشق حسین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر عاشق حسین!۔۔۔۔ سیکرٹ سروس کے کیلنڈر میں صرف لفظ آج ہوتا ہے۔۔۔۔ کل نہیں ہوتا۔۔۔۔ سمجھے آپ"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"م۔۔۔م۔۔۔۔ مگر سر۔۔۔۔ ان کا دفتر تو اب بند ہو چکا ہوگا۔۔۔۔ میں بھی ایک ضروری میٹنگ کی وجہ سے دفتر میں موجود تھا سر۔۔۔۔ اس لئے کل کی بات کی ہے میں نے سر"۔۔۔۔ ڈاکٹر عاشق حسین نے بُری طرح گھبراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ان کی کوٹھی پر بھجوادیں۔۔۔۔ ابھی اور اسی وقت"۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تو یہ کائٹ ایکریمیا کی فرم ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں!۔۔۔ اب بات واضح ہو گئی ہے۔۔۔۔ کائٹ والوں نے سروے میں بد دیانتی کی ہے۔۔۔۔ یقیناً اس کان سے لوگاسا کافی مقدار میں دستیاب ہونے کے امکانات سامنے آتے ہوں گے۔ لیکن وہ اس کا ذکر گول کر گئے۔۔۔۔ اور یہ پتھر اور خط ساگالینڈ سے ایکریمیا بھجوایا جا رہا تھا۔۔۔۔ لیکن اب ایک اور بات سوچنے کی ہے کہ شاتال کوڈ کا ایک سروے فرم کے مینجنگ ڈائریکٹر یا مالک کو کیسے علم ہو سکتا ہے۔۔۔۔ یقیناً وہ کسی اور تنظیم کا آلہ کار ہوگا۔۔۔۔ یا پھر کسی تنظیم کا اعلیٰ عہدیدار ہوگا۔۔۔۔ بہرحال اس کائٹ صاحب سے بات آگے بڑھ سکتی ہے۔۔۔۔ تم ایسا کرو کہ ایکریمیا میں موجود فارن ایجنٹس کو کال کر کے انہیں کہہ دو کہ وہ کائٹ کے متعلق پوری تفصیلات جمع کر کے تمہیں رپورٹ دیں۔۔۔۔ اور خاص طور پر یہ انکوائری اسی اینگل پر ہونی چاہیئے کہ اس کائٹ کا تعلق کس تنظیم سے ہے۔۔۔۔ اور سر سلطان کو فون کر کے اس فائل کے متعلق بھی

بتا دینا ۔۔۔۔ اور پھر یہ فائل وصول بھی کر لینا ۔۔۔۔ میں اب واپس اپنے فلیٹ پر جا رہا ہوں ۔ ہو سکتا ہے کرنل فریدی کا فون آئے ۔ وہ وہیں فلیٹ پر ہی فون کرتا ہے“ ۔۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ کرسی سے اٹھا اور پھر وہ مڑ کر آپریشن روم کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ایک بڑے سے کمرے میں موجود ایک میز کے گرد چار لمبے تڑنگے افراد کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان سب کے چہروں پر سخت گیری نمایاں تھی ۔ ایک طرف رکھی ہوئی کرسی خالی تھی۔ وہ چاروں آپس میں مختلف موضوعات کے بارے میں باتوں میں مصروف تھے اور یہ باتیں زیادہ تر جرائم کے موضوع پر ہی تھیں۔ ان چاروں کا انداز بتا رہا تھا کہ ان چاروں کا تعلق بھی جرائم کی دنیا سے ہی ہے۔

اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور وہ چاروں نہ صرف خاموش ہو گئے بلکہ ان کی نظریں بھی دروازے پر جم گئیں۔ دروازے میں سے ایک لمبے قد اور بھرے ہوئے جسم کی قدرے ادھیڑ عمر عورت اندر داخل ہوئی۔ اس عورت نے جینز اور جیکٹ پہنی ہوئی تھی آنکھوں پر بڑے بڑے شیشوں والی تیز سرخ رنگ کی گاگلز تھی۔ جس کی وجہ سے اس کا آدھے سے زیادہ چہرہ چھپ گیا تھا۔ سر پر اس نے

لومڑی کی کھال کی ایک خوبصورت اور انتہائی قیمتی ٹوپی پہن رکھی تھی۔ اس عورت کے انداز میں بے پناہ چستی اور تیزی تھی اور اس کے چہرے کے جو خدوخال عینک کے باوجود نظر آ رہے تھے ان سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ انتہائی سخت گیر۔ مکار اور سفاکانہ مزاج رکھنے والی عورت ہے وہ چاروں اُسے دیکھتے ہی کرسیوں سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔

"بیٹھو"۔۔۔ اس عورت نے سخت لہجے میں کہا۔ اس کی آواز میں بھی نسوانی لوچ کی بجائے سختی اور سرد مہری کا عنصر نمایاں تھا، اور وہ چاروں دوبارہ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ عورت نے بھی خالی کرسی سنبھالی اور پھر جیکٹ کی جیب سے ایک کاغذ نکال کر اس نے اپنے سامنے رکھا اور پھر غور سے ان چاروں کے چہروں کو دیکھنے لگی۔

"تمہیں معلوم ہے کہ آج کی اس خصوصی میٹنگ کا کیا مقصد ہے"۔ عورت نے اسی طرح سخت اور سرد لہجے میں ان چاروں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نو مادام!۔۔۔ ہمیں تو صرف یہی اطلاع دی گئی ہے کہ ایک خصوصی میٹنگ ہے جس کی صدارت مادام کائٹ کریں گی"۔۔۔ عورت کے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک لمبے تڑنگے نوجوان نے کہا۔

"یہ میٹنگ انتہائی اہم ہے۔۔۔ تمہیں شاید معلوم نہیں ہے کہ کائٹ گروپ نے ایک انتہائی خفیہ بین الاقوامی تنظیم راس فیلڈ سے ایک سال پہلے ایک خصوصی معاہدہ کیا تھا۔۔۔ راس فیلڈ کا اس معاہدے میں کردار مڈل مین کا ہے۔۔۔ راس فیلڈ کس کی نمائندگی کر رہی ہے اس کا علم ہمیں نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس بات کو خفیہ رکھنے کے لئے

راس فیلڈ کو درمیان میں ڈالا گیا ہے۔۔۔ ویسے راس فیلڈ کا خصوصی دھندہ اسلحے کی خفیہ تجارت ہے اور اس معاہدے کا تعلق بھی اسلحے سے ہی ہے۔۔۔ بہرحال مختصر طور پر ایسا ہے کہ ایشیا کے دو ممالک ساگالینڈ اور پاکیشیا کی درمیانی سرحد پر ایک پہاڑی ٹاپام میں زمرد کی کان دریافت ہوئی۔ اس کان کا الیکٹرانک سروے کرانے کے لئے کائٹ انٹرنیشنل کی خدمات حاصل کی گئیں۔ اس الیکٹرانک سروے سے ایک خاص بات سامنے آئی کہ اس کان میں ایک انتہائی قیمتی اور نایاب پتھر لوگاسا کے وسیع ذخائر پائے جانے کے امکانات ہیں۔۔۔ بہرحال یہ ٹیکنیکل باتیں تھیں جن کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن اس کی خبر کسی طرح اس تنظیم تک پہنچ گئی جس کی نمائندگی راس فیلڈ کر رہی ہے چونکہ میرے شوہر مسٹر کائٹ کا جرائم کی دنیا سے کوئی تعلق نہیں ہے وہ ٹیکنیکل آدمی ہے۔۔۔ لیکن میرا تعلق اس فیلڈ سے ہے جس سے میرا شوہر مسٹر کائٹ بھی واقف نہیں ہے لیکن اس تنظیم کو میرے متعلق اور میرے گروپ کے متعلق معلومات حاصل تھیں اس لئے راس فیلڈ کے ذریعے مجھ سے رابطہ قائم کیا گیا اور تفصیلی مذاکرات کے بعد ہمارے درمیان ایک معاہدہ وجود میں آیا جس کے مطابق میں نے اپنے شوہر کی فرم کی تیار کردہ رپورٹ میں سے اس لوگاسا کے ملنے کے امکانات کو ختم کرا دیا تھا۔ چونکہ مسٹر کائٹ صرف فرم کے سربراہ ہیں اصل آدمی ڈاکٹر آرتھر ہے جو میرے زیر اثر ہے۔ اس لئے یہ کوئی اہم مسئلہ نہ تھا۔ ڈاکٹر آرتھر کو میں نے حکم دے دیا اور جو رپورٹ فرم کی طرف سے بھجوائی گئی اس میں لوگاسا کے متعلق سرے سے کوئی ذکر نہ تھا۔ لیکن یہ معاہدہ صرف اس حد تک

محدود نہ تھا۔ بلکہ اصل معاہدہ یہ تھا کہ ہم نے اس کان سے لوگا سا کے ذخائر کو حاصل کر کے راس فیلڈ کے حوالے کرنا تھا۔ اس طرح راس فیلڈ نے ہمیں انتہائی خطیر رقم دینی تھی ——— لوگا سا ایک پتھر ہے جس کی مارکیٹ میں تو شاید اتنی قیمت نہ ملے جتنی سائنسی دنیا میں مل سکتی تھی۔ کیونکہ راس فیلڈ نے مجھے بتایا تھا کہ اس پتھر سے ایک خصوصی ہتھیار تیار کیا جانا مقصود ہے جسے ایے۔ ویپن کہا جاتا ہے۔ بہرحال یہ ان کا دردِ سر ہے، ہمارا نہیں ——— ہمیں تو صرف رقم سے غرض تھی اور رکھنی بھی چاہیے۔ چنانچہ میں نے ڈاکٹر آرتھر کو باقاعدہ طور پر اپنے ساتھ شامل کر لیا اور ڈاکٹر آرتھر اس مشن میں میرا نمبر ٹو بن گیا ——— ڈاکٹر آرتھر نے اس کی باقاعدہ منصوبہ بندی کی۔ ڈاکٹر آرتھر کے مطابق اگر لوگا سا کا ایک ٹکڑا دستیاب ہو جاتے تو اس کی مدد سے کان میں سے لوگا سا کے تمام ذخائر کو زیادہ آسانی سے واضح کیا جا سکتا ہے ورنہ تو اس کھدائی اور تلاش میں کئی سال لگ سکتے ہیں ——— اس پر میں نے ایسے جوہریوں اور قیمتی پتھروں سے دلچسپی رکھنے والے افراد اور اداروں سے رابطہ قائم کیا تو مجھے اطلاع ملی کہ کافرستان کے ایک پہاڑی علاقے میں رہنے والے ایک آدمی کے پاس لوگا سا موجود ہے۔ یہ آدمی کان کنی کے شعبے سے متعلق رہا ہے اور ولیٹرن کارمن کی اس کان میں کام کرتا رہا ہے جہاں سے انتہائی محدود مقدار میں لوگا سا دستیاب ہوا تھا۔ اس آدمی کا نام رندھیر سنگھ تھا اور یہ فورمین تھا اور اب بوڑھا ہونے کے بعد اپنے آبائی قصبے میں چلا گیا تھا۔ اس کے پاس لوگا سا موجود تھا ——— میں نے اپنے ایک خاص آدمی کو اس کی تلاش میں بھجوایا لیکن جب اس

کی طرف سے کوئی رپورٹ نہ ملی تو میں نے اس کی تلاش میں دوسرے آدمی بھیجے ——— تب یہ رپورٹ ملی کہ میرے آدمی نے لوگا سا حاصل کر کے ایک خط کے ساتھ ایک عام آدمی کے ہاتھ ساگالینڈ کے دارالحکومت بھجوایا تاکہ وہاں میرے خاص آدمی کو یہ دے دیا جائے اور وہ مجھے ارسال کر دے۔ کیونکہ اس بوڑھے نے میرے آدمی کاؤنٹ کو یہ بتایا تھا کہ اس جیسے دو اور پتھر وہاں سے کچھ دور ایک اور قصبے میں رہنے والے افراد کے پاس ہیں۔ وہ انہیں حاصل کر کے دے سکتا ہے۔ لیکن بعد میں اس بوڑھے اور کاؤنٹ دونوں کی لاشیں ایک پہاڑی گڑھے سے ملیں ——— وہ دونوں ایک پہاڑی تودے کے اچانک کھسک جانے کی وجہ سے اس کی زد میں آ کر ہلاک ہو گئے تھے لیکن دارالحکومت میں موجود میرے خاص آدمی کو کاؤنٹ کا بھیجا ہوا لوگا سا بھی نہ ملا تھا اور اُسے یہ خبر بھی نہ تھی کہ اُسے لوگا سا بھیجا گیا ہے۔ جب اُسے خبر ہوئی تو اس نے تحقیقات کی تو یہ حیرت انگیز انکشاف سامنے آیا کہ لوگا سا لے کر آنے والا آدمی بس کے ایک حادثے میں ہلاک ہو گیا تھا اور اس کی جیب سے ایک ڈبیا ملی تھی جس میں ایک عجیب و غریب پتھر تھا اور ساتھ ہی کوئی خط بھی تھا اور یہ ڈبیا اور خط پولیس کے اعلیٰ حکام کو بھیج دی گئی تھی جہاں سے وہ پتھر لیبارٹری میں بھجوایا گیا لیکن جب اس کے متعلق لیبارٹری والے کچھ معلوم نہ کر سکے تو اُسے مزید تحقیقات کے لئے یہاں ایکریمیا کی لیبارٹری میں بھجوایا گیا۔ یہاں اس پر تحقیقات ہوئیں اور اسے غیر ارضی اور کسی سیارے سے آنے والا پتھر سمجھا گیا اور اس کا نام ساگالینڈ

کے نام پر ساگا رکھ دیا گیا ——— لوگاسا ان تجربات میں ضائع ہو گیا اور ایکریمیا کے سائنسدانوں نے ساگا لینڈ والوں سے درخواست کی کہ اس پتھر کے مزید ٹکڑے دریافت کئے جائیں۔ ان کا خیال تھا کہ اس پتھر کا بڑا ٹکڑا شہاب ثاقب کی طرح کافرستان کی اس پہاڑی پر گرا ہو گا اور ٹوٹ گیا ہو گا جس کا ایک ٹکڑا مل گیا ہے تو لازماً اس کے دوسرے ٹکڑے بھی دستیاب ہو سکتے ہیں اور اس لوگاسا میں ایسی خاصیت معلوم کی گئی جس سے مواصلات کی دنیا میں کوئی حیرت انگیز انقلاب لایا جا سکتا ہے ——— وہ خط جو اس کاؤنٹ نے پتھر کے ساتھ مجھے بھجوایا تھا چونکہ ہمارے گروپ کے مخصوص شاتال کوڈ میں تھا اس لئے اس خط کو کوئی بھی ماہر کوڈ نہ پڑھ سکا اس طرح وہ لوگاسا کی اصلیت سے اور کاؤنٹ اور مجھ سے واقف نہ ہو سکے ——— جب مجھے ان ساری تفصیلات پر مبنی رپورٹ ملی تو میں نے ڈاکٹر آرتھر سے دوبارہ اس معاملے کو ڈسکس کیا۔ کیونکہ اب اس پتھر کے کسی اور ٹکڑے کے ملنے کا کوئی سکوپ نہ تھا لیکن ہم مشن تو نہ چھوڑ سکتے تھے۔ اس پر ڈاکٹر آرتھر نے نئی منصوبہ بندی کی اور اس منصوبہ بندی کے مطابق ہم نے اس کان سے زمرد نکالنے کا ٹھیکہ حاصل کرنا تھا اس کے بعد ڈاکٹر آرتھر کی سربراہی میں وہاں سے زمرد کے ساتھ ساتھ خفیہ طور پر لوگاسا نکال کر یہاں بھجوا دیا جاتا ——— سکیم اچھی اور قابل عمل تھی اس لئے اس پر کوششیں شروع ہوئیں۔ لیکن پاکیشیا اور ساگا لینڈ دونوں حکومتیں اس پر رضامند نہ ہوئیں کہ زمرد نکالنے کا ٹھیکہ کسی غیر ملکی فرم کو دیا جائے۔ وہ اپنے ماہرین سے ہی اسے نکلوانا چاہتی تھیں۔

اس طرف سے مایوسی ہوئی تو میں نے ڈاکٹر آرتھر کے ساتھ مل کر ایک اور منصوبہ بندی کی کہ اس کان میں ایک مخصوص گیس کے بم مارے جائیں جس سے یہ مخصوص ساخت کی گیس پوری کان تو کیا پہاڑی کے اندر ہر پتھر کے رخنوں میں پھیل جائے گی۔ اس گیس سے قیمتی زمرد تو مکمل طور پر ضائع ہو جائے گا لیکن اس گیس کا اثر لوگاسا پر اُلٹا پڑے گا۔ وہ نہ صرف زیادہ چمکدار ہو جائے گا بلکہ اس گیس کی وجہ سے وہ پہاڑی پتھروں سے خود بخود علیحدہ ہو جائے گا۔ اس طرح اُسے اکٹھا کرنے اور لے آنے میں آسانی ہو گی ——— اس مخصوص گیس کے بم انتہائی قیمتی ہیں لیکن میرے لئے یہ کوئی مسئلہ نہ تھا اس لئے میں نے ان کے حصول کی کوشش شروع کر دی اور یوں سمجھ لو کہ وہ تقریباً مہیا ہو گئے ہیں۔ اب مسئلہ تھا اس کے عملدرآمد کا ——— اور میں ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ اس پر عملدرآمد کرنے کی کیا پلاننگ کروں کہ ساگا لینڈ سے میرے آدمی نے ایک اہم اطلاع دی ہے۔ اس کی اطلاع کے مطابق ساگا لینڈ کے اہم سرکاری سیکرٹ ایجنٹ کرنل فریدی نے اپنی حکومت کو ایک تحریری رپورٹ دی ہے اور اس رپورٹ کی ایک کاپی میرے آدمی نے حاصل کر کے مجھے بھجوائی ہے اور یہ کاغذ اسی رپورٹ کی کاپی ہے ——— اس میں جو اہم بات بتائی گئی ہے اس کے مطابق کرنل فریدی نے پاکیشیا کے کسی شخص علی عمران کے ذریعے شاتال کوڈ پر مبنی کاؤنٹ کا وہ خط پڑھ لیا ہے اور یہ خط کاؤنٹ کی طرف سے میرے نام یعنی کائٹ کے نام ہے اس میں درج ہے کہ لوگاسا مل گیا ہے بھجوایا جا رہا ہے۔ مزید تلاش جاری ہے۔ امید ہے ٹام میں کام

بن جائے گا اور ایل۔ ڈبلیو وجود میں آ جائے گا ۔۔۔ نمبر ٹو کو اطلاع دے دی جائے ۔۔۔ نمبر ٹو سے کاؤنٹ کا مقصد ڈاکٹر آرتھر تھا۔ کیونکہ کاؤنٹ ڈاکٹر آرتھر کا ہی خاص آدمی تھا اور اسے سارے معاہدے اور حالات کا علم تھا۔ اس خط کے علاوہ کرنل فریدی نے اپنی رپورٹ میں درج کیا ہے کہ یقیناً کوئی بین الاقوامی مجرم تنظیم اس لوگا سا سے ایسا ہتھیار تیار کرنے کے فارمولے پر کام کر رہی ہے جسے ایل ویپن یا ابزاربنگ ویپن کہا جا سکتا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایل ویپن کی امکانی تفصیل بھی درج کی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ واقعی یہ انتہائی انقلابی اور اہم ترین ہتھیار ہوگا ۔۔۔ آخر میں کرنل فریدی نے تجویز پیش کی ہے کہ بہتر یہی ہے کہ پاکیشیا کے ماہرین کے ساتھ مل کر فوری طور پر اس کان پر کام شروع کیا جائے اور اس میں موجود لوگا سا کے ذخائر کو حاصل کر کے تلف کر دیا جائے تاکہ اس سے خوفناک ہتھیار بنائے جانے کے امکانات ختم ہو جائیں اور جب تک ایسا نہ ہو اس کان کی انتہائی سختی سے حفاظت کی جائے تاکہ نمبر ٹو والی تنظیم وہاں سے لوگا سا کسی طرح حاصل نہ کر سکے" ۔۔۔ مادام کائٹ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا جسے وہ چاروں خاموش بیٹھے سنتے رہے۔ جب مادام کائٹ خاموش ہو گئی تو ایک آدمی بول پڑا۔

"مادام! ۔۔۔ میں کرنل فریدی اور اس علی عمران کے متعلق جانتا ہوں۔ یہ دونوں ہی انتہائی خطرناک جاسوس ہیں ۔۔۔ علی عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ جب کہ کرنل فریدی اپنی تنظیم بلیک فورس کا انچارج ہے" ۔۔۔ اس آدمی نے انتہائی سنجیدہ

لہجے میں کہا۔

"ہوں گے جیکب! ۔۔۔ بہرحال کائٹ گروپ سے زیادہ خطرناک نہیں ہو سکتے" ۔۔۔ مادام کائٹ نے منہ بناتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور وہ آدمی خاموش ہو گیا۔

"اس رپورٹ کے ملنے کے بعد جو صورت حال سامنے آئی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اب اس کان میں کام کرنا خاصا مشکل ہوگا اور اس کے لئے ہمیں مکمل پلاننگ تیار کرنی پڑے گی ۔۔۔ اور مکمل تنظیم کو وہاں لے جانا پڑے گا اور اسی مقصد کے لئے میں نے یہ میٹنگ طلب کی ہے" ۔۔۔ مادام کائٹ نے کہا۔

"مادام! ۔۔۔ میری ایک تجویز ہے" ۔۔۔ ایک اور آدمی نے کہا۔

"ہاں! ۔۔۔ کھل کر بتاؤ ۔۔۔ کائٹ گروپ کے لئے یہ مشن انتہائی اہم ہے" ۔۔۔ مادام کائٹ نے کہا۔

"مادام! ۔۔۔ جیکب کی بات درست ہے۔ پاکیشیا کا علی عمران اور ساگالینڈ کا کرنل فریدی دونوں خطرناک آدمی ہیں اور اگر یہ دونوں اس کان کی حفاظت کے لئے اکٹھے ہو گئے تو پھر وہاں ہمارے مشن کی کامیابی انتہائی مشکل ہو گی ۔۔۔ کرنل فریدی کی رپورٹ سے ظاہر ہے کہ ان لوگوں نے فوری طور پر وہاں سے لوگا سا حاصل کر کے ضائع کر دینا ہے۔ اس لئے میری تجویز ہے کہ ہمارے تین گروپ بنائے جائیں۔ جن میں سے ایک گروپ ساگالینڈ جا کر کرنل فریدی کو اس طرح الجھائے کہ وہ کان کی طرف توجہ ہی نہ کر سکے ۔۔۔ دوسرا گروپ پاکیشیا جا کر اس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو الجھا دے تاکہ وہ بھی کرنل فریدی کی طرح کان

کی طرف فوری متوجہ نہ ہو سکے اور تیسرا گروپ کان پر کام کرے اور وہاں سے لوگاسا حاصل کر کے واپس آجائے ـــــ اس طرح یہ مشن آسانی سے مکمل ہو سکتا ہے" ـــــ اس آدمی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پرنسٹن! ـــ اگر تم بھی جیکب کی طرح ان دونوں کو خطرناک کہہ رہے ہو تو پھر یہ لوگ واقعی خطرناک ہوں گے۔ کیونکہ میں تمہاری معلومات کی قائل ہوں ـــ اس لحاظ سے تو تمہاری تجویز بے حد مناسب ہے لیکن ان دونوں کو اُلجھانے کے لئے بھی تو کوئی مشن ہونا چاہیئے۔ انہیں کیسے اُلجھایا جائے گا" ـــ مادام کائٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"مادام ـــ کوئی بھی مشن بنایا جا سکتا ہے" ـــ پرنسٹن نے جواب دیا۔

"مادام ـــ یہی مشن کیوں نہ بنا لیا جائے کہ اس کرنل فریدی اور علی عمران دونوں کا خاتمہ کرنا ہے ـــ یہی لوگ خطرناک ہیں۔ اگر ان کا ہی خاتمہ ہو جائے تو سارا پرابلم ہی ختم ہو سکتا ہے" ـــ آرتھر نے کہا۔

"لیکن کرنل فریدی اور علی عمران اکیلے تو کام نہیں کرتے ـــ ان کے ساتھ تنظیمیں ہیں۔ اگر ان دونوں کا خاتمہ کر بھی دیا گیا تو وہ گروپ کام کریں گے" ـــ جیکب نے کہا۔

"نہیں جیکب! ـــ اصل آدمی یہ دونوں ہیں۔ اگر یہ دونوں ہلاک ہو جائیں تو سمجھو کہ ہمارا مشن آدھے سے زیادہ تو خود بخود مکمل ہو جاتا ہے" پرنسٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ مزید بکھیڑوں میں پڑنے کی بجائے یہی بہتر ہے کہ کائٹ گروپس تیز ایکشن کے ساتھ ان دونوں کا خاتمہ کر دیں اور

میرے خیال میں پہلے ان کا خاتمہ ہو جائے۔ اس کے بعد کان والا مشن شروع کیا جائے اور بیک وقت دونوں کی طرف متوجہ ہونے کی بجائے یہ زیادہ بہتر ہے کہ پہلے اس کرنل فریدی کا خاتمہ کیا جائے۔ کیونکہ یہ مجھے زیادہ فعال نظر آتا ہے ـــ دوسرے آدمی علی عمران کے متعلق تو ابھی تک مجھے کوئی رپورٹ نہیں ملی اور وہ شاید اس کرنل فریدی سے زیادہ اہم بھی نہ ہو گا" ـــ مادام کائٹ نے کہا۔

"مادام ـــ یہ دونوں ہی تیز ہیں ـــ کرنل فریدی کے متعلق آپ کو رپورٹ مل چکی ہے۔ ہو سکتا ہے یہ علی عمران اس سے بھی آگے بڑھ کر کوئی چکر چلا رہا ہو ـــ اس لئے بہتر یہی ہے کہ بیک وقت دونوں پر حملے کئے جائیں۔ اس طرح دونوں علیحدہ علیحدہ اُلجھ جائیں گے" ـــ جیکب نے کہا۔

"کیا خیال ہے آپ سب کا" ـــ مادام کائٹ نے باقی لوگوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جیکب کی تجویز درست ہے مادام! ـــ پھر ہمارے پاس آدمیوں کی بھی تو کوئی کمی نہیں ہے۔ اگر بیک وقت دونوں کا کانٹا نکل سکتا ہے تو کیوں نہ نکال دیا جائے" ـــ آرتھر نے کہا۔

"مادام! ـــ کیا میں کوئی بات کر سکتا ہوں" ـــ اچانک اب تک خاموش بیٹھے ہوئے ایک آدمی نے کہا اور وہ سب چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"یس کارمین! ـــ کھل کر بات کرو۔ تم تو خود خاموش بیٹھے ہوئے تھے" ـــ مادام کائٹ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مادام! ——— کرنل فریدی اور علی عمران دونوں کا قتل اتنا آسان نہیں ہے جتنا یہ ساتھی سمجھ رہے ہیں ——— آج تک بے شمار مجرم تنظیموں نے اس مشن پر کام کیا اور آخر میں ان دونوں کے خاتمے کی بجائے ان سب کا اپنا خاتمہ ہو گیا ——— اگر ہم اس چکر میں اُلجھ گئے تو سمجھ لیجئے کہ اصل مشن کسی طرح بھی پورا نہ ہو سکے گا۔ جب کہ ہمارا مقصد اصل مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا ہے ——— اس کے علاوہ ان پر حملے سے یقیناً ہمارا گروپ بھی سامنے آجائے گا۔ جبکہ اب تک یقیناً یہ لوگ ہمارے گروپ کو جانتے تک نہ ہوں گے ——— اس لئے میرے خیال میں بہترین حل یہی ہے کہ ہم اپنے اصل مشن پر پوری توجہ کریں ——— اس مشن کے دوران اگر یہ دونوں مقابلے پر آتے ہیں تو ان سے آسانی سے نمٹا جا سکتا ہے" ——— کاربین نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن کاربین! ——— مسئلہ یہ ہے کہ پہاڑی علاقے میں ہماری موجودگی فوراً مارک کر لی جائے گی اور یہ دونوں اپنی فل فورس لے کر ہماری سرکوبی کے لئے آجائیں گے" ——— پرنسٹن نے کہا۔

"میں نے ایسے بہت سے مشنز پر کام کیا ہے ——— اور میں ساگالینڈ اور پاکیشیا دونوں ملکوں میں ایک تنظیم کے ساتھ طویل عرصے تک کام کر چکا ہوں ——— جس سرحدی علاقے کا ذکر کیا جا رہا ہے وہاں ایک معدنیاتی سروے کا کام ہوتا رہتا ہے ——— اگر ہم کسی بین الاقوامی ادارے کے تحت اس علاقے میں معدنیات کے سروے کا کام قانونی طور پر حاصل کر لیں تو وہاں ہم اپنا کیمپ لگا سکتے

ہیں ——— اس کیمپ پر کسی کو شک نہ پڑ سکے گا اور لوگاسا کا حصول ان لوگوں کے لئے اتنا آسان بھی نہیں ہے جتنا ہمارے لئے ہے ——— ان کی نظروں میں اہمیت زمرد کی ہے وہ اسے بچانے کی کوشش کریں گے اور لوگاسا کو ضائع کر دیں گے ——— جب کہ ہمارے لئے لوگاسا اہم ہے اور ہم زمرد کو ضائع بھی کر سکتے ہیں ——— اس کیمپ کی آڑ میں ہم کسی بھی وقت وہاں اپنا کام دکھا سکتے ہیں" ——— کاربین نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ ——— ویری گڈ کاربین! ——— تم نے میرا بہت بڑا مسئلہ حل کر دیا ہے ——— میں اب تک اسی پوائنٹ پر اُلجھی ہوئی تھی کہ اس علاقے میں اپنی موجودگی کا کیا جواز پیدا کروں۔ کیونکہ بہرحال اگر وہاں کا مقامی میک اپ بھی کر لیں، تب بھی ہمیں مقامی زبان نہیں آتی ——— اور ہم مقامی رسم و رواج اور بود و باش سے بھی واقف نہیں ہیں ——— البتہ یہ سروے والا کام میں آسانی سے کر سکتی ہوں۔ ایسے اداروں میں میرے آدمی موجود ہیں جو انتہائی آسانی سے کسی بھی ملک میں یا دونوں ملکوں میں سروے کا کام لے سکتے ہیں ——— اوکے ——— ٹھیک ہے ——— اب میٹنگ برخاست ——— میں ان ممالک میں سروے کا کام لینے کی کوشش کرتی ہوں ——— جیسے ہی یہ کام مکمل ہو، میں باقاعدہ اس ادارے کے لوگوں کو لے کر وہاں جاؤں گی اور اس ادارے میں کاٹ گروپ بھی موجود ہو گا ——— میں خود ساتھ جاؤں گی ——— ڈاکٹر آرتھر کو بھی ساتھ لے جائیں گے ——— اس طرح وہ لوگ بھی وہاں حفاظت

کرتے رہیں۔ ہم اپنا مشن آسانی سے مکمل کرلیں گے" ۔۔۔ مادا کانٹ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"او کے ۔۔۔ تم لوگ تیار رہنا ۔۔۔ میں مشن کے لئے کسی بھی وقت تمہیں کال کرسکتی ہوں" ۔۔۔ مادام کانٹ نے کہا اور پھر وہ اٹھ کھڑی ہوگئی۔ اس نے سامنے رکھا ہوا کاغذ دوبارہ اپنی جیکٹ کی جیب میں رکھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

عمران میز پر ایک نقشہ پھیلائے اس پر جھکا ہوا تھا۔ چائے کی پیالی سامنے رکھی ٹھنڈی ہو رہی تھی۔

"چائے تو پی لیجئے ۔۔۔ پھر آپ کہیں گے ٹھنڈی ہوگئی ہے، گرم کردو" ۔۔۔ سلیمان نے دروازے پر آکر قدرے تیز لہجے میں کہا۔

"اٹھا کر لے جاؤ اسے ۔۔۔ اور خود پی لو" ۔۔۔ عمران نے اسی طرح سر جھکائے قدرے سخت لہجے میں کہا تو سلیمان خاموشی سے آگے بڑھا اور چائے کی پیالی اٹھا کر اسی طرح بغیر کوئی بات کئے واپس چلا گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس وقت عمران غور و فکر کے موڈ میں ہے اور اس موڈ میں وہ فالتو بات کرنے کا عادی نہیں ہے۔

عمران ہاتھ میں موجود پنسل سے نقشے کی مختلف جگہوں پر نشانات لگا رہا تھا کہ اچانک ساتھ رکھے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"سلیمان! ۔۔۔ فون اٹھا کر دوسرے کمرے میں لے جاؤ" ۔۔۔ عمران

نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"جی بہتر" ——— سلیمان نے فوراً ہی آتے ہوئے کہا پھر واقعی فون پیس اٹھا کر اس کمرے سے چلا گیا۔ لیکن چند لمحوں بعد دوبارہ فون پیس اٹھائے واپس آیا۔ اب اس کا رسیور اس کے دوسرے ہاتھ میں تھا۔

"کرنل فریدی صاحب کا فون ہے" ——— سلیمان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران چونک پڑا۔

"اوہ اچھا" ——— عمران نے چونک کر سر اٹھاتے ہوئے کہا اور پھر سلیمان کے ہاتھ سے رسیور لے لیا۔

"جناب پیر و مرشد صاحب! ——— اپنے مرید خاص کا ادب بھرا سلام قبول فرمائیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران! ——— تم نے یقیناً اس لوگاسا یا ساگا پر مزید کام کیا ہوگا۔ میں اس کی تفصیل پوچھنا چاہتا ہوں" ——— کرنل فریدی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کام کر کر کے میری جوتی ٹوٹ گئی ——— سلیمان کی جوتی پہنی تو پتہ چلا کہ وہ پہلے ہی ٹوٹی پڑی ہے اور اس نے میری نئی جوتی پہن رکھی ہے لیکن اس کے باوجود حالت یہ ہے کہ صرف ایک جوہری نے ایک روپے کا نوٹ دے کر سلام کیا۔ شاید حاتم طائی کے قبیلے کا فرد ہوگا ورنہ باقی تمام جوہریوں نے تو ماتھے تک ہاتھ لے جانے کی بھی تکلیف گوارا نہ کی" ——— عمران نے بڑے رودینے والے لہجے میں کہا۔

"میں نے تم سے یہ نہیں پوچھا کہ تم اپنے کاروبار کی تفصیل [illegible] کر دو ——— میں نے لوگاسا کے بارے میں پوچھا ہے" ——— دوسری

طرف سے کرنل فریدی کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران اس کے خوبصورت فقرے پر بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"مرید بیچارے نے از خود کیا کرنا ہے اس نے تو پیر و مرشد کی ہی پیروی کرنی ہے ——— بہرحال میں بات لوگاسا کی ہی کر رہا تھا۔ اس کا فوٹو اٹھائے میں مارا مارا ہر جوہری کے پاس پہنچا تاکہ کم از کم پتہ تو چلے کہ کتنی قیمت مل سکتی ہے ——— اگر فائدہ نظر آتے تو نیلام کی کان پر محنت کی جائے ——— نتیجہ وہی نکلا جو میں نے پہلے بتایا ہے۔ ایک صاحب نے فوٹو پر ایک روپیہ رکھ کر جان چھڑالی۔ باقی سب نے صرف ہاتھ ہلانے پر ہی اکتفا کیا" ——— عمران کی زبان چل پڑی۔ اس نے مرید کے حوالے سے کرنل فریدی کے خوبصورت فقرے کو واپس اسی پر لوٹا دیا تھا۔

"ہونہہ ——— مطلب ہے کہ تم کان سے لوگاسا حاصل کرنے کا پروگرام بنا چکے ہوتے" ——— کرنل فریدی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اگر آپ منافع کا یقین دلا دیں تو بے کار رہنے سے یہ بہتر ہی رہے گا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران! ——— میں نے اب تک جو تحقیقات کی ہیں ان کے مطابق یہ معلوم ہوا ہے کہ ہیرز کانٹ انٹرنیشنل میں کام کرنے والا ایک ماہر ڈاکٹر آرتھر اس سارے معاملے میں ملوث ہے لیکن وہ بھی نمبر ون نہیں ہے ——— خط میں جس نمبر ون کا حوالہ تھا شاید اس سے مراد یہی ڈاکٹر آرتھر ہی ہے پہلے میرا خیال تھا کہ فرم کا مالک مسٹر کانٹ براہ راست اس میں ملوث ہے کیونکہ خط اسی کے نام تھا۔ لیکن مسٹر کانٹ کے بارے میں جو رپورٹ ملی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ سرے سے اس لائن کا آدمی ہی نہیں

ہے۔ چنانچہ میں نے ڈاکٹر آرتھر کے بارے میں تفصیلی تحقیقات کرائیں تو ایک نئی بات سامنے آئی کہ مسٹر کاؤنٹ کی بیوی مسز کاؤنٹ سے ڈاکٹر آرتھر کا میل جول بے حد زیادہ ہے اور یہ میل جول بھی ابھی حال ہی میں بڑھا ہے ورنہ پہلے ایسا نہ تھا ——— اس پر میں نے اس مسز کاؤنٹ جسے مادام کاؤنٹ کہا جاتا ہے پر توجہ مرتکز کی تو یہ معلوم ہوا کہ مادام کاؤنٹ نے خفیہ طور پر ایک جرائم پیشہ تنظیم بنا رکھی ہے جسے مادام کاؤنٹ گروپ کہا جاتا ہے۔ اس گروپ میں صرف عام جرائم پیشہ افراد ہی شامل نہیں ہیں بلکہ اس میں مختلف ممالک کی سیکرٹ سروسز سے نکالے گئے سیکرٹ ایجنٹ بھی شامل ہیں ——— اس طرح خط میں درج یہ بات کھل گئی کہ خط دراصل مسٹر کاؤنٹ کے نام نہیں بلکہ مادام کاؤنٹ کے نام لکھا گیا ہے ——— خط بھجوانے والے کے متعلق بھی تحقیقات مکمل ہو گئی ہیں۔ یہ شخص کاؤنٹ ایک پہاڑی تودہ گرنے سے ہلاک ہو گیا اور اس کی لاش کو لاوارث سمجھ کر دفنا دیا گیا۔ لیکن اس سے جو سامان ملا اس میں ایک ایسی ڈائری ملی جس میں اندراجات اسی شاتال کوڈ میں لکھے گئے تھے۔ چونکہ کوڈ کے نام کا مجھے علم ہو گیا تھا اس لئے میں نے اپنے ذرائع سے اس کا حل تلاش کیا ——— اس ڈائری سے بھی یہ بات سامنے آئی ہے کہ اس کاؤنٹ نامی آدمی کا تعلق بھی ڈاکٹر آرتھر سے تھا" ——— کرنل فریدی نے پوری رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"میری تو دو جوتیاں ہی ٹوٹی ہیں۔ لیکن آپ کی رپورٹ سن کر مجھے احساس ہو رہا ہے کہ آپ نے تو جوتیوں کی پوری دکان ہی توڑ ڈالی ہو گی بہرحال اس رپورٹ میں میری طرف سے اضافہ کر لیں کہ مادام کاؤنٹ اپنے

گروپ سمیت جس میں ڈاکٹر آرتھر بھی شامل ہے معدنیات کی تلاش میں نکامو چلی گئی ہے ——— اس گروپ کا کام انتہائی قیمتی پتھروں کو تلاش کر کے انہیں حاصل کرنا اور پھر بین الاقوامی مارکیٹ میں ان سے خطیر رقم حاصل کرنا ہے۔ اسے یقیناً لوگا سا کے بارے میں یہ رپورٹ مل چکی ہو گی کہ اس کے متعلق حکومت ساگالینڈ ہوشیار ہو چکی ہے اس لئے اس نے اس کا پیچھا چھوڑ دیا ——— یا پھر دوسری بات یہ کہ جس پر ہارڈسٹون نے توجہ مرتکز کر دی ہو، اسے گھبرا کر نکامو جیسے افریقی ملک میں چھپنا ہی پڑتا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مجھے یقین تھا کہ تم نے لازماً اس پر کام کیا ہو گا ——— لیکن یہ ساری تفصیل نہیں بتلانے کا یہ مقصد نہ تھا کہ تم اس سے واقف نہیں ہو، بلکہ اس کا مقصد یہ تھا کہ مادام کاؤنٹ کا یہ مشن اپنا نہ تھا بلکہ بین الاقوامی طور پر اسلحہ ڈیل کرنے والی ایک تنظیم راس فیلڈ نے اسے یہ مشن دیا تھا اور راس فیلڈ اس مشن میں مڈل مین کا کردار ادا کر رہی ہے" ——— کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ! ——— یہ واقعی میرے لئے نئی بات ہے" ——— عمران نے چونک کر کہا۔

"اور اب یہ بھی بتا دوں کہ راس فیلڈ کو یہ مشن ایک پراسرار تنظیم بلیک تھنڈر نے دیا ہے ——— اس مشن کے پیچھے اصل تنظیم بلیک تھنڈر ہے۔ اور مجھے یہ بھی علم ہے کہ بلیک تھنڈر کے ایجنٹ پہلے بھی پاکیشیا میں کام کرتے رہے ہیں اور شاید اسی وجہ سے اس بار بلیک تھنڈر نے اس مشن کے لئے اپنے ایجنٹ براہ راست بھجوانے کی بجائے اتنی

لمبی گیم کھیلی ہے" ـــــ کرنل فریدی نے کہا اور عمران کے چہرے پر شدید حیرت کے آثار نمایاں ہو گئے۔

"کرنل صاحب! ـــــ آپ نے واقعی مجھ سے زیادہ اس مشن پر کام کیا ہے اور اب آپ کی باتوں سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں ـــ کہ کاؤنٹ کی ہلاکت اور لوگاسا کے سائنسدانوں کے سامنے آجانے کے بعد لازماً بلیک تھنڈر نے مادام کائٹ کو علیحدہ کر دیا ہوگا۔ اس لئے وہ اپنے گروپ سمیت ناکام ہو چلی گئی ہے ـــــ لیکن بلیک تھنڈر جیسی تنظیم اتنی جلدی اس قدر اہم مشن سے ہاتھ نہیں اٹھاتی ـــــ اس لئے لازماً وہ اب یا تو براہ راست یا پھر کسی اور ذریعے سے اس مشن کو مکمل کرنے کی کوشش کرے گی ـــــ پہلے میرا پروگرام یہ تھا کہ دو یا تین ایجنٹوں کو ٹبام میں کام کرنے والے ماہرین کے گروپ میں شامل کرا دیا جائے ـــــ وہ وہاں نگرانی کریں گے۔ ضرورت پڑنے پر میں باقی ٹیم سمیت وہاں چلا جاؤں گا ـــــ لیکن اب بلیک تھنڈر کے سامنے آنے پر اب مجھے خود وہاں جانا ہوگا" ـــــ عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن مسئلہ یہ ہے عمران! ـــــ کہ زمرد کی کان کا کام ایک دو ماہ میں تو مکمل نہیں ہو سکتا ـــــ یہ تو سالوں کا کام ہے۔ نجانے کتنے طویل عرصے تک وہاں سے زمرد نکالا جاتا رہے۔ کیونکہ رپورٹ کے مطابق کان بہت وسیع ہے ـــــ ہم وہاں کب تک بیٹھے رہیں گے" ـــــ؟ کرنل فریدی نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ اسی لئے تو میں وہاں ایجنٹس بھجوا رہا

تھا لیکن اگر بلیک تھنڈر اس مشن کی بیک پر ہے تو پھر ہمیں بیحد محتاط رہنا ہوگا ـــــ بلیک تھنڈر انتہائی باوسائل اور سائنسی لحاظ سے انتہائی طاقتور تنظیم ہے۔ اس نے یہاں میرے خلاف ایسے ایسے سائنسی حربے استعمال کئے کہ میں حیران رہ گیا اور مجھے یقین ہے کہ انہوں نے اس بار سائنسی ذرائع استعمال کرنے ہیں اور اس طرح لوگاسا حاصل کر لینا ہے" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"تو اس کا حل یہی ہو سکتا ہے کہ زمرد کی اس کان کو بند کر دیا جائے اور اس کے گرد سائنسی حفاظتی حصار قائم کر دیا جائے تاکہ اس کی مدد سے جب بھی بلیک تھنڈر یہاں کام شروع کرے ہمیں اس کا علم ہو جائے اور ہم اس پر ٹوٹ پڑیں" ـــــ کرنل فریدی نے کہا۔

"نہیں ـــــ نجانے وہ کس قسم کا سائنسی ہتھیار استعمال کریں۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں خود سائنسی طور پر تیزی سے کام کر کے اس کان سے لوگاسا حاصل کر لینا چاہیئے۔ پھر لوگاسا کی حفاظت کرنا مشکل کام نہیں ہوگا ـــــ میں نے اس سلسلے میں کام کیا ہے۔ میں نے سرداور سے بھی اس بارے میں تفصیلی گفتگو کی ہے اور اس کے لئے ہم نے یہ طے کیا ہے کہ اس کان کے اندر ایسے آلات پہنچائے جائیں جو نیگٹرام میگنٹ کو استعمال کر سکیں ـــــ نیگٹرام میگنٹ میں یہ خاصیت موجود ہے کہ اس کی لہریں لوگاسا میں جذب ہو جانے کے بعد جب ری ایکشن کریں گی تو لوگاسا پتھروں میں خود بخود ظاہر ہو جائے گا۔ اس کے بعد اسے نکالنا بے حد آسان رہے گا" ـــــ عمران نے کہا۔

"لیکن نیگٹرام میگنٹ کے لئے تو ٹبام کے گرد مکمل مقناطیسی میدان

قائم کرنا پڑے گا۔ اس کے بغیر تو نیگٹرام میگنٹ کام نہ کرے گا" ـــــ کرنل فریدی نے کہا۔

"جی ہاں! ـــ آپ کی بات درست ہے اسی لئے میں نقشہ سامنے رکھے اس پر مغز کھپائی کر رہا ہوں تاکہ صحیح انداز میں مقناطیسی زون تیار کر سکوں" ـــــ عمران نے کہا۔

"اوکے ـــ اس کا مطلب ہے کہ میں مطمئن ہو جاؤں" ـــــ کرنل فریدی نے اطمینان بھرے انداز میں کہا۔

"بس آپ اپنے مرید کے حق میں دعائے خیر کرتے رہا کریں" ـــ عمران نے کہا اور کرنل فریدی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنسا اور پھر خدا حافظ کہہ کر اس نے رابطہ ختم کر دیا۔

عمران نے بھی مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا اور دوبارہ نقشے کی طرف متوجہ ہو گیا۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھی ہوئی مادام کائٹ نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھالیا۔

"یس" ـــ مادام کائٹ نے سرد لہجے میں کہا۔

"راجم بول رہا ہوں مادام" ـــ دوسری طرف سے ایک بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ راجم تم ـــ کیسے فون کیا" ـــ؟ مادام کائٹ نے چونک کر پوچھا۔ اس بار اس کا لہجہ نرم تھا کیونکہ راجم راس فیلڈ کا چیف تھا۔

"مادام ـــ مجھے اطلاعات ملی ہیں کہ تم اپنے گروپ کے ساتھ پاکیشیا جا کر وہاں سے لوگاسا حاصل کرنے کا پروگرام بنا رہی ہو" ـــ راجم نے اسی طرح بھرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"درست اطلاع ہے ـــ میں نے اس کے لئے ایک سائنسی انداز اپنایا ہے ـــ ہم وہاں جا کر کان کے اندر ایسی گیس پھیلا دیں گے

جس سے لوگا سا خود بخود باہر آ جائے گا۔ اس کے لئے میں نے بالکل منفرد سکیم بنائی ہے ——— تم نے وہاں معدنیاتی سروے کے لئے حکومت پاکیشیا سے باقاعدہ ٹھیکہ حاصل کیا ہے۔ البرٹ اینڈ کمپنی کے نام سے ——— یہ معدنیاتی سروے کی پوری دنیا میں قابلِ اعتماد فرم ہے۔ لیکن البرٹ اینڈ کمپنی کے سٹاف کے ساتھ میں اور میرا گروپ بھی شامل ہو گا۔ اس طرح ہم وہاں مشکوک نہ ہو سکیں گے اور اطمینان سے اپنا کام سرانجام دے سکیں گے" ——— مادام کائٹ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام ——— جس تنظیم کے لئے میں نے تم سے معاہدہ کیا تھا اس تنظیم نے مجھے اطلاع دی ہے کہ مادام کائٹ اور اس کے گروپ سے متعلق ساگالینڈ کے کرنل فریدی نے اپنی حکومت کو ایک خفیہ رپورٹ دی ہے جس میں اس نے بتایا ہے کہ اس سارے کھیل کے پیچھے مادام کائٹ کا گروپ ہے ——— کرنل فریدی کو یہ بھی علم ہے کہ تم یہ سارا کھیل ڈاکٹر آرتھر کے ذریعے کھیل رہی ہو اور تمہارے آدمی کاؤنٹ کی ذاتی ڈائری سے بھی انہوں نے اس کا تعلق ڈاکٹر آرتھر سے جان لیا ہے اور یقیناً وہ اب تمہارے گرد باقاعدہ جال پھیلائے ہوئے ہوں گے۔ اس طرح جیسے ہی تم اپنے گروپ کے ساتھ وہاں پہنچو گی، وہ لوگ تمہارا استقبال کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہوں گے ——— اس کے بعد تم اچھی طرح سمجھ سکتی ہو کہ تمہاری اس پلاننگ کا کیا نتیجہ نکلے گا" ——— راجم نے اسی طرح بھراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ یہ شاید اس کا مخصوص لہجہ تھا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ ——— اگر تم کاؤنٹ والی بات کا حوالہ نہ دیتے تو شاید میں تمہاری بات پر یقین نہ کرتی ——— لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے میری

اس پلاننگ کا تو سوائے میرے اور میرے خاص آدمیوں کے اور کسی کو علم نہیں ہے" ——— مادام کائٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بہرحال ایسا ہوا ہے۔ جس طرح بھی ہوا ہو ——— اب دو صورتیں ممکن ہیں۔ ایک تو یہ کہ تمہارے ساتھ معاہدہ منسوخ کر دیا جائے کیونکہ تم سامنے آ گئی ہو ——— اس مشن میں تمہارا انتخاب اسی لئے کیا گیا تھا کہ تمہارے متعلق پاکیشیا یا ساگالینڈ میں کوئی نہ جانتا تھا۔ لیکن اب یہ صورت حال نہیں ہے۔ وہ تنظیم خود بھی بے حد با وسائل ہے اور وہ یہ کام زیادہ آسانی سے خود بھی سرانجام دے سکتی تھی لیکن چند وجوہات کی بنا پر وہ خود اس مشن میں سامنے نہ آنا چاہتی تھی اس لئے یہ مشن تمہارے سپرد کیا گیا ——— اب یا تو تمہاری بجائے یہ مشن کسی اور کو دے دیا جائے ——— یا پھر دوسری صورت یہ ہے کہ تم اچانک اپنے مشن میں ایسی تبدیلی لاؤ کہ جس کا علم تمہارے علاوہ اور کسی کو نہ ہو سکے۔ اس طرح کرنل فریدی کو اس کا علم نہ ہو سکے گا ——— اس کے لئے میرے ذہن میں ایک طریقہ آیا ہے وہ یہ کہ تم اپنے گروپ کو ساتھ لے کر افریقہ کے دور دراز علاقے نکاموجی چلی جاؤ اور اس کا باقاعدہ اعلان کر کے جاؤ اور سب یہی سمجھیں کہ تم اپنے گروپ کے ساتھ وہاں معدنیات کی تلاش میں جا رہی ہو ——— تمہارے گروپ کے کسی آدمی کو اصل بات کا علم نہ ہو۔ لیکن وہاں پہنچتے ہی اپنے آدمیوں میں سے چند کو لے کر تم انتہائی خفیہ اور فوری طور پر پاکیشیا یا ساگالینڈ پہنچو اور سیدھی اس کان پر جاؤ ——— وہاں بھرپور ایکشن کرو ——— وہاں موجود سب افراد کو قتل کر کے اور فوری طور پر اس کان کو تباہ کر کے اس میں سے

جس قدر لوگاسا مل سکے حاصل کر کے واپس آجاؤ۔ تب تو یہ مشن مکمل ہو سکتا ہے۔ ورنہ نہیں" ـــــ راجم نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گئی ـــ واقعی ایسا ہی ہونا چاہیئے ـــ میں اب اس کان کو تباہ کر کے وہاں گیس پھیلا دوں گی اور پھر مخصوص مشینری کے ذریعے وہاں سے لوگاسا حاصل کر کے واپس آجاؤں گی۔ اگر ایسا ہو تو یہ مشن زیادہ سے زیادہ دس گھنٹے میں مکمل ہو سکتا ہے۔ لیکن واپسی کے وقت مسائل کا سامنا کرنا ہوگا" ـــــ مادام کاٹ نے کہا۔

"واپسی کا کوئی مسئلہ نہیں ـــ تم ایسا کرو کہ پاکیشیا کے ذریعے اس کان تک پہنچو۔ کیونکہ وہاں جب تک تم ایکشن میں نہ آؤ گی، تمہیں کوئی چیک نہ کرے گا۔ لیکن ساگالینڈ میں کرنل فریدی کی تنظیم ہر نئے آدمی کو باقاعدگی سے چیک کرتی رہتی ہے البتہ واپسی میں تم کافرستان میں جاؤ اور وہاں تسمانیہ کے سفارت کے سفیر کے حوالے لوگاسا کر دو۔ اور پھر اطمینان سے آجاؤ ـــ تمہارے خلاف کافرستان والے کوئی ایکشن نہ لے سکیں گے" ـــ راجم نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہوگا ـــ تم اپنی تنظیم کو میری طرف سے کہہ دو کہ زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے کے اندر لوگاسا تسمانیہ کے سفیر تک پہنچ جائے گا" ـــ مادام کاٹ نے انتہائی پُر اعتماد لہجے میں کہا۔

"اوکے ـــ بہرحال پاکیشیا میں بھی تمہیں انتہائی ہوشیار رہنا پڑے گا۔ وہاں بھی تمہارے لئے خطرات پیدا ہو سکتے ہیں" ـــــ

راجم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور مادام کاٹ نے ایک طویل سانس لے کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب گہری پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے اس کے لئے واقعی یہ انتہائی صدمے والی بات تھی کہ اس کے خاص آدمیوں میں سے یقیناً کوئی ایسا آدمی شامل ہے جو غداری کر کے راز باہر پہنچا رہا ہے اور اب وہ اس آدمی کی تلاش کرنا چاہتی تھی۔ کیونکہ اگر وہ آدمی سامنے نہ آئے گا تو پھر اس کا کوئی منصوبہ بھی راز نہ رہ سکے گا اور یہ انتہائی خطرناک بات تھی۔ وہ کافی دیر تک آنکھیں بند کئے بیٹھی رہی۔ پھر اس نے چونک کر آنکھیں کھولیں اور تیزی سے ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انتھونی بول رہا ہوں" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"میرے پاس آجاؤ" ـــــ مادام نے تیز لہجے میں کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

انتھونی اس کے ہیڈ کوارٹر کا خاص آدمی تھا اور مادام کاٹ اس کی صلاحیتوں سے اچھی طرح واقف تھی۔ اس کا ذہن شرلاک ہومز کی طرح کام کرتا تھا اور بعض اوقات وہ ایسے ایسے راز صرف ذہنی سوچ بچار سے حاصل کر لیتا تھا کہ سننے والے کو شدید حیرت ہوتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اس غدار کی تلاش کے لئے اس نے انتھونی کی اس صلاحیت کو استعمال کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس ۔ کم ان" ۔۔۔ مادام کائٹ نے تیز لہجے میں کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کی پیشانی فراخ اور آنکھوں میں ذہانت کی چمک تھی۔ یہ انتھونی تھا۔ اس نے بڑے مودبانہ انداز میں سلام کیا۔

"بیٹھو انتھونی! ۔۔۔ مجھے تمہاری ذہانت کی ضرورت پڑ گئی ہے۔" مادام نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"یس مادام ۔۔۔ حکم فرمایئے" ۔۔۔ انتھونی نے سر جھکاتے ہوئے کہا اور مادام نے اسے تفصیل سے ساری بات بتا دی۔

"واقعی مادام! ۔۔۔ اس سے تو ظاہر ہو رہا ہے کہ آپ کے انتہائی قریبی ساتھیوں میں سے ایک غداری کر رہا ہے" ۔۔۔ انتھونی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ۔۔۔ اور اب تم نے اس غدار کو نہ صرف تلاش کرنا ہے بلکہ اس کا کوئی ثبوت بھی ہونا چاہیئے ۔۔۔ میں صرف شک کی بنیاد پر اپنے خاص آدمیوں کو ہلاک نہیں کرنا چاہتی" ۔۔۔ مادام نے کہا اور انتھونی کی آنکھیں سکڑ گئیں اور پیشانی پر غور و فکر کی لکیریں اُبھر آئیں۔

"مادام! ۔۔۔ اس کاؤنٹ والی بات کا علم کس کس کو ہے" ۔۔۔؟ انتھونی نے پوچھا۔

"ڈاکٹر آرتھر، مجھے اور خصوصی میٹنگ میں شریک چاروں سب چیفس کو ۔۔۔ انہیں میں نے وہیں میٹنگ میں ہی بتایا تھا" ۔۔۔ مادام نے جواب دیا۔

"اور اس میٹنگ کے دوران آپ نے یہ گیس اور سروے والی بات بھی کی تھی" ۔۔۔ انتھونی نے کہا۔

"ہاں ۔۔۔ وہیں تفصیلی ڈسکشن کے بعد یہ پلاننگ بنی تھی" ۔۔۔ مادام نے جواب دیا۔

"تو پھر مادام! ۔۔۔ اس خصوصی میٹنگ سے پہلے کا علم اس غدار کو ہے ۔۔۔ ورنہ کرنل فریدی اس رپورٹ میں گیس اور معدنیاتی سروے کا ذکر ضرور کرتا۔ لیکن راجم کے بقول ان باتوں کا ذکر نہیں ہے صرف اتنی بات کی رپورٹ دی گئی ہے کہ اس میں مادام اور اس کا گروپ کام کر رہا ہے اور ڈاکٹر آرتھر اس میں شامل ہے اور کاؤنٹ ڈاکٹر آرتھر کا آدمی ہے ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ بات ڈاکٹر آرتھر کے کسی رازدار کے ذریعے لیک ہوئی ہے ۔۔۔ آپ کا گروپ اور ساتھی اس معاملے میں صاف ہیں" ۔۔۔ انتھونی نے کہا۔

"لیکن ڈاکٹر آرتھر تو انتہائی تنہائی پسند آدمی ہے ۔۔۔ وہ تو کسی سے بات ہی نہیں کرتا۔ اس کا رازدار کون ہوگا ۔۔۔ وہی ایک کاؤنٹ اس کا خاص دوست تھا وہ ویسے ہی مر چکا ہے" ۔۔۔ مادام نے کہا۔

"آپ ڈاکٹر آرتھر سے یہ ساری باتیں کیا فون پر کرتی ہیں" ۔۔۔؟ انتھونی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"نہیں ۔۔۔ میں خود اس کی رہائش گاہ پر جاتی ہوں ۔۔۔ وہ غیر شادی شدہ آدمی ہے اور ملازموں کے ساتھ اکیلا رہتا ہے" ۔۔۔ مادام نے جواب دیا۔

"اس کے پاس کتنے ملازم ہیں" ـــــ ؟ انتھونی نے پوچھا۔

"صرف دو ہیں ـــــ ایک تو بوڑھا سا آدمی ہے جبکہ دوسرا جوان ہے" ـــــ مادام نے جواب دیا۔

"ان دونوں کے نام اور حلیئے" ـــــ انتھونی نے پوچھا۔

"بوڑھے کا نام آسٹر ہے جب کہ دوسرے کا نام ڈیوڈ ہے" ـــــ مادام نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ان دونوں کے حلیئے بھی بتا دیئے۔

"کیا آپ اس ڈیوڈ سے میری بات کرا سکتی ہیں فون پر" ـــــ ؟ انتھونی نے کہا۔

"اس سے کیا ہوگا" ـــــ مادام نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں آپ پر ثابت کردونگا کہ ڈیوڈ ہی وہ غدار ہے جسے آپ تلاش کر رہی ہیں ـــــ وہ ڈاکٹر آرتھر اور آپ کے درمیان ہونے والی گفتگو باقاعدہ فروخت کر رہا ہے" ـــــ انتھونی نے کہا۔

"اوہ! ـــــ تم نے یہ نتیجہ کیسے نکال لیا" ـــــ ؟ مادام نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اس لئے مادام ـــــ کہ ڈیوڈ کا جو حلیہ آپ نے بتایا ہے۔ اس حلیئے کے آدمی کو میں نے گذشتہ دنوں ایک ہوٹل میں ایک آدمی کے ساتھ علیحدہ میز پر بیٹھے بڑی سرگوشیوں کے انداز میں باتیں کرتے دیکھا ہے ـــــ اس کا انداز ایسا تھا کہ میں سمجھ گیا کہ وہ کوئی خاص راز کی بات کر رہا ہے لیکن چونکہ میں اسے جانتا نہ تھا اس لئے میں نے مزید دلچسپی نہ لی ـــــ البتہ جب وہ دونوں اٹھ کر میرے قریب سے گذرے

تو میں نے اس آدمی کی ایک بات سنی۔ وہ اپنے ساتھی کو فلپ کے نام سے پکار رہا تھا اور اس نے یہ کہا تھا ـــــ رقم کل مل جائے ـــــ جس پر فلپ نے کہا تھا ـــــ تم فکر نہ کرو ـــــ اس طرح ان دونوں کی آوازیں میرے ذہن میں موجود ہیں" ـــــ انتھونی نے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ میں بات کرا دیتی ہوں" ـــــ مادام نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ٹھہریئے! ـــــ آپ صرف نمبر بتا دیجئے ـــــ بات میں خود ہی کروں گا ـــــ میں فلپ کی آواز میں اس سے بات کرتا ہوں۔ اس طرح لازماً بات کھل جائے گی اور ثبوت بھی مل جائے گا ـــــ ورنہ ہو سکتا ہے کہ وہ ہوشیار ہو جائے اور پھر ہاتھ نہ آئے" ـــــ انتھونی نے کہا اور مادام نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر اس نے سامنے پڑے ہوئے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دیا تھا۔

"یس" ـــــ ایک جوان سی آواز سنائی دی اور آواز سنتے ہی انتھونی نے اس طرح سر ہلایا جیسے وہ آواز پہچان گیا ہو۔ مادام نے رسیور اس کے ہاتھ میں دے دیا۔

"ڈیوڈ! ـــــ میں فلپ ہوں" ـــــ انتھونی کے حلق سے ایک عجیب سی آواز سنائی دی۔ جیسے اس کا سینہ بلغم سے بھرا ہوا ہو اور گلا خشک ہونے کی وجہ سے آواز کھڑکھڑاتی ہوئی نکل رہی ہو۔

"اوہ فلپ! ـــــ تم نے یہاں فون کیوں کیا" ـــــ ؟ دوسری طرف سے ڈیوڈ نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"ایک خبر ہے ـــ تمہارے متعلق مادام کاٹ کو معلوم ہونے والا ہے کہ تم اس کے راز لیک آؤٹ کرتے ہو" ـــ انتھونی نے اسی طرح کھڑکھڑاتی ہوئی آواز میں کہا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو تم ـــ یہ کیسے ممکن ہے ـــ تمہارے علاوہ تو میں نے آج تک اس سلسلے میں اور کسی سے بات ہی نہیں کی" ـــ ڈیوڈ نے انتہائی ہراساں سے لہجے میں کہا۔ اس کی آواز سے شدید خوف نمایاں تھا۔

"بہرحال گھبراؤ نہیں ـــ ابھی مادام تک یہ بات نہیں پہنچی اور مجھے علم ہو گیا۔ میں نے اس آدمی کا خاتمہ کر دیا ـــ اس آدمی نے ہماری بات چیت سن لی تھی۔ بہرحال اب یہ راز لیک آؤٹ نہ ہوگا۔ اسی لئے میں نے پہلے کہا تھا کہ مادام کو علم ہونے والا تھا جو اب نہ ہو سکے گا" ـــ انتھونی نے کہا۔

"اوہ تھینک گاڈ ـــ ورنہ وہ ظالم عورت تو مجھے کچا چبا جاتی۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ اس تک بات نہیں پہنچی" ـــ ڈیوڈ نے کہا۔

"اسی طرح یقین ہے جس طرح تم سے بات کر رہا ہوں ـــ ڈونٹ وری" ـــ انتھونی نے کہا۔

"او۔کے ـــ پھر آج رات رقم پہنچا رہے ہو ـــ نئی خبریں ہیں میرے پاس ـــ انتہائی نئی ـــ ایسی کہ تم سن کر خوش ہو جاؤ گے" ڈیوڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ پہنچ جائے گی رقم" ـــ انتھونی نے جواب دیا اور ڈیوڈ کی طرف سے "او۔کے" کی آواز سنتے ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر کامیابی کے تاثرات

نمایاں تھے۔

"وری گڈ انتھونی ! ـــ تم واقعی باصلاحیت آدمی ہو ـــ تم نے مجھے ایک بڑی پریشانی سے نجات دلا دی ہے۔ ورنہ مجھے اس ڈیوڈ پر تو کسی طرح شک ہی نہ ہوتا۔ البتہ میں اپنے خاص ساتھیوں کے بارے میں مشکوک رہتی ـــ تم انعام کے قابل ہو" ـــ مادام نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس نے بڑے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر بڑی لاپرواہی کے انداز میں انتھونی کے آگے پھینک دی۔

"یہ لے جاؤ اور رات کو خوب عیش کرو" ـــ مادام نے کہا۔

"بے حد شکریہ مادام ! ـــ آپ واقعی قدرشناس ہیں" ـــ انتھونی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور نوٹ اٹھا کر اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے کمرے سے باہر جانے کے بعد مادام نے لاؤڈر کا بٹن آف کیا اور پھر رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ڈکسن سپیکنگ" ـــ ایک بھاری اور کرخت آواز سنائی دی۔

"مادام کاٹ بول رہی ہوں ـــ ڈاکٹر آرتھر کے ملازم ڈیوڈ کو جانتے ہو" ـــ مادام کاٹ نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"یس مادام ـــ اچھی طرح جانتا ہوں" ـــ ڈکسن نے جواب دیا۔

"وہ غدار ہے ـــ میری اور ڈاکٹر آرتھر کی باتیں جا کر کسی فلپ نامی آدمی کے پاس فروخت کرتا ہے ـــ تم جا کر پہلے اس سے اس فلپ کے بارے میں تفصیلات معلوم کرو۔ پھر اسے گولی سے اڑا دو اور اس کے

بعد فلپ کا خاتمہ کر دو اور پھر مجھے رپورٹ دو ـــــ کتنی دیر میں یہ دونوں کام ہو جائیں گے" ـــــ مادام کاٹ نے کہا۔

"مادام بس ـــــ زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ لگے لگا" ـــــ دوسری طرف سے ڈکسن نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"اوکے ـــــ مادام کاٹ نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"کاربین سپیکنگ" ـــــ ایک سنجیدہ سی آواز سنائی دی۔

"مادام بول رہی ہوں ـــــ فوراً میرے دفتر آجاؤ" ـــــ مادام نے تیز لہجے میں کہا اور بغیر دوسری طرف سے بات سنے اس نے رسیور کریڈل پر رکھا اور اٹھ کر وہ ایک سائیڈ پر رکھی ہوئی الماری کی طرف بڑھی۔ اس نے الماری کے پٹ کھولے تو پوری الماری انتہائی قیمتی شراب کی بوتلوں سے بھری ہوئی تھی۔ مادام نے ایک بوتل اٹھائی اور سب سے اوپر والے خانے میں رکھا ہوا ایک گلاس اٹھا کر وہ واپس کرسی پر آبیٹھی اور اس نے گلاس شراب سے بھرا اور آہستہ آہستہ اس کی چسکیاں لینی شروع کر دیں۔ ابھی اس کا گلاس آدھا ہی ہوا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔

"یس ـ کم ان" ـــــ مادام نے کہا اور دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک ٹھوس جسم کا لمبا تڑنگا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر سختی اور سرد مہری نمایاں تھی۔

"بیٹھو کاربین ـــــ مادام نے کہا اور کاربین سر ہلاتا ہوا سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا پینا پسند کرو گے" ـــــ؟ مادام نے پوچھا۔

"میری شراب میں کوئی خاص پسند نہیں ہے مادام ـــــ جو مل جائے" ـــــ کاربین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوکے ـــــ الماری میں ہر قسم کی شراب موجود ہے۔ جو جی چاہے اٹھا لو ـــــ میں نے تم سے انتہائی اہم باتیں کرنی ہیں اور مجھے معلوم ہے کہ جب تک تمہاری کھوپڑی شراب سے بھری ہوئی نہ ہو، تمہارا ذہن کام نہیں کرتا" ـــــ مادام نے کہا اور کاربین مسکراتا ہوا اٹھا اور اس نے الماری سے ایک بڑی سی بوتل اٹھائی اور واپس آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے بوتل کھولی اور اُسے براہ راست منہ سے لگا لیا۔ دو تین لمبے گھونٹ لے کر اس نے بوتل میز پر رکھ دی اب اس کے چہرے پر ہلکی سی چمک ابھر آئی تھی۔

"یس مادام ـــــ اب میرا ذہن کام کر رہا ہے" ـــــ کاربین نے کہا اور مادام نے پہلے تو اُسے راجم کی کال کے متعلق تفصیل سے بتایا اور پھر ڈیوڈ کے متعلق ـ اور کاربین ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ساری بات سنتا رہا۔

" اب تم بتاؤ کہ مجھے کیا کرنا چاہیے ـــــ میں راس فیلڈ اور اصل تنظیم پر یہ بات ثابت کر دینا چاہتی ہوں کہ مادام گروپ ناممکن کو ممکن بنا سکتا ہے" ـــــ مادام نے سخت لہجے میں کہا۔

"یہی مادام ـــــ راجم کی یہ تجویز کہ پہلے ہم ناکام ہو جائیں اور پھر وہاں سے چھپ کر پاکیشیا جائیں۔ اب اس لئے بیکار ہو چکی ہے کہ غدار اپنے انجام تک پہنچ گیا ہے ـــــ ویسے بھی کرنل فریدی اور علی عمران

دونوں عفریت ہیں۔ یہ جس کام کے پیچھے لگ جائیں پھر وقت ضائع نہیں کیا کرتے۔ اور اب جبکہ انہیں ہمارے متعلق علم ہو چکا ہے اب دیر ہمارے لئے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔ یہ لوگ انتہائی تیزی سے کام کرتے ہیں اور ان سے مقابلہ جیتنے کے لئے ہمیں بھی انتہائی برق رفتاری سے کام کرنا ہو گا۔ اس لئے میری تجویز ہے کہ ہم فوری طور پر یہاں سے روانہ ہو جائیں اور برق رفتاری سے اس کان پر پہنچیں وہاں جو بھی موجود ہو اس کا خاتمہ کر کے اپنا مشن مکمل کریں اور پھر فوراً ہی وہاں سے واپس آ جائیں۔ صرف اسی طرح ہم کامیاب ہو سکتے ہیں" کاربین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ مشن ایسا نہیں ہے کہ ہم نے جا کر کسی ایک آدمی کو قتل کرنا ہے ——— یہ سائنسی مشن ہے۔ کان ابھی بند ہے۔ اس کی تلاش ——— پھر اسے بموں سے اڑا کر کھولنا ——— اس کے بعد اس میں مخصوص گیس پھیلانا ——— پھر لوگاسا کو جمع کرنا اور پھر واپسی ——— یہ سب خاصا طویل اور پیچیدہ کام ہے" ——— مادام نے کہا۔

"کیا اس میں کوئی ہیوی مشینری استعمال ہو گی" ——— ؟ کاربین نے پوچھا۔

"اوہ نہیں ——— مخصوص گیس کے کیپسول میں نے مہیا کر لئے ہیں۔ باقی کام ڈائنامیٹ بم کریں گے۔ البتہ لوگاسا کو اکٹھا کرنے میں کچھ وقت لگ جائے گا۔ لیکن گیس کے ان کیپسولوں اور ڈائنامیٹ بموں کو دوسرے ملک میں عام طریقے سے تو نہیں لایا جا سکتا ——— پہلے تو میرا خیال تھا کہ میں مرفے کے سامان میں انہیں چھپا کر لے جاؤں گی لیکن اب

مرفے والا مسئلہ تو میں نے ذہن سے نکال دیا ہے۔ اس میں تو طویل وقت درکار ہے" ——— مادام نے کہا۔

"مادام ——— آپ کتنے آدمیوں کا گروپ لے کر جانا چاہتی ہیں" ——— ؟ کاربین نے شراب کے دو بڑے بڑے گھونٹ پینے کے بعد پوچھا۔

"تم بتاؤ ——— اس مشن کے لئے کتنے آدمی لے جاؤں" ——— ؟ مادام نے پوچھا۔

"دس آدمی کافی رہیں گے اور میرا اپنا گروپ ایسے کاموں میں ماہر ہے ——— اور کسی کو لے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں ایک بار پاکیشیا جا بھی چکا ہوں اس لئے میں آپ کو اور گروپ کو آسانی سے پاکیشیا لے جا سکتا ہوں ——— ہم یہاں سے آران جائیں گے وہاں ایک ایسا آدمی موجود ہے جو رقم لے کر ہمیں انتہائی محفوظ انداز میں پاکیشیا میں داخل کرا دے گا۔ وہاں سے ہم سیدھے اس کان والی پہاڑی پر پہنچ جائیں گے اور مشن شروع کر دیں گے۔ لیکن میری ایک تجویز ہے اگر آپ اس سے اتفاق کریں" ——— کاربین نے کہا۔

"کونسی تجویز" ——— ؟ مادام نے چونک کر پوچھا۔

"آپ راجم والی تجویز پر بظاہر عمل کر ڈالیں۔ اس طرح کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ البتہ راجم اور وہ اصل تنظیم مطمئن ہو جائے گی ——— ہم نکاموچارٹرڈ طیارے سے جائیں گے اور پھر فوراً ہی وہاں سے دوسرے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے آران کی طرف روانہ ہو جائیں گے پھر اس بات کا آپ باقاعدہ سب کو بتائیں کہ ہمارا گروپ معدنیات کی تلاش کے لئے طویل عرصے کے لئے نکاموجا رہا ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کرنل فریدی

اور علی عمران دونوں کے یا کسی ایک کے اس ڈیلوڈ کے علاوہ دیگر ذرائع بھی معلومات کے ہوں انہیں بھی اس طرح ڈاج دیا جاسکتا ہے" ——— کاربین نے کہا۔

"اوہ ——— تم ٹھیک کہہ رہے ہو ——— چند گھنٹوں سے کوئی زیادہ فرق بھی نہیں پڑتا ——— او۔کے ——— پھر تم تیاری کرو۔ اب یہ سارا کام تم نے کرنا ہے۔ تمہارے اور تمہارے گروپ کے ساتھ میں اور ڈاکٹر آرتھر ہونگے ——— ڈاکٹر آرتھر کو اس لئے ساتھ لے جانا ضروری ہے کہ وہ سروے کے دوران اس کان کو دیکھ چکا ہے اور اس سارے علاقے سے اچھی طرح واقف بھی ہے" ——— مادام نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"او کے مادام ——— آپ ڈاکٹر آرتھر کو تیار کریں اور وہ بم اور کیپسول بھی لے لیں ——— ہم آج رات کو روانہ ہو جائیں گے ——— باقی گروپ میں اس بات کی مشہوری آپ کا کام ہے" ——— کاربین نے شراب کے آخری گھونٹ حلق میں انڈیل کر خالی بوتل نیچے پڑی باسکٹ میں اچھالتے ہوئے کہا اور پھر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اس کی فکر نہ کرو ——— یہ سب ہو جائے گا" ——— مادام نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور کاربین سلام کر کے مڑا اور تیزی سے دروازہ کھول کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا، احتراماً اٹھتے ہوئے بلیک زیرو کے چہرے پر موجود وحشت کے آثار دیکھ کر چونک پڑا۔

"بہت بری خبر ہے عمران صاحب! ——— آپ کو میں نے بے حد تلاش کرنے کی کوشش کی مگر آپ نجانے کہاں تھے" ——— عمران کے بولنے سے پہلے ہی بلیک زیرو بول اٹھا اس کا لہجہ بھی انتہائی متوحش تھا۔

"کیا ہوا ——— کیا تمہاری دانش کو پھپھوندی لگ گئی ہے" ——— ؟ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"شام پہاڑی پر بموں سے حملہ کیا گیا ہے اور وہاں موجود پاکیشیا اور ساگا لینڈ دونوں کے ماہرین اور عملے کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ہے" ——— بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کیا ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو ۔۔۔۔۔ ؟" عمران بلیک زیرو کی بات سن کر محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑا۔

"ابھی سر سلطان کا فون آیا تھا۔ انہوں نے بتایا ہے کہ سیکرٹری وزارت معدنیات ڈاکٹر عاشق نے انہیں رپورٹ دی ہے کہ وہاں کان کھولنے اور اس سے زمرد نکالنے کی تیاریوں کے سلسلے میں پاکیشیا کے ماہرین اور دیگر عملے کا کیمپ لگایا گیا تھا کہ اچانک ایک پاکیشیائی ماہر ڈاکٹر رضا نے شدید زخمی حالت میں مخصوص ٹرانسمیٹر پر دارالحکومت میں وزارت کے چیف آفیسر کو اطلاع دی کہ صبح کے وقت اچانک ان کے کیمپ پر خوفناک فائرنگ کی گئی اور انتہائی طاقتور بم پھینکے گئے اور سب زخمی اور ہلاک ہو گئے ۔۔۔۔ ڈاکٹر رضا بھی شدید زخمی ہوتے اور بیہوش ہو گئے۔ جب انہیں ہوش آیا تو انہوں نے اپنے گرد ایک ایکریمین عورت اور گیارہ بارہ انتہائی خوفناک شکلوں والے ایکریمینز کو دیکھا۔ وہ سب کو چیک کر رہے تھے اور جسے زندہ دیکھتے، اُسے گولی مار دیتے ۔۔۔۔ ڈاکٹر رضا نے سانس روک لیا۔ ان کے اوپر چونکہ کیمپ کا ملبہ پڑا ہوا تھا اس لئے شاید ان کی صرف شکل دیکھ کر وہ لوگ آگے بڑھ گئے۔ جب وہ سب وہاں سے چلے گئے تو ڈاکٹر رضا شدید زخمی حالت میں رینگتے ہوئے ملبے سے باہر نکلے اور پھر انہوں نے جیب میں موجود فکسڈ فریکونسی ٹرانسمیٹر پر اس ساری واردات کی اطلاع دی۔ اطلاع کے دوران ہی ان کی آواز ڈوب گئی جبکہ ٹرانسمیٹر آف نہ ہوا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ دوران گفتگو ہی ہلاک ہو چکے تھے۔ ڈاکٹر عاشق

سے چونکہ آپ نے بطور ایکسٹو اس سلسلے میں بات چیت کی تھی اور اس کی فائل بھی انہوں نے سر سلطان کے ذریعے ہمیں بھجوائی تھی اس لئے انہوں نے اس واردات کی اطلاع سر سلطان کو دی اور خود انہوں نے ان ایکریمینز کی تلاش اور گرفتاری کے لئے وہاں پہاڑی علاقوں میں موجود فوجی دستوں سے درخواست کی ہے ۔۔۔۔ سر سلطان نے مجھے اطلاع دی۔ آپ کو میں تلاش کرتا رہا لیکن آپ نہ ہی فلیٹ پر تھے اور نہ رانا ہاؤس میں" ۔۔۔۔ بلیک زیرو نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"میں شام جانے کے لئے ہی ضروری انتظامات کرتا پھر رہا تھا۔ بہرحال اس کا مطلب ہے کہ ہمیں فارن ایجنٹس نے غلط اطلاع دی تھی کہ مادام کائٹ اپنے گروپ کے ساتھ ناکام ہو چلی گئی ہے۔ اس عورت کے حوالے سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لازماً مادام کائٹ اور اس کا گروپ ہو گا" ۔۔۔۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہوسکتا ہے انہیں چیکنگ کا شک پڑ گیا ہو اور وہ ڈاج دینے کے لئے پہلے ناکام ہو گئے ہوں اور پھر وہاں سے یہاں آ گئے ہوں۔ لیکن وہ اس طرح فائرنگ کرنے کے بعد کیا حاصل کر لیں گے۔؟ ابھی تو کان بند ہے۔ اُسے کھولنا اور پھر اس میں سے لوگاسایا زمرد نکالنا خاصا پیچیدہ، دشوار اور وقت طلب کام ہے" ۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"کرنل فریدی کی اس اطلاع کے بعد کہ اس کے پیچھے بلیک تھنڈر کام

کر رہی ہے۔ ناممکن بھی ممکن ہو سکتا ہے ـــــ بہرحال میں نے وہاں مقناطیسی زون کا بندوبست تو کرا دیا تھا" ـــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" ہارڈ اسٹون" ـــــ رابطہ ہوتے ہی رسیور سے کرنل فریدی کی مخصوص آواز سنائی دی۔

" ریمرلڈ بھی ہارڈ اسٹون ہی ہوتا ہے لیکن اس ہارڈ اسٹون پر پتنگوں نے حملہ کر دیا ہے فریدی صاحب" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ریمرلڈ پر پتنگوں نے حملہ ـــــ کیا مطلب" ـــــ ؟ کرنل فریدی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" پتنگے وہ نہیں جو بیچارے روشنی پر جان نچھاور کرتے رہتے ہیں۔ بلکہ یہ پتنگ کی جمع ہے ـــــ وہی پتنگ جو ہوا میں اڑتی ہے اور بوکاٹا کے نعروں پر رقص کرتی ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

" اوہ ـــــ میں سمجھ گیا ـــــ تمہارا مطلب ہے کہ زمرد کی کان پر مادام کائٹ کے گروپ نے حملہ کر دیا ہے ـــــ یہ کیسے ہو سکتا ہے تم نے خود ہی تو کہا تھا کہ مادام کائٹ گروپ کو لے کر نکاموچلی گئی ہے"۔ کرنل فریدی کا لہجہ یکلخت انتہائی سنجیدہ ہو گیا۔

" رپورٹ یہی ملی تھی ـــــ اب دو صورتیں ہو سکتی ہیں کہ یا تو مخبروں نے رپورٹنگ غلط کی ہے ـــــ یا پھر ان لوگوں نے ڈاج دیا ہے۔ اور ظاہر یہی کیا ہے کہ وہ نکاموجا رہے ہیں اور پھر وہاں سے سیدھے یہاں آ گئے اور واردات کر ڈالی" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے

جواب دیا۔

" ہوا کیا ہے ـــــ تفصیل بتاؤ" ـــــ کرنل فریدی نے پوچھا اور جواب میں عمران نے بلیک زیرو سے ملنے والی تمام رپورٹ تفصیل سے بتا دی۔

" اوہ ـــــ ویری بیڈ ـــــ اس کا مطلب ہے کہ ہم سے کوتاہی ہوئی ہم نے اس گروپ کو اہمیت نہیں دی۔ ورنہ وہ لوگ ایسا نہ کر سکتے"۔ کرنل فریدی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

" ہاں واقعی کرنل فریدی ! ـــــ بہرحال اس گروپ نے یقیناً کان سے لوگاسا نکالنے کے لئے باقاعدہ پلاننگ کی ہے اور اس پلاننگ کے تحت ہی یہ یہاں آئے ہیں ـــــ اور لازماً یہ پاکیشیا کے راستے بٹام پہنچے ہوں گے۔ ورنہ اگر یہ ساگالینڈ کے راستے وہاں جاتے تو تمہاری بلیک فورس انہیں چیک کر لیتی ـــــ اور پاکیشیا کے راستے وہاں پہنچنے کا مقصد یہی ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ لوگاسا لے کر واپس پاکیشیا کے راستے جانے کی بجائے ساگالینڈ کے راستے فرار ہوں گے" ـــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" کیوں ـــــ اس خیال کی وجہ" ـــــ ؟ کرنل فریدی نے پوچھا۔

" اگر ان کی یہ پلاننگ نہ ہوتی تو لازماً یہ اس طرح کھلے عام قتل و غارت نہ کرتے ـــــ ان کو معلوم ہے کہ اس قتل و غارت کے نتیجے میں پاکیشیا کے حکام چونک پڑیں گے اور اگر یہ واپس ہوئے تو پھر لازماً گرفتار ہو جائیں گے ـــــ اور انہیں یہ بھی اطلاع ہو گی کہ کان کھولنے کے لئے جو کیمپ لگایا گیا ہے وہ پاکیشیا کے علاقے

میں ہے اور پاکیشیا کے ماہرین اور عملے پر مشتمل ہے کیونکہ معاہدہ کے مطابق چونکہ پاکیشیا کے علاقے کی طرف سے ہی کان کھولی جانی تھی اس لئے پاکیشیا کے ماہرین ہی یہاں کام کریں گے اور جو زمرد دستیاب ہو گا اُسے پاکیشیا بین الاقوامی منڈی میں فروخت کرے گا۔ البتہ ساگالینڈ کے ماہرین اس کام میں امداد کریں گے اور جو رقم وصول ہو گی وہ نصف نصف ہو جائے گی ــــــ اس طرح کان کھولنے سے لے کر زمرد نکالنے اور فروخت کرنے تک سارا کام پاکیشیا نے ہی کرنا تھا۔ ساگالینڈ نے صرف اخراجات کا نصف ادا کرنا تھا اور بس ــــــ اس طرح ان کے خیال کے مطابق ساگالینڈ اس معاملے سے عملی طور پر علیحدہ ہو گا اور یہ آسانی سے کافرستان میں داخل ہو کر وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو جائیں گے" ــــــ عمران نے کہا۔

"اوہ ــــ واقعی تمہارا آئیڈیا درست ہے ــــــ بہرحال اب کیا پروگرام ہے ــــــ میں بلیک فورس سمیت وہاں پہنچ جاؤں" ــــ؟ کرنل فریدی نے تیز لہجے میں کہا

"نہیں ــــ ابھی پاکیشیا کے دست و بازو میں اتنا بل موجود ہے کہ وہ اپنے ماہرین کی ہلاکت کا انتقام اس گروپ سے لے سکے۔ البتہ اگر ان میں سے کوئی فرار بھی ہوا تو ساگالینڈ کی طرف سے ہی ہو گا اور ہو سکتا ہے ان کے پیچھے مجھے بھی آنا پڑے ــــــ ورنہ میری کوشش تو یہی ہو گی کہ ان کی لاشوں کا گوشت پاکیشیا کے گدھوں کے پیٹ میں ہی جائے" ــــــ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا

"لیکن عمران ! ــــ صرف ماہرین کے مار دینے سے تو کان سے

لوگا سا انہیں نہیں مل جاتے گا ــــــ اس کے لئے تو طویل وقت اور پیچیدہ مشینری چاہیئے ــــــ پھر انہوں نے اس طرح کی احمقانہ حرکت کیوں کی ہے ــــــ؟ کرنل فریدی نے بھی وہی سوال کر دیا جو بلیک زیرو نے کیا تھا۔

"آپ کی رپورٹ کے مطابق اس مشن کے پیچھے بلیک تھنڈر ہے ــــــ اور میں نے پہلے ہی آپ کو بتایا ہے کہ بلیک تھنڈر سائنسی لحاظ سے انتہائی ایڈوانس تنظیم ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے یہ لوگ ہمارے تصور سے بھی کہیں پہلے کسی خاص سائنسی ایجاد کے ذریعے لوگا سا حاصل کر لینے میں کامیاب ہو جائیں۔ اس لئے میں نے احتیاطاً وہاں کان کے گرد خصوصی مقناطیسی زون قائم کرا دیا تھا۔ لیکن ہو سکتا ہے ان کے پاس اس کا بھی کوئی توڑ موجود ہو ــــــ بہرحال میں اب وہاں جا رہا ہوں ۔ پھر جیسے حالات ہوں گے ، دیکھا جائے گا" ــــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"مجھے سپیشل ٹرانسمیٹر پر ساتھ ساتھ بتاتے رہنا" ــــــ کرنل فریدی نے کہا۔

"ٹھیک ہے ــــ اگر میں نے ضرورت محسوس کی تو ضرور کال کروں گا ــــ خدا حافظ" ــــــ عمران نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا اب اس کے چہرے پر شدید سنجیدگی طاری ہو چکی تھی ۔

"اب کیا پروگرام ہے آپ کا" ــــــ؟ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"تم صفدر ، کیپٹن شکیل ، تنویر اور جولیا کو کہہ دو کہ وہ ایک گھنٹے کے اندر سپیشل ملٹری ایئر پورٹ پہنچ جائیں ــــــ کوڈ ایکسٹو ہی ہو گا۔

انہیں بتا دینا کہ ٹام جانا ہے ——— ضروری سامان میں نے پہلے ہی ان تک پہنچا دیا تھا۔ اس لئے مزید تیاری کی انہیں ضرورت نہ پڑے گی میں وہیں ایئرپورٹ پر ہی ان سے ملوں گا" ——— عمران نے کرسی سے اُٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور پھر بغیر بلیک زیرو کا جواب سُنے تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اور بلیک زیرو اس کے چہرے پر اُبھر آنے والی کیفیت سے ہی سمجھ گیا تھا کہ اب اس مادام کائٹ گروپ کی ہڈیاں بھی سلامت نہ رہیں گی۔ اس نے ریسیور اٹھایا اور جولیا کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے تاکہ اُسے ہدایات دے سکے۔

ہر طرف ویران پہاڑی چٹانیں پھیلی ہوئی تھیں اور مادام کائٹ ایک چٹان کے پیچھے آنکھوں پر دُوربین لگائے دُور ایک اونچی پہاڑی کو دیکھ رہی تھی۔ اس کے ساتھ ہی کاربین موجود تھا اس کی آنکھوں پر بھی ایک طاقتور مگر جدید طرز کی دوربین موجود تھی۔ دوربین کے طاقتور عدسوں میں انہیں اس بڑی پہاڑی کے ایک چٹان پر ایک آدمی آگے بڑھتا نظر آ رہا تھا اس کی پشت پر سیاہ رنگ کا تھیلا بندھا ہوا تھا۔

"کاربین! ——— یہ اچھا ہوا کہ فوجی یہاں ٹھہرے نہیں۔ بلکہ صرف اپنے آدمیوں کی لاشیں لے کر واپس چلے گئے ——— ورنہ ہمارے لئے خاصی مشکل پیش آجاتی" ——— مادام کائٹ نے دُوربین سے پہاڑی کو دیکھتے ہوئے کاربین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام! ——— میں تو یہی سمجھا تھا کہ یہ لوگ یہاں ہر طرف پھیل کر ہمیں تلاش کریں گے۔ لیکن انہوں نے ہیلی کاپٹروں سے کچھ دیر جائزہ

لیا اور پھر واپس چلے گئے ——— بس کان کھلنے کی دیر ہے پھر لوگاسا حاصل کرنے میں زیادہ وقت نہ لگے گا اور ہم آسانی سے نکل جائیں گے“ ——— کاربین نے جواب دیتے ہوتے کہا۔

”مجھے اصل خطرہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرف سے ہے لیکن ظاہر ہے سیکرٹ سروس کو جب تک اطلاع ملے گی اور وہ لوگ پروگرام بنا کر یہاں تک آئیں گے، ہم اپنا کام مکمل کر کے جا بھی چکے ہوں گے ——— اور کافرستان والے چونکہ ہر چیز سے بے خبر ہوں گے اس لئے ہمارے راستے میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہوگی“ ——— مادام کاسٹ نے جواب دیتے ہوتے کہا۔

”کچھ کہا نہیں جا سکتا مادام ——— پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں ——— وہ اس قدر فعال تنظیم ہے کہ پاکیشیا میں کہیں پتہ بھی ہلے تو انہیں خبر ہو جاتی ہے اس لئے تو میں نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ اس کیمپ میں موجود افراد کو بیہوش کر دیا جائے، مارا نہ جائے تاکہ کسی کو علم ہی نہ ہو سکے اور ہم اپنا کام کر کے یہاں سے نکل جائیں“ ——— کاربین نے منہ بناتے ہوتے کہا۔

”اب تمہاری تجویز مجھے درست محسوس ہو رہی ہے ——— مجھے یہ خیال بھی نہ تھا کہ یہاں کہیں قریب ہی فوجیوں کا کوئی اڈا ہوگا اور فائرنگ کی آوازیں ان تک پہنچ جائیں گی ——— میرا تو خیال تھا کہ ان ویران پہاڑی علاقوں میں فائرنگ کی آوازیں کس نے سننی ہیں اور ان کا خاتمہ کر کے ہم مطمئن ہو جائیں گے ورنہ ان کے ہوش میں آنے کا دھڑکا ہر وقت لگا رہتا“ ——— مادام کاسٹ نے جواب دیتے ہوتے کہا اور کاربین نے اس بار کوئی جواب نہ دیا وہ خاموش ہوگیا۔

پہاڑی پر نظر آنے والا وہ آدمی جسے دوربین سے دیکھا جا رہا تھا اب

نظر نہ آ رہا تھا۔ وہ شاید کسی غار میں گھس گیا تھا۔

”یہ ڈاکٹر آرتھر کان کو شناخت تو کر ہی لے گا۔ کہیں اس سے غلطی نہ ہو جائے“ ——— کاربین نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا۔

”اس کی ساری عمر اسی کام میں گذری ہے اور پھر اس کان کا سائنسی سروے بھی اس نے خود کیا تھا اس لئے اس کے نہ پہچاننے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا“ ——— مادام کاسٹ نے کہا اور کاربین سر ہلا کر رہ گیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ ان دونوں کے درمیان مزید بات چیت ہوتی، مادام کی جیکٹ کی جیب سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں سنائی دینے لگیں اور مادام نے چونک کر جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا باکس باہر نکال لیا۔ آوازیں اسی میں سے آ رہی تھیں اس نے اس پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔

”ہیلو ہیلو ——— آرتھر کالنگ مادام۔ اوور“ ——— باکس میں سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”یس ——— مادام اٹنڈنگ یو آرتھر۔ اوور“ ——— مادام نے تیز لہجے میں کہا۔

”مادام! ——— یہاں کان کی صورت حال تبدیل ہو چکی ہے ——— کان کے پورے علاقے کے اردگرد مقناطیسی میدان قائم کر دیا گیا ہے۔ اس لئے اب اسے کھولنے کے لئے ڈائنامیٹ بم استعمال نہیں ہو سکتے۔ اوور“ ——— آرتھر کی آواز سنائی دی اور مادام اس کی بات سن کر بری طرح چونک پڑی۔

”کیا ——— کیا کہہ رہے ہو تم ——— میں سمجھی نہیں تمہارا مطلب۔ اوور“ ——— مادام نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”مادام! ——— ان لوگوں کو شاید پہلے سے خطرہ تھا کہ کان کو تباہ کیا جا سکتا ہے اس لئے انہوں نے یہاں خاص طور پر کان والے علاقے کے گرد ایسا

مقناطیسی زون قائم کر دیا ہے جس میں ہر قسم کا بم بے کار ہو جاتا ہے۔ اس مقناطیسی زون کا مرکز پہاڑی کی چوٹی پر ہو گا اور وہاں تک پہنچنا پہاڑی کی ساخت کے مطابق انتہائی مشکل ہے۔ سوائے ہیلی کاپٹر کے اوپر نہیں جایا جا سکتا۔ اوور" ---- آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ ---- ویری بیڈ ---- پھر کیا ہو گا۔ اوور" ---- مادام نے انتہائی مایوس سے لہجے میں کہا۔

" مادام! ---- پہلے ہمیں ہیلی کاپٹر حاصل کرنا ہو گا ---- یہ فوجی یہاں ہیلی کاپٹروں پر آتے ہیں اس لئے ان کا اڈا کہیں قریب ہی ہو گا۔ اگر ہم وہاں سے ہیلی کاپٹر اڑا لیں تو پھر اس مقناطیسی زون کو ختم بھی کیا جا سکتا ہے اور مشن کو آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ اوور" ---- آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ ---- یہ تو انتہائی مشکل کام ہے ---- فوجی اڈے کی حفاظت اور نگرانی تو پہاڑی کی چوٹیوں پر لگائے گئے آلات سے کی جا رہی ہو گی اس طرح تو ہم نظروں میں آ جائیں گے اور وہ ہمیں ایک لمحے میں بھون ڈالیں گے۔ اوور" ---- مادام نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

" پھر مادام ---- اب کیا ہو سکتا ہے ---- اگر مجھے معلوم ہوتا کہ یہاں ایسی حرکت کی جا سکتی ہے تو ہم اس کا توڑ بھی ساتھ لے آتے ---- لیکن اب انٹی میگنٹ کہاں سے لایا جائے۔ اوور" ---- آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" او کے ---- تم واپس آ جاؤ ---- اب اس بارے میں سوچنا پڑے گا ---- اوور اینڈ آل" ---- مادام نے کہا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔

دوربین اب اس کے گلے میں لٹک رہی تھی چہرے پر شدید پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

" اب بتاؤ کاربین! ---- یہ تو ہم بری طرح پھنس گئے" ---- مادام نے کاربین سے کہا جس کے چہرے پر بھی پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

" مادام! ---- اب اس کے سوا اور کوئی حل نہیں کہ کوئی ہیلی کاپٹر اغوا کیا جائے لیکن یہ فوجی اڈے والی تجویز غلط ہے البتہ ایک اور صورت ہو سکتی ہے۔ اگر قسمت ہماری مدد کرے" ---- کاربین نے سوچنے والے انداز میں کہا۔

" وہ کیا" ---- مادام نے چونک کر پوچھا۔

" مجھے یقین ہے کہ یہاں فائرنگ اور ان لوگوں کی ہلاکت کی خبر پاکیشیا سیکرٹ سروس تک پہنچ گئی ہو گی اور اس کے علاوہ ہماری یہاں آمد سے بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس بخوبی واقف تھی اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ ہم لوگوں نے کس طرح کام کرنا ہے لیکن شاید انہیں یہ علم نہ تھا کہ ہم اتنی جلدی یہاں پہنچ جائیں گے۔ ہو سکتا ہے ہمارے ناکام ہو جانے سے وہ یہی سمجھے ہوں کہ ہم جلدی یہاں نہ آئیں گے۔ اس لئے انہوں نے احتیاطاً اس کان کے گرد ایسا مقناطیسی زون قائم کر دیا کہ اس کو توڑا نہ جا سکے اور ہم بے بس ہو جائیں۔ انہیں چونکہ یہ بھی علم ہے کہ یہاں فوجی اڈا موجود ہے اس لئے ہم یہاں ہیلی کاپٹر پر نہیں آ سکتے اس لئے انہوں نے اس کا مرکز پہاڑی کی چوٹی پر قائم کر دیا ہے لیکن اب جبکہ انہیں اپنے آدمیوں کی ہلاکت کی خبر مل گئی ہو گی تو وہ انتہائی تیز رفتاری سے یہاں پہنچیں گے اور اس کے لئے لازماً انہوں نے ہیلی کاپٹر استعمال کرنے ہیں۔ اگر واقعی ایسا ہوتا ہے تو پھر یہ چانس ہو سکتا ہے کہ ہم انہیں اس طرح گھیر لیں کہ ان کا ہیلی کاپٹر اغوا کر کے ان پر پہلے فائرنگ کر کے ان کا خاتمہ کر دیں پھر اسی ہیلی کاپٹر سے میگنٹ زون ختم

کر کے اپنا مشن آگے بڑھائیں لیکن اس کے لئے ہمیں خصوصی پلاننگ کرنی ہو گی۔ کیونکہ وہ لوگ انتہائی تربیت یافتہ سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ پہلے کی طرح عام سے معدنیات کے ماہر نہیں ہیں کہ انہیں علم ہی نہ ہو سکا تھا اور ہم نے انہیں ہلاک کر دیا تھا" ——— کارمین نے کہا۔

"اوہ ——— ویری گڈ کارمین! ——— واقعی ان حالات میں تمہاری یہ تجویز انتہائی شاندار ہے۔ ہیلی کاپٹر کی مدد سے ہم انہیں ان پہاڑیوں پر آسانی سے گھیر کر مار بھی سکیں گے۔ ہمارے پاس ایسا اسلحہ وافر مقدار میں موجود ہے کہ وہ چٹانوں کی اوٹ اور غاروں کے اندر پناہ لیکر بھی نہ بچ سکیں گے۔ ادھر فوجی اڈے والے بھی سمجھیں گے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمارے خلاف کارروائی کر رہی ہے اس لئے وہ مداخلت بھی نہ کریں گے اور ہم آسانی سے اپنا مشن مکمل کر کے انہی ہیلی کاپٹروں کے ذریعے ہی کافرستان کی سرحد میں داخل ہو کر نکل جائیں گے" ——— مادام نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ بعد کی بات ہے مادام ——— پہلے مشن تو مکمل ہو۔ میرے ذہن میں اس کے لئے ایک خاص پلاننگ موجود ہے ——— آیئے گروپ کو اکٹھا کریں تاکہ میں اس پلاننگ کے تحت انہیں ہدایات دے سکوں" ——— کارمین نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے چلو ——— آرتھر بھی سیدھا وہیں آئے گا" ——— مادام نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں چٹان کی اوٹ سے نکل کر ایک طرف بڑھ گئے۔

بڑا لیکن تیز رفتار ہیلی کاپٹر اس پہاڑی علاقے کی طرف بڑھا جا رہا تھا جہاں ٹبام نامی پہاڑی تھی۔ پائلٹ سیٹ پر خود عمران تھا جبکہ اس کے ساتھ جولیا بیٹھی ہوئی تھی اور عقب میں صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر موجود تھے سب سے آخر میں چار بڑے بڑے بیگ رکھے ہوئے تھے جن میں مخصوص اسلحہ تھا۔ عمران نے ملٹری ایئرپورٹ سے پرواز کرتے ہی انہیں مختصر طور پر مشن کے بارے میں بریف کر دیا تھا اس لئے سب اس مشن کے بارے میں ہی سوچنے میں مصروف تھے۔

"عمران صاحب! ——— کیا ہم براہ راست ہیلی کاپٹر وہیں ٹبام پہاڑی کے قریب جا کر اتاریں گے" ——— ؟ صفدر نے اچانک عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں ——— وہ لوگ ہیلی کاپٹر دیکھتے ہی چوکنا ہو جائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ ان کے پاس ایسا اسلحہ ہو کہ وہ نیچے سے فائر کر کے اسے تباہ کر سکیں۔ اس لئے میری پلاننگ ہے کہ ہم ہیلی کاپٹر ٹبام پہاڑی کے عقبی طرف خاموشی سے

اتار دیں گے۔ اس کے لئے میں نے ایک خاص راستہ تلاش کیا ہے جہاں سے ہم نیچی پرواز کرتے ہوئے آگے بڑھے تو سامنے کے رُخ سے ہیلی کاپٹر انہیں نظر نہ آئے گا"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں بھی یہی سوچ رہا تھا عمران صاحب"۔۔۔۔ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو اب تم بھی سوچنے لگ گئے ہو۔۔۔ مبارک ہو"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر بے اختیار جھینپ سا گیا۔

"تم سے زیادہ اچھا سوچتا ہے صفدر"۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا وہ صفدر کی واقعی دل سے عزت کرتی تھی۔

"اسی لئے اس کا چہرہ گراموفون ریکارڈ بنتا جا رہا ہے۔۔۔ اور یہی سوچنے کا حال رہا تو بھاری سہرے میں بھی نہ چھپ سکیں گی جھریاں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس بار جولیا بھی کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"تم نے اپنا چہرہ دیکھا ہے کبھی۔۔۔ امچور کی طرح سوکھتا جا رہا ہے"۔۔۔ تنویر جو اب تک خاموش بیٹھا تھا یکلخت بول پڑا۔

"امچور تو زیادہ پسند ہوتا ہے لیڈیز کو۔۔۔ تربوز کی طرف تو نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتیں۔۔۔ کیوں جولیا"۔۔۔۔ عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور اس بار صفدر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ ساتھ جولیا بھی ہنس پڑی۔

"بس سوائے باتوں کے اور تمہیں آتا ہی کیا ہے"۔۔۔۔ تنویر نے خفیف ہوتے ہوئے کہا۔

"اگر کچھ آتا ہوتا تو میں سلیمان کی تنخواہ نہ بڑھا دیتا۔۔۔ کم از کم اس مونگ کی دال سے تو جان چھوٹ جاتی"۔۔۔۔ عمران نے آتا کے لفظ کو نئے معنی پہناتے

ہوئے کہا اور اس بار تنویر بھی نہ چاہنے کے باوجود ہنس دیا۔

"عمران! ۔۔۔ اس مادام کائٹ کو تم کیسے جانتے ہو"۔۔۔۔ اچانک جولیا نے پوچھ لیا اور پیچھے بیٹھے ہوئے صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیر گئی۔

"تمہارے چیف نے تعارف کرایا ہے۔ ویسے جتنی تعریفیں اس نے کی ہیں اس سے تو یہی لگتا ہے کہ مادام کائٹ لازماً کوئی پری ہو گی"۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"چیف اور کسی کی تعریف کرے۔۔۔ کیوں جھوٹ بول رہے ہو"۔۔۔۔ جولیا نے تنک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ تو تمہاری بھی تعریفیں کرتا رہتا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اچھا۔۔۔ چیف میری تعریف کرتا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ یہ سن کر ہی کھل اٹھا تھا کہ چیف اس کی تعریف کرتا رہتا ہے۔ ظاہر ہے جولیا کے لئے حسن کارکردگی کا یہ سب سے بڑا تمغہ تھا۔

"ہاں! ۔۔۔ کہتا ہے۔ دیکھو جولیا بوڑھی ہو کر بھی موٹی نہیں ہوئی"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو"۔۔۔۔ جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"کمال ہے۔۔۔ تم تعریف کو بکواس کہتی ہو۔ لوگ تو تعریف سننے کے لئے باقاعدہ رقم خرچ کرتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ لیکن پھر اس سے پہلے کہ بات مزید بڑھتی کہ ہیلی کاپٹر کا ٹرانسمیٹر کال دینے لگا۔ عمران نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔ ہیلی کاپٹر پائلٹ۔۔۔ شناخت کراؤ۔ اوور"۔۔۔ بولنے والے

کا لہجہ انتہائی کرخت تھا اور عمران سمجھ گیا کہ اُسے اس پہاڑی میں واقع فوجی اڈے سے کال کیا جا رہا ہے۔ گو یہ فوجی اڈا بٹام سے کافی دور واقع تھا کیونکہ بٹام پہاڑی تو بالکل ساگالینڈ کی سرحد کے اوپر ہی واقع تھی اسی لئے تو وہ دونوں ملکوں کی مشترکہ ملکیت قرار دی گئی تھی۔

"سپیشل فلائٹ۔ الیون زیرو الیون۔ اوور" ——— عمران نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"سپیشل کوڈ بتائیں۔ اوور" ——— اس بار دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ نرم تھا۔

"سپیشل کوڈ ——— پرنس آف ڈھمپ۔ اوور" ——— عمران نے کہا۔

"او کے ——— آپ کہاں لینڈ کریں گے۔ اوور" ——— دوسری طرف سے اس بار مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہم ٹاپی لائن پر پرواز کرتے ہوئے بٹام کے شمالی طرف اُتریں گے۔ اوور" عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— موسم بالکل صحیح ہے ——— اوور اینڈ آل" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے بھی ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

ہیلی کاپٹر اب پہاڑی علاقے میں داخل ہو چکا تھا۔ عمران نے اس کی بلندی کم کرنا شروع کر دی اور تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر پہاڑیوں کے اندر خا نیچی پرواز کر رہا تھا اور عمران بڑی مہارت سے ہیلی کاپٹر کو تنگ پہاڑی سلسلے کے اندر اڑاتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا کیونکہ اس حالت میں ہیلی کاپٹر اُڑانے کے لئے مکمل ذہنی ارتکاز کی ضرورت تھی اس لئے وہ سب خاموش بیٹھے ہوئے تھے

ہیلی کاپٹر خاصی تیز رفتاری سے چٹانوں کے درمیان سے انتہائی نیچی پرواز کرتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا۔ بعض جگہیں تو ایسی آ جاتی تھیں کہ ہیلی کاپٹر کے اوپر گھومتے ہوئے پنکھے کے پر دونوں طرف چٹانوں سے صرف چند انچوں کے فاصلے پر سے گذر جاتے تھے لیکن عمران انتہائی مہارت سے اُسے چٹانوں سے ٹکرائے بغیر اڑائے لئے جا رہا تھا۔ پھر ایک جگہ گھوم کر اس نے ہیلی کاپٹر کی رفتار آہستہ کی اور اُسے ایک بلند پہاڑی کے دامن میں ایک کھلی چٹان پر اتار دیا اور ان سب نے اطمینان کے طویل سانس لئے۔ کیونکہ پہاڑی چٹانوں میں اس قدر خطرناک پرواز کی وجہ سے وہ لاشعوری طور پر اپنے سانس روکے بیٹھے تھے۔

"اب یہاں سے ہمیں پیدل اور بکھر کر آگے بڑھنا ہوگا ——— وہ لوگ اس پہاڑی کی دوسری طرف اور سائیڈ کی سمت پر ہوں گے" ——— عمران نے کہا اور نیچے اُتر آیا۔ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں نے عقب میں پڑے ہوئے چاروں تھیلے بھی نیچے اتارے اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے تھیلوں کے ساتھ پڑی ہوئی مشین گنیں بھی اٹھالی تھیں۔ ایک ایک بیگ ان چاروں نے اپنی اپنی پُشت پر لاد لئے جب کہ جولیا نے صرف مشین گن لی تھی۔

"تنویر! ——— تم ذرا اوپر جا کر چیک کرو۔ ہو سکتا ہے ہیلی کاپٹر انہیں نظر آ گیا ہو اور وہ چھپے ہوئے ہوں" ——— عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور تیزی سے چٹانیں پھلانگتا ہوا اوپر چڑھنے لگا۔

"کیپٹن شکیل اور صفدر! ——— تم دونوں دائیں طرف سے آگے بڑھو گے جب کہ میں اور جولیا بائیں طرف سے جائیں گے" ——— عمران نے کہا اور

کیپٹن شکیل اور صفدر تیزی سے دائیں طرف کو بڑھ گئے جب کہ عمران جولیا سمیت بائیں طرف کو بڑھتا گیا۔

تقریباً دو گھنٹے کی مسلسل مشقت کے بعد وہ سب سامنے کے رُخ جا کر اکٹھے ہو گئے لیکن کہیں بھی کوئی آدمی یا اس کی جھلک انہیں نظر نہ آئی سب کے چہرے پسینے سے شرابور ہو رہے تھے اور ویران پہاڑیاں دُور دُور تک پھیلی ہوئی تھیں۔

"کیا مطلب — یہاں کوئی آدمی بھی نہیں ہے — وہ کہاں جا سکتے ہیں" — عمران نے حیرت بھرے لہجے میں اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ فائرنگ کے بعد وہ فرار ہو کر دُور کہیں چھُپ گئے ہوں کہ موقع ملنے پر پھر آگے آئیں" — جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ سب اپنے عقب سے آتی ہوئی ایک آواز سُن کر بُری طرح اچھل پڑے۔ یہ ہیلی کاپٹر کی مدھم سی آواز تھی۔

"اوہ! — یہ تو ہمارا ہیلی کاپٹر ہے" — عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"لیکن اسے کون چلا رہا ہے" — ؟ سب نے حیرت سے منہ کھولتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ — ہمیں باقاعدہ ٹریپ کیا گیا ہے — جلدی کرو اِدھر اُدھر بکھر کر چٹانوں کے پیچھے ہو جاؤ" — عمران نے یکلخت چیخ کر کہا اور پھر جولیا کا بازو پکڑے وہ تیزی سے ایک چٹان کی طرف دوڑ پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب اِدھر اُدھر بکھر کر مختلف چٹانوں کی اوٹ لے چکے تھے عمران کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے اور چہرے پر شدید ترین سنجیدگی تھی۔

اسی لمحے بام پہاڑی کی دوسری طرف سے خاصی بلندی پر ان کا ہیلی کاپٹر ہوا میں اڑتا ہوا نظر آنے لگا۔ وہ مسلسل اوپر بلندی کی طرف جا رہا تھا اور پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ پہاڑی کی چوٹی پر پہنچ گیا۔ ہیلی کاپٹر کی بلندی اور فاصلہ اتنا تھا کہ اُسے ہٹ بھی نہ کیا جا سکتا تھا۔

عمران کی تیز نظریں ہیلی کاپٹر پر جمی ہوئی تھیں۔ پہاڑی سے کچھ اوپر جا کر ہیلی کاپٹر معلق ہو گیا اور پھر اس میں سے سُرخ رنگ کے تین میزائل یکے بعد دیگرے چوٹی پر پھینکے گئے اور خوفناک دھماکوں سے پہاڑی کی چوٹی گونج اٹھی اور بڑی بڑی چٹانیں اور پتھر اوپر سے نیچے پہاڑی کے چاروں طرف بارش کی طرح برسنے لگے۔

"بھاگو — یہ چٹانیں اور پتھر ہمیں پیس کر رکھ دیں گے" — عمران نے چیخ کر کہا اور پھر وہ سب جو پہاڑی کے دامن میں ہی چٹانوں کی اوٹ میں چھپے ہوئے تھے پہاڑی خرگوشوں کی طرح اوپر سے گرتی ہوئی ان چٹانوں کی رینج سے دُور بھاگنے لگے اور پھر وہ علیحدہ علیحدہ غاروں میں گھُسے ہی تھے کہ یکلخت چٹانیں ہولناک گڑگڑاہٹ کے ساتھ ان غاروں کے سامنے سے گذر کر نیچے گریں۔ چھوٹے بڑے پتھر ابھی تک بارش کے قطروں کی طرح مسلسل گر رہے تھے۔ ہیلی کاپٹر ابھی تک چوٹی کے اوپر ہی معلق تھا۔ پھر وہ تیزی سے نیچے آنے لگا اور عمران جو غار کے دہانے پر بیٹھا ہوا تھا نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کا رُخ اس کی طرف کر لیا لیکن ہیلی کاپٹر ایک مخصوص بلندی پر آ کر رُک گیا اور دوسرے لمحے ایک سُرخ رنگ کا کیپسول فضا میں تیرتا ہوا ٹھیک اسی غار کے دہانے کی طرف آتا دکھائی دیا جس کے دہانے پر عمران اور اس کے پیچھے جولیا تھی۔ عمران بجلی کی سی تیزی

سے مڑا اور اس نے جولیا کو زور سے دھکا دے کر خود بھی غار کی اندر
طرف چھلانگ لگا دی۔ دوسرے لمحے غار کے دھانے پر ایک خوفناک دھ
ہوا اور کئی پتھر فرش پر پڑے عمران اور جولیا کی پشت سے ٹکرائے او
انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسموں پر گولیوں کی بارش ہو گئی ہ
اس کے ساتھ ہی مزید دھماکے بھی سنائی دیتے رہے۔ عمران تیزی سے
اٹھا اسے اپنی پشت پر خون نکلنے اور زخموں کا احساس ہوا لیکن یہ زخ
انتہائی چھوٹے تھے کیونکہ پتھروں کی ریت اس کے جسم سے ٹکرائی تھی۔ کو
بڑا زخم نہ آیا تھا۔ عمران ہونٹ بھینچے تیزی سے دوبارہ دہانے کی طرف
بڑھا۔ اس نے دیکھا کہ ہیلی کاپٹر اب مڑ کر واپس بٹام پہاڑی کے اوپر چ
کی طرف جا رہا تھا اور پھر عمران کے دیکھتے ہی دیکھتے ہیلی کاپٹر عقبی طر
اتر کر اس کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

یہ کیا ہو رہا ہے عمران ہمارے ساتھ"—— جولیا نے انتہائی پریش
سے لہجے میں کہا۔

"ہمیں انتہائی خوبصورتی سے ٹریپ کیا گیا ہے —— تم یہیں ٹھہ
میں ساتھیوں کا پتہ کرتا ہوں —— ہمیں اب فوری طور پر کوئی پلاننگ
کرنی ہو گی ورنہ اس طرح تو ہم مارے جائیں گے"—— عمران نے مڑ
پیچھے کھڑی جولیا سے کہا اور پھر مشین گن ہاتھ میں لئے وہ غار کے دہا
سے جو خوفناک بم لگنے سے کافی فراخ ہو چکا تھا، باہر کود گیا اس کے
ہی اس نے صفدر اور تنویر کو آوازیں دینا شروع کر دیں۔ تھوڑی د
صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں کی طرف سے جواب مل گیا اور وہ ا
پناہ گاہوں سے نکل کر باہر چٹانوں پر آ گئے۔ صفدر معمولی سا لنگڑا رہا

شاید اس کی ٹانگ پر چوٹ آئی تھی۔
" اکٹھے ہونے کی بجائے ایک ایک کر کے پھیل کر عقبی طرف چلو۔
خیال رکھنا یہ دوبارہ اچانک آ کر فائر کھول لیں گے —— یا ہو سکتا ہے کہ
ان کے کچھ ساتھی زمین پر بھی چھپے ہوئے ہوں"—— عمران نے چیخ
کر کہا اور اس کے ساتھی تیزی سے مڑے اور پھر چٹانوں کو پھلانگتے ہوئے
اس کی نظروں سے غائب ہو گئے۔
" آؤ جولیا"—— عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور جولیا بھی دہانے
سے باہر آ گئی۔ پھر وہ دونوں تیزی سے دوڑتے ادھر ادھر گرد کے علاقے
چیک کرتے، مختلف چٹانوں کی اوٹ لیتے دائیں طرف کو بڑھتے رہے
ین ہیلی کاپٹر پھر دوبارہ انہیں نظر نہ آیا تھا۔ اس کے باوجود وہ مسلسل
ڑتے اور خاصا لمبا چکر کاٹ کر بٹام پہاڑی کے عقبی طرف پہنچ گئے۔
ب انہیں دور سے ہیلی کاپٹر ایک چٹان پر کھڑا صاف دکھائی دے رہا تھا۔
" میرے خیال میں یہ لوگ ادھر ادھر چھپے ہوئے ہوں گے تاکہ ہم۔ جیسے ہی
لی کاپٹر کے قریب پہنچیں۔ یہ ہمیں بھون ڈالیں"—— ایک چٹان کی
ٹ میں رک کر ہانپتے ہوئے جولیا نے کہا۔
" تمہارا خیال درست ہے۔ لیکن جس انداز کی انہوں نے پلاننگ کی ہے
ں سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ ذہنی طور پر انتہائی تیز ہیں —— ہو سکتا
ے ان کا مقصد یہی ہو کہ ہم اس چکر میں ہیلی کاپٹر کے قریب نہ جائیں اور یہیں
ہپے ہوئے انہیں چیک کرتے رہیں اور یہ اس دوران کوئی خاص مشن مکمل
ریں —— ہمیں بہرحال محتاط رہنا ہو گا"—— عمران نے کہا اور غور سے
وں کا جائزہ لیتا رہا۔ کچھ دیر بعد اسے دور سے تنویر چٹانوں کی اوٹ لیتا ہوا

ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتا دکھائی دیا اور وہ اسے دیکھ کر چونک پڑا۔
"یہ تنویر لگ رہا ہے" —— اسی لمحے جولیا نے بھی اسے پہچانتے ہو
کہا اور عمران نے صرف اثبات میں سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا۔
تنویر انتہائی احتیاط بھرے انداز میں ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ک
صفدر اور کیپٹن شکیل سامنے نہ آئے تھے۔ اس سے عمران ان کی سکیم سمجھ
کہ وہ اسے کور دے رہے ہوں گے۔ ابھی تنویر ہیلی کاپٹر کے قریب نہ پہنچا
کہ پہاڑی کی اس طرف سے جدھر عمران اور اس کے ساتھیوں پر فائرنگ
گئی تھی ایک خوفناک دھماکہ سنائی دیا اور پھر خوفناک دھماکوں کا ایک طویل سل
سا چل پڑا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے ان دھماکوں سے پوری پہاڑی کو ہی ا
جانا مقصود ہو۔
"یہ کیا ہو رہا ہے" —— جولیا نے دھماکے کی آواز سنتے ہی بری ط
چونکتے ہوئے کہا۔
"میرا خیال درست نکلا —— یہ لوگ واقعی انتہائی شاطر ثابت ہو رہے
آؤ" —— عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور پھر چٹان کی اوٹ
نکل کر انتہائی تیز رفتاری سے ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑنے لگا۔ ادھر تنویر ہ
ہیلی کاپٹر تک پہنچ گیا تھا اور ابھی تک اس پر فائرنگ بھی نہ کی گئی تھی۔
عمران اور جولیا کو اس طرح دوڑ کر ہیلی کاپٹر کی طرف آتے دیکھ کر چٹانو
اوٹ میں چھپے ہوئے کیپٹن شکیل اور صفدر بھی سامنے آگئے تھے اور
دیر بعد وہ سب ہیلی کاپٹر کے قریب پہنچ گئے۔ ہیلی کاپٹر خالی کھڑا ہوا تھ
"یہ دھماکے کیسے ہو رہے ہیں عمران صاحب! —— اور یہ لوگ ہی
کو کیوں خالی چھوڑ [illegible]" —— صفدر نے حیرت بھرے لہجے

"خوبصورت پلاننگ کی ہے انہوں نے —— پہلے انہوں نے ہم پر
از کیا اور پھر ہیلی کاپٹر یہاں اتار دیا۔ ظاہر ہے ہم نے ان کے پیچھے یہاں
تھا۔ یہ اس دوران ہم سے چھپ کر دوسری طرف پہنچ گئے —— میں نے
ان کو زبردستی کھولنے سے بچانے کے لئے اس کے گرد مقناطیسی زون قائم
رادیا تھا جس کا مرکز پہاڑی کی چوٹی پر رکھا گیا تھا تاکہ سوائے ہیلی کاپٹر کے
وئی اوپر پہنچ نہ سکے —— انہوں نے ہمارا ہیلی کاپٹر لیا اور چوٹی پر بم مار کر
یہ مرکز ختم کر دیا —— اب ہم ادھر آئے ہیں تو یہ ڈائنامنٹ بموں سے
ان کھول رہے ہیں —— اور سب سے آخری بات یہ کہ ہم جیسے ہی
اس ہیلی کاپٹر میں سوار ہوں گے، یہ ریموٹ کنٹرول بم کی مدد سے ہیلی کاپٹر کو
اڑا دیں گے۔ اس طرح ان کی پلاننگ کامیاب اور ہم اپنی حماقتوں سمیت
ختم" —— عمران نے اس طرح مسکراتے ہوئے کہا جیسے یہ پلاننگ
مخالفوں کی بجائے اس کی اپنی ہو۔
"تم تو ایسے بات کر رہے ہو جیسے یہ پلاننگ تمہاری فیور میں ہو" ——
تنویر سے نہ رہا جا سکا تو اس نے بات کر ہی دی۔
"بڑے عرصے بعد اچھی پلاننگ کرنے والا کوئی آدمی ٹکرایا ہے تنویر ——
ہر حال اب اس ہیلی کاپٹر کو پوری طرح چیک کرنا پڑے گا" —— عمران نے
کہا اور اپنی پشت پر لدے ہوئے بیگ کو اس نے اتار کر نیچے رکھا اور پھر
اسے کھول کر اس کے اندر ایک خفیہ خانے سے اس نے انتہائی جدید ترین
ساخت کا ایک گائیگر نکالا اور اسے صفدر کی طرف بڑھا دیا۔
"اسے چیک کرو صفدر —— اندر سے بھی اور باہر سے بھی —— خاص طور
پر نیچے سے" —— عمران نے کہا اور صفدر گائیگر لے کر ہیلی کاپٹر کی طرف

بڑھ گیا۔

دھماکے اب بند ہو گئے تھے۔ صرف ان کی بازگشت پہاڑیوں میں گونجتی سنائی دے رہی تھی۔

"یہ کان کھول بھی لیں ——— تب بھی یہ لوگاسا کیسے نکال سکیں گے" ——— جولیا نے پوچھا۔

"کان کھل جائے تو سب کچھ سمجھ میں آنے لگتا ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا نہ چاہنے کے باوجود بھی مسکرا دی کیونکہ عمران نے کان کھلنے کو محاورے کی طرف لے جا کر بات کر دی تھی۔

"ویسے عمران صاحب! ——— مس جولیا کی بات قابل غور ہے ——— کان سے کوئی بھی پتھر نکالنا خاصا پیچیدہ سائنسی مسئلہ ہے ——— ان جواہرات کی تو پتھروں کے اندر رگیں چلتی ہیں جنہیں بڑے ماہرانہ انداز اور انتہائی پیچیدہ مشینری سے ہی کھود کر باہر نکالا جاتا ہے" ——— اس بار کیپٹن شکیل نے بات کرتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس قدر شاطرانہ ذہن رکھنے والے افراد نے اس کا بھی کوئی نہ کوئی حل سوچ رکھا ہوگا ——— لوگاسا نکال بھی لیں تب بھی یہ اسے یہاں سے نکال کر لے جانے پر تو مجبور ہوں گے اور یہی مسئلہ ان کے لئے سب سے مشکل ہوگا" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اسی لمحے صفدر ہیلی کاپٹر کی طرف سے واپس آگیا۔

"عمران صاحب! ——— حیرت انگیز رزلٹ ہے۔ پورا ہیلی کاپٹر صاف ہے۔ گائیگر کہیں بولا تک نہیں۔ حالانکہ میں نے اس کے پائیدانوں سے لے کر اس کے اوپر پنکھے تک سب جگہیں اچھی طرح چیک کر لی ہیں" ———

صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان لوگوں نے واقعی مجھے بھی حیران کر دیا ہے ——— اس کا مطلب ہے کہ یہ ذہنی طور پر خاصے ایڈوانس واقع ہوتے ہیں ——— آؤ پھر" ——— عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور ہیلی کاپٹر کی طرف مڑ گیا۔ ہیلی کاپٹر میں بیٹھنے کے بعد اس نے صفدر سے گائیگر لے کر سیٹوں اور حتیٰ کہ مشینری تک کو بھی چیک کیا لیکن واقعی کہیں بھی گائیگر نے ٹون نہ دی تھی اب تو عمران کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ بہرحال اس نے ہیلی کاپٹر سٹارٹ کیا اور دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر فضا میں اٹھتا چلا گیا۔ عمران اسے پہاڑی کی چوٹی کی طرف لے جا رہا تھا تاکہ انتہائی بلندی پر پہنچ کر وہ ان لوگوں کے سامنے آتے ورنہ وہ اسے کسی میزائل سے بھی نیچے سے ہٹ کر سکتے تھے۔ عمران کا ذہن مسلسل سوچنے میں مصروف تھا کہ آخر انہوں نے ہیلی کاپٹر کو اس طرح درست حالت میں کیوں چھوڑ دیا ہے۔

کاربین اور مادام کاٹ دونوں ٹام پہاڑی سے کافی فاصلے پر ایک وسیع و عریض غار کے دہانے کے درمیان اطمینان سے بیٹھے ہوئے تھے ان دونوں کی آنکھوں سے دوبینیں فٹ تھیں اور ان کی نظریں ٹام پہاڑی سے نیچے گرنے والی بڑی بڑی چٹانوں پر جمی ہوئی تھیں۔ دھماکوں کی بازگشت سے پورا علاقہ گونج رہا تھا۔

"کاربین! ——— تمہاری یہ پلاننگ کم از کم میری سمجھ میں تو نہیں آئی کہ تم نے ہیلی کاپٹر اس طرح صحیح حالت میں ان لوگوں کے حوالے کر دیا ہے" ——— مادام کاٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مادام ——— آپ عمران کو نہیں جانتیں۔ وہ انتہائی شاطرانہ ذہانت کا مالک ہے ——— اگر آپ کے کہنے کے مطابق ——— میں ہیلی کاپٹر میں کوئی بم نصب کر دیتا تاکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو فضا میں ہیلی کاپٹر سمیت تباہ کیا جا سکے ——— تو یہ منصوبہ یقیناً ناکام ہو جاتا کیونکہ عمران بغیر اچھی طرح چیکنگ

کئے کبھی بھی ہیلی کاپٹر میں داخل نہ ہوتا ——— اور دوسری بات یہ بھی ہے کہ ہمیں لوگا سا نکال کر لے جانے کے لئے ہیلی کاپٹر کی ضرورت پڑتی ہے اگر ہیلی کاپٹر تباہ ہو جاتا تو لوگا سا یہاں سے نکال کر لے جانے میں خاصی مشکل پیش آتی۔ اس لئے میں نے پلاننگ ہی ایسی کی ہے کہ ہیلی کاپٹر بھی ہمیں صحیح اور درست حالت میں مل جائے اور یہ لوگ بھی ختم ہو جائیں" ——— کاربین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ کیا مطلب! ——— یہ کیسے ممکن ہے" ——— مادام کاٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ابھی آپ کے سامنے اس کا عملی مظاہرہ ہو جائے گا ——— ہیلی کاپٹر کو سامنے تو آ لے دیں" ——— کاربین نے مسکراتے ہوئے کہا اور مادام کاٹ خاموش ہو گئی۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ہی چونک پڑے کیونکہ اب انہیں ہیلی کاپٹر ٹام پہاڑی کی چوٹی پر منڈلاتا ہوا نظر آ رہا تھا۔

"ہیلی کاپٹر نظر آ رہا ہے" ——— مادام نے کہا۔

"یس مادام" ——— کاربین نے کہا اور پھر خاموش ہو گیا۔ اس کی نظریں ہیلی کاپٹر پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد اس نے اپنے ساتھ رکھے ہوئے چھوٹے سے باکس کو اٹھایا اور اس پر لگے ہوئے ایک بٹن کو دبا کر اسے منہ کے قریب لے آیا۔

"ہیلو ——— کاربین کالنگ۔ اوور" ——— کاربین نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ ہارب اٹنڈنگ۔ اوور" ——— باکس سے ایک آواز سنائی دی۔

" جب تک ہیلی کاپٹر نیچے نہ اُتر آئے ــــ تم میں سے کسی نے معمولی سی حرکت بھی نہیں کرنی۔ اوور" ــــ کاربین نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس باس۔ اوور" ــــ بارفے نے جواب دیتے ہوئے کہا اور کاربین نے اوور اینڈ آل کہہ کر باکس کا بٹن آف کیا اور پھر اُسے واپس زمین پر رکھ دیا۔

ہیلی کاپٹر اب کافی بلندی پر فضا میں چکرا رہا تھا۔

" یہ لوگ کہیں واپس نہ چلے جائیں" ــــ مادام نے کہا۔

" اگر چلے گئے تب بھی اچھا ہے ــــ اور نہ گئے تب بھی اچھا ہے ــــ پہلی صورت میں ہم اطمینان سے مشن مکمل کر لیں گے اور دوسری صورت میں ان کا خاتمہ ہو جائے گا اور تب بھی مشن مکمل ہو جائے گا" ــــ کاربین نے جواب دیا۔

" لیکن ان کا ایئر بیس قریب ہے۔ یہ وہاں سے دوسرے فوجی ہیلی کاپٹر بھی طلب کر سکتے ہیں" ــــ مادام نے چونک کر ایسے کہا جیسے یہ خیال اس کے ذہن میں اچانک آیا ہو۔

" مجھے معلوم ہے مادام ــــ اسی لئے میں نے ہیلی کاپٹر کا ٹرانسمیٹر ہی بیکار کر دیا تھا اور فوجی ایئر بیس پر مخصوص ساخت کے ٹرانسمیٹر ہوتے ہیں جو عام ٹرانسمیٹروں سے لنک نہیں ہو سکتے ــــ اس لئے اگر ان کے پاس کوئی ٹرانسمیٹر ہوا تو وہ ویسے ہی بیکار ہوگا" ــــ کاربین نے جواب دیا اور مادام کاٹ نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

ہیلی کاپٹر تقریباً بیس پچیس منٹ تک فضا میں چکراتا رہا۔ پہاڑی سے گرنے والی چٹانیں اور پتھر بھی اب مزید گرنا بند ہو چکے تھے اس لئے سوائے ہیلی کاپٹر کی آواز کے اور کسی قسم کی کوئی آواز پیدا نہ ہو رہی تھی اور پھر اچانک

ہیلی کاپٹر نیچے آنے لگا اور کاربین کے لبوں پر زہریلی مسکراہٹ رینگ گئی۔ اس نے جلدی سے جیب سے ایک ریموٹ کنٹرول جیسا آلہ نکال لیا اس آلے پر تین بٹن لگے ہوئے تھے۔ مادام کاٹ ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھی اُسے یہ سب کچھ کرتے دیکھ رہی تھی۔

ہیلی کاپٹر کافی نیچے آکر معلق ہو گیا۔ کچھ دیر تک اس طرح معلق رہنے کے بعد وہ تیزی سے گھوما اور پھر دوبارہ پہاڑی کی طرف بڑھنے لگا پھر وہ اس جگہ جا کر جہاں سے چٹانیں اور پتھر گرے تھے معلق ہو گیا اور پھر آہستہ آہستہ وہ ایک سطح چٹان پر جا کر ٹک گیا۔ اسی لمحے کاربین نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے آلے کا ایک بٹن دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی آلے کے اوپر لگا ہوا ایک بلب جل اٹھا۔ چند لمحے جلنے کے بعد وہ بلب بجھ گیا تو کاربین نے دوسرا بٹن دبا دیا اور بلب ایک تیز جھماکے سے جل کر بجھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی کاربین کے حلق سے ایک قہقہہ سا نکلا۔

" ہونہہ ــــ آخر کار فتح بلیک تھنڈر کی ہوئی" ــــ کاربین نے ایک جھٹکے سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" بلیک تھنڈر ــــ کیا مطلب" ــــ مادام کاٹ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ بھی ساتھ ہی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

" اوہ ــــ میں اس آلے کی بات کر رہا تھا" ــــ کاربین نے ایسے لہجے میں کہا جیسے ــــ مادام کاٹ کی موجودگی کا خیال پہلے اس کے ذہن سے نکل گیا ہو۔

" اوہ ــــ تو اس آلے کا نام بلیک تھنڈر ہے ــــ عجیب سا نام ہے لیکن ہوا کیا ہے ــــ تم تو ہر آنے والے لمحے میں پہلے سے زیادہ پُراسرار ہوتے

جارہے ہو" ـــــ مادام کائٹ نے کہا۔

"مادام ! ـــــ عمران اور اس کے ساتھی ہیلی کاپٹر کے اندر بیہوش پڑے ہوں گے اور اب انہیں ہوش میری مرضی کے بغیر کسی طرح آ ہی نہیں سکتا۔ اس طرح ہیلی کاپٹر بھی بچ گیا اور یہ لوگ بھی اکٹھے قابو میں آ گئے ـــــ ورنہ یہ پہاڑیوں میں بکھرے ہوئے تھے اس لئے ان کا علیحدہ علیحدہ خاتمہ نہ صرف مشکل ہو جاتا بلکہ اس میں کافی وقت بھی لگ جاتا ـــــ اب ہم آسانی سے اوپر جا سکتے ہیں اور لوگاسا حاصل کر کے یہاں سے اسی ہیلی کاپٹر کے ذریعے نکل سکتے ہیں ـــــ اب ہمیں کافرستان کی طرف جانے کی بھی ضرورت نہیں رہی" ـــــ کاربین نے غار سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہیلی کاپٹر تو چیک ہو جائے گا" ـــــ مادام کائٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اُسے کسی بات کی سمجھ ہی نہ آ رہی ہو۔

"مادام ! ـــ میں چاہتا تو عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ بھی کر سکتا تھا۔ لیکن میں نے انہیں جان بوجھ کر زندہ رکھا ہے ـــــ عمران اور اس کے چار ساتھیوں کے میک اپ اور لباس میں ہم آسانی سے اس ہیلی کاپٹر کے ذریعے پاکیشیا کے کسی بھی آباد حصے میں اُتر سکتے ہیں اور پھر وہاں سے لوگاسا کو تسمانیہ کے سفارت خانے تک پہنچانا اور خود بھی نکل جانا مشکل کام نہ ہو گا ـــــ ان کا خاتمہ وہاں بھی ہو سکتا ہے لیکن راستے میں یہ ہمارے کام آ سکتے ہیں اس لئے ان کی زندگی کی مجھے ضرورت تھی" ـــــ کاربین نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے باکس کا بٹن دبایا۔

"ہیلو ـ کاربین کالنگ ـ اوور" ـــــ کاربین نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس ـ باروے اٹنڈنگ باس ـ اوور" ـــــ باروے کی آواز سنائی دی۔

"سب کو لے کر باہر آجاؤ تاکہ ہم اپنا کام آگے بڑھا سکیں ـــــ اب خطرہ ٹل چکا ہے ـــــ اوور اینڈ آل" ـــــ کاربین نے کہا اور بٹن آف کر کے باکس کو جیب میں ڈال لیا۔ ریموٹ کنٹرول آلہ وہ پہلے ہی جیب میں ڈال چکا تھا۔

تھوڑی دیر بعد دُور سے آٹھ افراد پہاڑی چٹانوں پر چلتے ہوئے ان کی طرف آنے لگے۔ ان سب کی کمروں پر تھیلے لدے ہوئے تھے۔

"اب آپ ڈاکٹر آرتھر کی مدد سے کان کے اندر گیس فائر کرا کر آسانی سے لوگاسا اکٹھا کر سکتی ہیں" ـــــ کاربین نے مادام کائٹ سے مخاطب ہو کر کہا اور مادام نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ سب ان کے پاس پہنچ گئے۔

"ڈاکٹر آرتھر ـــ کان کھل چکی ہے اور مخالف بیہوش ہو چکے ہیں ـــ اب تم اپنی کارروائی شروع کرو" ـــــ مادام کائٹ نے ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام" ـــ اس آدمی نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور تیزی سے پہاڑی کی طرف بڑھنے لگا۔

"ڈاکٹر آرتھر ـــ یہ آدمی تمہاری مدد کے لئے حاضر ہیں ـــ اب تم نے انہیں حکم کرنا ہے" ـــ کاربین نے ڈاکٹر آرتھر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ نہیں ـــ یہ گیس بڑی زہریلی ہے اور اس کے اثرات دو گھنٹے تک رہتے ہیں اس لئے دو گھنٹے تک تو کان کے قریب نہیں رہا جا سکتا۔ اور انہی دو گھنٹوں کے اندر ہی کان کے اندر موجود لوگاسا باہر آجائے گا" ـــــ

ڈاکٹر آرتھر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! — پھر تو ہیلی کاپٹر میں بیہوش پڑے ہوتے عمران اور اس کے ساتھی بھی ہلاک ہو جائیں گے" — کاربین نے چونک کر کہا اور پھر وہ اپنے ایک ساتھی سے مخاطب ہوا۔

"ہاروے! — تم ڈاکٹر آرتھر کے ساتھ جاؤ اور جب ڈاکٹر آرتھر گیس فائر کریں تم واپسی میں انہیں بھی ساتھ بٹھا کر ہیلی کاپٹر کو وہاں سے نیچے اتار آنا — لیکن ہیلی کاپٹر میں جو لوگ پڑے ہوں انہیں بھی ساتھ ہی لانا ہے" — کاربین نے کہا۔

"یس باس" — ٹھوس جسم کے مالک ہاروے نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس سپیشل گیس ماسک ہے۔ یہ گیس اس قدر زود اثر ہے کہ فائر ہونے کے بعد اس نے ایک سیکنڈ کی بھی مہلت نہیں دینی۔ اس لئے ہاروے پہلے یہ ہیلی کاپٹر لے کر واپس آجائے پھر میں گیس فائر کرونگا" — ڈاکٹر آرتھر نے کہا۔

"اوکے — ٹھیک ہے۔ جاؤ ہاروے" — کاربین نے کہا اور ہاروے اور ڈاکٹر آرتھر دونوں ٹام پہاڑی کی طرف چل پڑے۔ مادام کائٹ اور کاربین باقی ساتھیوں کے ساتھ وہیں کھڑے انہیں جاتے دیکھتے رہے۔

تقریباً ایک گھنٹے تک مسلسل پہاڑی پر چڑھنے کے بعد وہ دونوں کان تک پہنچ گئے تھے۔ کیونکہ مادام کائٹ اور کاربین نے ہاروے کو ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتے ہوتے دیکھا تھا جب کہ ڈاکٹر آرتھر وہیں رک گیا تھا۔ البتہ اس نے پشت پر لدا ہوا تھیلا اتار کر نیچے رکھ لیا تھا۔ کاربین اور مادام کائٹ دوربین

کی مدد سے ان کی ساری حرکات دیکھ رہے تھے۔ ہاروے اب ہیلی کاپٹر میں سوار ہو چکا تھا لیکن ہیلی کاپٹر کا پنکھا اسی طرح ساکت تھا۔

"یہ کیا کر رہا ہے اندر" — کاربین نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"پنکھا حرکت میں آگیا ہے" — مادام کائٹ نے اچانک مسرت بھرے لہجے میں کہا اور کاربین نے سر ہلا دیا۔

چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور پھر تیزی سے اس طرف کو آنے لگا جدھر یہ سب کھڑے تھے جبکہ ہیلی کاپٹر کے فضا میں بلند ہوتے ہی خاموش کھڑا ڈاکٹر آرتھر حرکت میں آگیا تھا لیکن وہ تھیلا اٹھاتے ایک چٹان کے پیچھے جا کر ان کی نظروں سے غائب ہو چکا تھا اس لئے اب وہ دونوں ہیلی کاپٹر کو ہی دیکھ رہے تھے۔ ہیلی کاپٹر ان سے تھوڑے فاصلے پر پہنچ کر زمین پر اتر آیا اور پھر ہاروے اچھل کر نیچے اترا اور کاربین کی طرف آگیا۔

ہاروے — ہیلی کاپٹر میں بیہوش پڑے ہوتے افراد کو اٹھا کر بڑی غار میں ڈال دو — ڈاکٹر آرتھر بخیریت آجائے، پھر ان کا کچھ کرتے ہیں" — کاربین نے دوربین آنکھوں سے ہٹا کر ہاروے سے کہا اور ہاروے نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ سب ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گئے جب کہ کاربین دوبارہ دوربین آنکھوں سے لگا کر پہاڑی کی طرف متوجہ ہو گیا۔

چند لمحوں بعد انہوں نے ڈاکٹر آرتھر کو ایک پہاڑی چٹان سے نکل کر نیچے اترتے دیکھا۔ اس کے چہرے پر گیس ماسک چڑھا ہوا تھا۔ وہ چٹانیں پھلانگتا ہوا تیزی سے نیچے آرہا تھا۔ کافی نیچے آکر اس نے گیس ماسک ہٹایا اور اسے ہاتھ میں لئے وہ دوڑتا ہوا مادام کائٹ اور کاربین کی طرف آنے لگا

اس کے چہرے پر کامیابی اور مسرت کے آثار نمایاں تھے۔

"کام صحیح ہو گیا ڈاکٹر آرتھر" ——— مادام کائٹ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس مادام ——— اب دو گھنٹے بعد ہم سب جا کر اطمینان سے کان میں موجود تمام لوگا سا نکال لیں گے" ——— ڈاکٹر آرتھر نے کہا اور مادام کا چہرہ بھی کھل اٹھا۔

"آخر کار ہمارا مشن کامیاب ہو ہی گیا" ——— مادام کائٹ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی اس لوگا سا کو نکال کر لے جانے کا کام باقی رہتا ہے مادام ——— اور اسی لئے میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں سے ہیلی کاپٹر درست حالت میں حاصل کرنے اور انہیں اکٹھا کر کے بجائے مارنے کے بیہوش کرنے کا پیچیدہ پلان بنایا تھا" ——— کاربین نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں کاربین! ——— یہ تم نے انہیں بیہوش کیسے کیا۔ جبکہ بقول تمہارے انہوں نے ہیلی کاپٹر کو چیک بھی کیا ہو گا" ——— مادام کائٹ نے چونک کر کہا۔

"مادام! ——— یہ جس قدر مرضی آتے چیک کر لیتے، لیکن یہ اس آلے کو نہ سمجھ سکتے۔ میں نے اس کا اپریٹس ہیلی کاپٹر کے پٹرول ٹینک کے اندر ڈال دیا تھا۔ اب ظاہر ہے یہ پٹرول ٹینک خالی کر کے اسے باہر تو نہ نکال سکتے تھے اپریٹس کے اندر بند مخصوص گیس پٹرول کے ساتھ ہی مشینری میں آئی اور پھر وہاں سے ایئر والے مخصوص خانے سے نکل کر ہیلی کاپٹر کے اندر پھیل گئی اس طرح یہ بیہوش ہو گئے اور اس گیس کے پٹرول سے مل جانے

سے اس پر کوئی اثر نہیں ہو سکتا تھا" ——— کاربین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کمال ہے ——— یہ کیسی گیس ہے ——— اور پھر تو ہیلی کاپٹر چلتے ہی یہ دوبارہ بھی نکلی ہو گی اور ہارڈے پر بھی اثر انداز ہو سکتی تھی" ——— مادام کائٹ نے کہا۔

"جی نہیں مادام ——— یہ ایک ہی بار ساری باہر آجاتی ہے" ——— کاربین نے کہا اور مادام کائٹ نے سر ہلا دیا۔

"لیکن اب تم انہیں ہوش میں لے آؤ گے یا ———؟ مادام کائٹ نے کہا۔

"ابھی نہیں ——— جب لوگا سا نکال کر ہیلی کاپٹر میں منتقل ہو جائے گا۔ اس کے بعد فیصلہ کروں گا کہ کیا ہونا چاہیے اور کیا نہیں" ——— کاربین نے کہا۔

"ویسے تمہاری عجیب و غریب صلاحیتیں اور ذہانت پہلی بار میرے سامنے آئی ہیں۔ حالانکہ گروپ چیف میں ہوں لیکن اس مشن میں مجھے ایسے محسوس ہوتا ہے جیسے گروپ چیف میری بجائے تم ہو" ——— مادام کائٹ نے کہا اور کاربین مسکرا دیا۔

"مادام ——— میں تو آپ کا خادم ہوں ——— میری کامیابی تو دراصل آپ کی کامیابی ہے" ——— کاربین نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور مادام کائٹ کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ شاید اب تک وہ ذہنی طور پر یہی سمجھ رہی تھی کہ کاربین اس پر حاوی ہو چکا ہے لیکن کاربین کے مؤدبانہ لہجے اور اس کے الفاظ نے اسے ذہنی تسکین پہنچائی تھی۔ اسی طرح باتیں کرتے ہوئے

انہیں دو گھنٹے گذر گئے تو ڈاکٹر آرتھر نے جو مسلسل اپنی گھڑی دیکھ رہا تھا مادام کاٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مادام ـــ اب گیس کا اثر بھی ختم ہو چکا ہے اور لوگا سا بھی ظاہر ہو گیا ہو گا۔ اس لئے اب ہمیں اسے نکالنے کا کام شروع کر دینا چاہیئے" ـــ ڈاکٹر آرتھر نے کہا۔

"کتنی دیر لگ جائے گی ڈاکٹر آرتھر ـــ اس کام میں" ـــ کاربین نے چونک کر پوچھا۔

"میرا اندازہ ہے کہ چار پانچ گھنٹے تو لگ ہی جائیں گے۔ یہ بھی اگر کافی مقدار میں لوگا سا موجود ہوا تو ـــ ورنہ تو ہم پہلے بھی فارغ ہو سکتے ہیں" ـــ ڈاکٹر آرتھر نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہم شام سے پہلے فارغ ہو جائیں گے" ـــ کاربین نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"کیوں ـــ شام کو کیا ہونا ہے" ـــ ؟ مادام نے چونک کر پوچھا۔

"مادام ! ـــ ہم نے ہیلی کاپٹر پر واپس جانا ہے اور ان پہاڑیوں پر نیچی پرواز ناممکن ہو جائے گی جبکہ زیادہ بلندی پر جانے سے راڈار والے چیکنگ کر سکتے ہیں ـــ نیچی پرواز سے ہم چیکنگ سے بچ کر نکل جانے میں کامیاب ہو جائیں گے" ـــ کاربین نے کہا اور مادام نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کہیں اس دوران یہ عمران اور اس کے ساتھی نہ ہوش میں آ جائیں" ـــ مادام کاٹ نے اچانک ایک خیال کے آتے ہی چونک کر پوچھا۔

"نہیں مادام ـــ عام حالات میں اس گیس سے بیہوش ہونے والے

بیس گھنٹوں سے پہلے ہوش میں نہیں آ سکتے" ـــ کاربین نے کہا۔

"لیکن تم تو کہہ رہے تھے کہ تم انہیں ہوش میں لاؤ گے ـــ تو کیا اس کے لئے ہمیں چوبیس گھنٹے انتظار کرنا پڑے گا" ـــ مادام کاٹ نے کہا۔

"میرے پاس اس کے انٹی انجکشن بھی موجود ہیں۔ ان کی مدد سے ہم جس وقت چاہیں انہیں ہوش میں لا سکتے ہیں" ـــ کاربین نے جواب دیا۔

"پھر تو یہاں ان کی نگرانی کی بھی ضرورت نہیں ہے" ـــ مادام کاٹ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ ! ـــ اس کی ضرورت نہیں ہے مادام ـــ کان میں جتنے زیادہ آدمی ہوں گے اتنا ہی کام جلدی ختم ہوگا۔ اس لئے ہم سب جائیں گے" ـــ کاربین نے کہا اور مادام نے سر ہلاتے ہوئے سب کو ہیلی کاپٹر میں سوار ہونے کے لئے کہا۔ کیونکہ ہیلی کاپٹر کے ذریعے وہ جلدی چوٹی تک پہنچ سکتے تھے۔

"آپ نے اس بار مکمل مشن عمران کے حوالے کر دیا ہے حالانکہ اس زمرد کی کان میں آدھے کے ہم مالک ہیں ___ اگر وہ ناکام رہا تو ساگالینڈ کو کس قدر نقصان پہنچے گا" ___ کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"زمرد کو کیا نقصان پہنچے گا ___ زیادہ سے زیادہ لوگاسا یا ساگا ہی نکال کر لے جائیں گے۔ اس کا ہم نے کیا کرنا ہے" ___ کرنل فریدی نے ہاتھ میں موجود اخبار ایک طرف رکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں! ___ آپ نے بتایا تھا کہ لوگاسل سے انتہائی جدید ترین ہتھیار بن سکتا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ عمران ہمیں چکر دے کر لوگاسا خود حاصل کر لے اور پھر اس سے اس کا ملک ہتھیار بنا لے" ___ کیپٹن حمید نے چونک کر کہا۔

"نہیں ___ میں نے مکمل معلومات حاصل کر لی ہیں۔ پاکیشیا اور ساگالینڈ دونوں کے پاس ایسی لیبارٹریاں موجود نہیں ہیں اور نہ آئندہ

بیس پچیس سالوں میں بن سکتی ہیں جن کی مدد سے لوگاسا سے ہتھیار بنایا جا سکے ___ بلکہ میری معلومات کے مطابق تو ایکریمیا اور روسیاہ میں بھی ایسی لیبارٹریاں موجود نہیں ہیں ___ اور جہاں تک ہتھیار کا تعلق ہے یہ آئیڈیا بھی ایکریمیا کے سائنسدانوں کے ذہن میں نہیں ہے۔ وہ تو اس سے مواصلاتی انقلاب لانے کا سوچ رہے ہیں۔ اس لئے لوگاسا سے اکیلا پاکیشیا کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا" ___ کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

وہ دونوں اس وقت ساگالینڈ کے اس پہاڑی علاقے کی ایک بستی میں سردار کے گھر میں موجود تھے جہاں سے قریب ہی ٹبام کی پہاڑی تھی۔ کرنل فریدی بلیک فورس کے ساتھ یہاں آگیا تھا اور پلاننگ کے تحت اس نے بلیک فورس کو ساگالینڈ کی طرف پہاڑیوں میں اس طرح چھپا دیا تھا کہ اگر مادام کاٹٹ اور اس کا گروپ لوگاسا لے کر ادھر آتا تو وہ انہیں آسانی سے گرفتار کر سکتا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ کیپٹن حمید کوئی بات کرتا، پاس میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی تیز آوازیں نکلنے لگیں۔ کرنل فریدی نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور اس کا ایک بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ___ ہیلو ___ تھرٹی ون کالنگ۔ اوور" ___ ٹرانسمیٹر سے ایک آواز سنائی دی۔

"ہارڈ اسٹون۔ اوور" ___ کرنل فریدی نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس! ___ ٹبام پہاڑی کی چوٹی پر سے خوفناک دھماکوں کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں اور ایک ہیلی کاپٹر بھی ٹبام پہاڑی کے اوپر پرواز کرتا دکھائی دے رہا ہے۔ اوور" ___ تھرٹی ون نے رپورٹ دیتے

ہوتے کہا۔

"کب سے یہ دھماکے ہونے شروع ہوتے ہیں۔ اوور"۔۔۔ کرنل فریدی نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"ابھی چند لمحے پہلے دھماکے شروع ہوئے ہیں۔۔۔ پہلے یہی ہیلی کاپٹر پاکیشیا کی طرف سے انتہائی نیچی پرواز کرتا ہوا آیا اور ٹام پہاڑی کے عقب میں آکر اتر گیا۔ اس کے کافی دیر بعد ہیلی کاپٹر دوبارہ فضا میں بلند ہوا اور اس نے پہاڑی کی چوٹی پر بم پھینکے۔ اوور"۔۔۔ تھرٹی ون نے جواب دیا۔

"ایک ہی ہیلی کاپٹر ہے یا زیادہ ہیں۔ اوور"۔۔۔ کرنل فریدی نے پوچھا

"باس!۔۔۔ ایک ہی ہے۔ دوسرا تو اب تک نظر نہیں آیا۔ اوور"۔۔۔ تھرٹی ون نے کہا۔

"تم خیال رکھنا، میں خود وہاں آرہا ہوں۔۔۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ کرنل فریدی نے تیز لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ کیپٹن۔۔۔ مجھے صورت حال کچھ مخدوش نظر آرہی ہے"۔۔۔ کرنل فریدی نے کیپٹن حمید سے مخاطب ہو کر کہا اور خود تیزی سے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اس رپورٹ میں کیا مخدوش بات ہے۔۔۔ ظاہر ہے ہیلی کاپٹر پاکیشیا کی طرف سے آیا ہے تو عمران کا ہوگا۔۔۔ اور اب عمران اکیلا ہی سارا زمرد اور توگا ساہڑپ کرنے کے لئے پہاڑی پر دھماکے کر رہا ہوگا"۔۔۔ کیپٹن حمید نے اٹھ کر کرنل فریدی کے پیچھے آتے ہوئے کہا۔ لیکن کرنل فریدی

نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ کمرے سے باہر برآمدہ تھا اور برآمدے کے باہر ایک طاقتور انجن والی جیپ موجود تھی جس کا رنگ زرد تھا اور اس پر خاکی رنگ کی پٹیاں سی بنی ہوئی تھیں۔ یہ جیپ انہی پہاڑیوں میں فوجی مقاصد کے لئے استعمال ہوتی تھی۔ اس کے مخصوص رنگ کی وجہ سے اگر یہ ساکت ہوتی تو بلندی سے کسی چٹان کا ہی حصہ نظر آتی تھی۔ اس لئے اسے مارک نہ کیا جاسکتا تھا۔ جیپ کے ساتھ ایک فوجی ڈرائیور کھڑا تھا۔

"تھرٹی ون۔۔۔ سپاٹ پر لے چلو"۔۔۔ کرنل فریدی نے اس ڈرائیور سے کہا۔

تھوڑی دیر بعد جیپ خاصی تیز رفتاری سے تنگ اور پیچیدہ پہاڑی راستوں پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی جارہی تھی۔ تقریباً ایک گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد جیپ ایک اونچی پہاڑی کے تقریباً درمیان میں جاکر رک گئی وہاں ایک بڑی غار میں سے دو نوجوان جنہوں نے فوجی وردی پہن رکھی تھی باہر نکل آئے۔ ابھی کرنل فریدی اور کیپٹن حمید جیپ سے اترے ہی تھے کہ یکلخت دور سے انتہائی خوفناک دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"جناب!۔۔۔ ابھی وہی ہیلی کاپٹر ایک بار پھر ٹام پہاڑی کے عقب سے اڑ کر چوٹی سے ہوتا ہوا دوسری طرف گیا ہے اور اب یہ دھماکے بھی پہاڑی کی دوسری طرف ہو رہے ہیں"۔۔۔ ایک نوجوان نے کرنل فریدی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ کوئی پراسرار کھیل کھیلا جارہا ہے"۔۔۔ کرنل فریدی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں کچھ دور نظر آنے والی

ٹام پہاڑی پر جمی ہوئی تھیں جس کی یہاں سے چوٹی کا کچھ حصہ ہی نظر آ رہا تھا۔ باقی پہاڑی دوسری چھوٹی پہاڑیوں کے درمیان ہونے کی وجہ سے نظر نہ آ رہی تھی۔ کافی دیر دھماکوں کی آوازیں آتی رہیں اور پھر اچانک پہاڑی کی چوٹی پر ایک فوجی ہیلی کاپٹر اڑتا ہوا دکھائی دینے لگا اور ان کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ پہاڑی کے عقب میں نیچے اتر کر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

"آؤ حمید! — اب ہمیں خود وہاں جانا ہو گا — میرا خیال ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریپ کیا جا رہا ہے" — کرنل فریدی نے تیز لہجے میں کہا اور جلدی سے بھاگ کر دوبارہ جیپ پر بیٹھ گیا۔

"سر — ہمارے متعلق کیا حکم ہے" — پہلے سے موجود نوجوانوں نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"تم یہیں رک کر چیکنگ کرو — میں تم سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ رکھوں گا" — کرنل فریدی نے تیز لہجے میں کہا اور کیپٹن حمید کے عقبی سیٹ پر بیٹھتے ہی ڈرائیور نے جیپ سٹارٹ کر دی۔

"ٹام پہاڑی جانا ہے صاحب" — ڈرائیور نے کہا۔

"ہاں! — جہاں یہ ہیلی کاپٹر اترا ہے وہاں جانا ہے" — کرنل فریدی نے کہا اور ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے جیپ کو ذرا سا بیک کر کے موڑا اور پھر دوسری طرف نیچے اترتی ہوئی پگڈنڈی پر اس نے جیپ ڈال دی۔ ڈرائیور واقعی ان راستوں کا اچھی طرح شناسا بھی تھا اور پہاڑی علاقے میں ڈرائیونگ کا ماہر بھی۔ اس لئے وہ خاصی تیز رفتاری سے جیپ چلا بھی رہا تھا اور جیپ کو گہری کھائیوں میں گرنے سے بھی بچائے چلا جا رہا

تھا۔ پہاڑی علاقوں میں نظر سے فاصلے کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ سامنے نظر آنے والی جگہ تک پہنچنے کے لئے بھی بعض اوقات کافی لمبا چکر کاٹنا پڑ جاتا ہے اس لئے جیپ کو دوڑتے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ گذر چکا تھا لیکن وہ ابھی تک ٹام پہاڑی کے عقب تک نہ پہنچ سکے تھے۔ البتہ وہ اس کے قریب ضرور پہنچ چکے تھے۔ اسی لمحے اچانک انہیں ایک بار پھر ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوتا دکھائی دیا۔ وہ خاصی تیز رفتاری سے پہاڑی کی چوٹی کی طرف بلند ہوتا جا رہا تھا چونکہ اس وقت ان کی جیپ تقریباً ٹام پہاڑی کے دامن میں تھی اس لئے ہیلی کاپٹر والے انہیں چیک نہ کر سکے تھے ورنہ وہ لازماً ہیلی کاپٹر کو موڑ کر ان کے اوپر چکر لگاتے لیکن ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوتا ہوا پہاڑی کی چوٹی کے اوپر سے گذر کر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

"آخر یہ ہو کیا رہا ہے — میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا" — کیپٹن حمید نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"مجھے خود اعتراف ہے کہ میں بھی اس عجیب و غریب چکر کو نہیں سمجھ سکا ہوں کہ یہ ہیلی کاپٹر کیوں آ جا رہا ہے اور اس میں کون سوار ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی یا مادام کائٹ کا گروپ" — کرنل فریدی نے بھی سپاٹ لہجے میں جواب دیا اور کیپٹن حمید اس طرح حیرت سے کرنل فریدی کو دیکھنے لگا جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو کہ کرنل فریدی نے واقعی سنجیدگی سے یہ بات کی ہے۔ شاید یہ اس کیلئے انوکھی بات تھی کہ کرنل فریدی جیسا آدمی اس طرح کھل کر اپنی ناسمجھی کا اعتراف کر رہا تھا۔

"سر — کیا چوٹی پر جانا ہے" — ڈرائیور نے جیپ کو آگے

بڑھاتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ ہم نے پہاڑی کی دوسری طرف جانا ہے مگر شرط یہ ہے کہ دوسری طرف موجود افراد کو ہمارا علم نہ ہو سکے ــــ نجانے وہاں کیا کھیل کھیلا جا رہا ہے ــــ میں پہلے حالات کا جائزہ لینا چاہتا ہوں" ــــ کرنل فریدی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سر ــ پھر تو لمبا چکر کاٹ کر جانا ہوگا" ــــ ڈرائیور نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کوشش کرو کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے پہنچ جائیں" ــــ کرنل فریدی نے کہا اور ڈرائیور نے جیپ کا رخ سائیڈ پر جاتی ہوئی پگڈنڈی کی طرف موڑ دیا۔

پھر تقریباً دو گھنٹوں کے مسلسل سفر کے بعد ڈرائیور نے ایک جگہ جیپ روک دی۔

"سر ــ اب اگر جیپ آگے گئی تو دور سے نظر آ جائے گی" ــــ ڈرائیور نے کہا۔

"او کے ــــ تم یہیں ٹھہرو ــــ ہو سکتا ہے کہ ہمیں واپس آنا پڑے"۔ کرنل فریدی نے کہا اور اچھل کر جیپ سے اتر آیا۔

"حمید ــ جیپ کی عقبی سیٹ کے نیچے مشین گنیں موجود ہیں، وہ لے آؤ" ــــ کرنل فریدی نے عقبی حصے سے اترتے ہوئے کیپٹن حمید سے کہا اور کیپٹن حمید وہیں سے مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد جب وہ باہر آیا تو اس کے پاس دو مشین گنیں اور ان کا فالتو میگزین موجود تھا۔ کرنل فریدی نے ایک مشین گن اس کے ہاتھ سے لے لی اور پھر وہ دونوں تیزی سے آگے بڑھتے گئے۔

"ارے یہ کیا ــ یہ کون لوگ ہیں" ــــ ایک چٹان کے پیچھے سے نکلتے ہی کرنل فریدی نے ٹھٹھک کر رکتے ہوئے کہا اور کیپٹن حمید بھی رک گیا کیونکہ دور انہیں ایک چٹان پر وہی ہیلی کاپٹر کھڑا نظر آ رہا تھا اس کے ساتھ کچھ لوگ بھی نظر آ رہے تھے۔ فاصلہ زیادہ ہونے کی وجہ سے وہ بس ہیولے سے نظر آ رہے تھے۔

"حمید! ــ بھاگ کر جاؤ اور جیپ سے دوربین لے آؤ ــــ میں ذہنی الجھن کی وجہ سے لانا بھول گیا ہوں" ــــ کرنل فریدی نے کیپٹن حمید سے مخاطب ہو کر کہا اور کیپٹن حمید سر ہلاتا ہوا واپس دوڑ پڑا۔ کرنل فریدی وہیں چٹان کے قریب کھڑا دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ان ہیولوں کو ہیلی کاپٹر میں سوار ہوتے دیکھا۔ اس کے ہونٹ بھنچ گئے۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر ایک بار پھر فضا میں بلند ہو گیا۔

اسی لمحے کیپٹن حمید دوڑتا ہوا واپس آیا تو اس کے پاس دو دوربینیں تھیں کرنل فریدی نے جلدی سے دوربین اس کے ہاتھ سے لی اور آنکھوں سے لگالی۔ ہیلی کاپٹر اب دوبارہ شام پہاڑی کی چوٹی کی طرف بلند ہوتا جا رہا تھا۔ کرنل فریدی نے دوربین سے ہیلی کاپٹر کے اندر بیٹھے ہوئے افراد کو شناخت کرنے کی کوشش کی لیکن زاویہ ایسا تھا کہ اسے اندر موجود افراد نظر ہی نہ آ رہے تھے۔ ہیلی کاپٹر پہاڑی کی چوٹی پر جانے کی بجائے درمیان میں ہی پہاڑی کے اوپر ایک بڑی چٹان کے عقب میں اتر گیا لیکن وہ کرنل فریدی کو وہاں سے صاف دکھائی دے رہا تھا۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر سے ایک عورت اور دس کے قریب ایکریمین نیچے اترے۔ اب کرنل فریدی دوربین کی مدد سے انہیں صاف دیکھ رہا تھا۔

"یہ تو ایکریمین ہیں جب کہ ہیلی کاپٹر پاکیشیائی ہے" ——— کیپٹن حمید نے کہا وہ بھی دُوربین آنکھوں سے لگائے کھڑا تھا۔

"ہاں! ——— میں نے دیکھ لیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی یا تو ختم کر دیئے گئے ہیں ——— یا پھر انہیں بیہوش کر کے کہیں ڈال دیا گیا ہے" ——— کرنل فریدی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"یہ نتیجہ آپ نے کیسے نکال لیا" ——— کیپٹن حمید نے کہا۔

"اب کچھ کچھ یہ پُراسرار کھیل میری سمجھ میں آنے لگا ہے۔ جس جگہ یہ ہیلی کاپٹر اترا ہے زمرد کی کان بھی وہیں ہے اور وہاں بکھری اور ٹوٹی ہوئی چٹانیں بتا رہی ہیں کہ بند کان کو بموں کے دھماکوں سے کھولا گیا ہے اور یہ مادام کائٹ اور اس کا گروپ ہے جو اب کان کے اندر سے لوگاسا نکال لے گیا ہے" ——— کرنل فریدی نے کہا۔

"لیکن کیا اس طرح انہیں خالی ہاتھ لوگاسا مل جائے گا ——— معدنیات تو باقاعدہ مشینی عمل سے کھود کر پہاڑ کی رگوں سے نکالنی پڑتی ہیں" ——— کیپٹن حمید نے کہا۔

"ہوسکتا ہے انہوں نے کوئی سائنسی چکر چلا دیا ہو ——— عمران کے بقول بلیک تھنڈر سائنس میں بے پناہ ایڈوانس ہے" ——— کرنل فریدی نے کہا اور دُوربین آنکھوں سے ہٹا لی۔ کیونکہ ہیلی کاپٹر تو موجود تھا لیکن اس سے اترنے والا گروپ اب ان کی نظروں سے غائب ہو چکا تھا۔

"اب کیا کرنا ہے ——— کیا ہم ان کے پیچھے چوٹی پر جائیں" ——— کیپٹن حمید نے کہا۔

"نہیں ——— ہوسکتا ہے ان کا کوئی آدمی نگرانی کر رہا ہو اور ہم نیچے ہونے

کی وجہ سے آسانی سے ان کی گنوں کا شکار بن جائیں گے، ہمیں پہلے عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرنا ہوگا" ——— کرنل فریدی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر وہ لوگاسا نکال کر اس ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر نکل گئے تو" ——— کیپٹن حمید نے کہا۔

"ہیلی کاپٹر ہی ہے، کوئی خلائی جہاز تو نہیں کہ سیکنڈوں منٹوں میں پاکیشیا یا ساگالینڈ کراس کر جائے گا۔ اگر یہ ساگالینڈ کی طرف سے گئے تو آسانی سے ہٹ کر لئے جائیں گے اور اگر پاکیشیا کی طرف سے گئے تو بھی انہیں کور کیا جاسکتا ہے لیکن عمران کو تلاش کرنا ضروری ہے" ——— کرنل فریدی نے کہا۔ اب وہ چلنے کی بجائے دوڑنے لگا تھا۔ تقریباً آدھے گھنٹے تک چٹانوں کی اوٹ لے کر مسلسل دوڑتے ہوئے وہ دونوں اس جگہ پہنچ گئے جہاں پرواز سے پہلے ہیلی کاپٹر اور یہ گروپ موجود تھا۔ چٹان پر ہیلی کاپٹر کے پائیدانوں کے نشانات بھی موجود تھے اور ان لوگوں کے قدموں کے نشانات بھی چٹانوں پر پڑی مٹی کی وجہ سے صاف نظر آ رہے تھے۔

"اوہ! ——— یہ پہلے ادھر ہی گئے ہیں" ——— کرنل فریدی نے ایک طرف جاتے ہوئے قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں قدموں کے نشانات چیک کرتے ہوئے آگے بڑھتے گئے پھر جیسے ہی وہ ایک چٹان کے پیچھے سے گھوم کر آگے بڑھے وہ دونوں ہی بے اختیار چونک کر رک گئے۔

"ارے یہ تو عمران ہے" ——— کرنل فریدی نے حیرت بھرے انداز میں ایک بڑی غار کے دہانے پر کھڑے علی عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ——— یہ تو اس طرح اطمینان سے کھڑا ہے جیسے اس نے خود ہی ان

غیر ملکیوں کو کان سے لوگا سا یا زمرد نکال کر لے جانے کی اجازت دے رکھی ہو" ـــــ کیپٹن حمید نے تلخ لہجے میں کہا۔

"خوش آمدید کرنل فریدی و کیپٹن حمید صاحبان! ـــــ علی عمران سرزمین پاکیشیا پر آپ دونوں کو خوش آمدید کہتا ہے" ـــــ اسی لمحے عمران کی تیز مگر مطمئن آواز سنائی دی۔

"آؤ۔ اس نے ہمیں دیکھ لیا ہے" ـــــ کرنل فریدی نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھنے لگا۔

"اس کا اطمینان بتا رہا ہے فریدی صاحب! کہ میرا خیال درست ہے۔ اس نے ان غیر ملکیوں سے سودے بازی کر لی ہے" ـــــ کیپٹن حمید نے اس کے پیچھے چلتے ہوئے منہ بنا کر کہا۔

"آئندہ ایسے الفاظ منہ سے نہ نکالنا۔ سمجھے! ـــــ کیا کرنل فریدی ساگالینڈ کے مفادات کا سودا کر سکتا ہے ـــــ؟ اگر نہیں تو عمران اس معاملے میں مجھ سے بھی زیادہ مضبوط آدمی ہے" ـــــ کرنل فریدی نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور کیپٹن حمید نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کندھے اچکانے پر ہی اکتفا کیا ظاہر ہے وہ اب کرنل فریدی کو کیا کہہ سکتا تھا لیکن اُسے یقین تھا کہ موجودہ حالات بتا رہے ہیں کہ ہوا ایسے ہی ہو گا۔

عمران کے تاریک ذہن میں یکلخت روشنی کی لکیر سی چمکی اور پھر تیزی سے پھیلتی چلی گئی اور اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں، لیکن کافی دیر تک وہ لاشعوری کیفیت میں آنکھیں کھولے پڑا رہا۔ پھر جس طرح کچھوا آہستہ آہستہ رینگتا ہے اس طرح انتہائی آہستہ آہستہ اس کا شعور بھی جاگنے لگا۔ جب اس کا شعور پوری طرح بیدار ہوا تو وہ خود بخود ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اب وہ حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا وہ ایک کافی بڑی اور کھلی غار کے فرش پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھی بھی فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں بیہوش پڑے ہوئے تھے۔ اس کے ساتھ ہی عمران کے ذہن میں وہ آخری منظر ابھر آیا جو ذہن کے اچانک تاریک ہونے سے پہلے اس کے ذہن میں محفوظ ہوا تھا۔ اُسے یاد آگیا کہ اس نے ہیلی کاپٹر زمرد کی کان کے قریب ایک چٹان پر اتارا ہی تھا کہ یکلخت اس کے ذہن میں دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن بالکل اس طرح

تاریک ہوگیا تھا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے اور اس کے بعد اسے ہوش، اس غار میں آیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اسے احساس ہوگیا تھا کہ اس کا شعور کافی دیر بعد مکمل طور پر بیدار ہوا ہے اس کا مطلب تھا کہ اسے کسی زود اثر گیس کی مدد سے بیہوش کیا گیا تھا کیونکہ جب بھی ایسا ہوتا اس کا شعور یکلخت جاگ پڑنے کی بجائے آہستہ آہستہ بیدار ہوتا تھا اور اس کے ساتھ ہی وہ سمجھ گیا کہ اسے خود بخود ہوش کیوں آیا ہے اس کا مدافعتی نظام مخصوص ورزشوں کی وجہ سے بیہوش ہونے کے بعد خود بخود کام کرنے لگ گیا تھا اور آخر کار اس نے اسے گیس کے توڑ کے بغیر ہی ہوش دلا دیا تھا عمران ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں تو وہ چونک پڑا کیونکہ غار کے ایک کونے میں بڑے بڑے تھیلوں کا ڈھیر موجود تھا وہ تیزی سے چلتا ہوا ان تھیلوں کے قریب پہنچا۔ اس نے ایک تھیلا کھولا تو چونک پڑا۔ اس میں عجیب و غریب قسم کا اسلحہ موجود تھا پھر اس نے باری باری سارے تھیلے کھول ڈالے اور پھر ایک بڑا تھیلا کھولتے ہی وہ چونک پڑا کیونکہ اس میں اسے ایک بڑا سا باکس پڑا نظر آگیا تھا جس پر اے۔ ایکس آر۔ تھری فائیو ہنڈرڈ کے الفاظ درج تھے اور عمران کے ہونٹ بھنچ گئے۔ یہ بیہوش کرنے والی انتہائی جدید ترین گیس تھی۔ عمران نے بھی اس کا ذکر صرف رسالوں میں ہی پڑھا تھا۔ عمران نے باکس اٹھا کر کھولا تو اس کے اندر محلول کی دس بوتلیں اور ایک سرنج موجود تھی ۔ اے کے حرف سے عمران سمجھ گیا تھا کہ یہ اس گیس کے انٹی انجکشن ہیں۔ اس نے جلدی سے سرنج بھری اور پھر انتہائی قلیل مقدار میں اس نے اپنے سب ساتھیوں کے بازو میں محلول انجکٹ کر دیا اور باکس بند کر کے اپنی

جیب میں رکھ لیا۔ اس نے قلیل مقدار اس لئے انجکٹ کی تھی کہ اسے اس کی صحیح ڈوز کا اندازہ نہ تھا اور زیادہ ڈوز جسم میں جانے کا خطرناک ری ایکشن بھی ہوسکتا تھا اس لئے اس نے ڈوز کم ہی رکھی تھی۔

انجکشن لگانے کے بعد اس نے ایک بار پھر اس تھیلے کی تفصیلی تلاشی لینی شروع کر دی اور چند لمحوں بعد وہ اس کی ایک خفیہ جیب سے ایک چھوٹی سی ڈائری برآمد کر لینے میں کامیاب ہوگیا۔ اس نے ڈائری کھولی تو وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ ڈائری میں اندراجات شاتال کوڈ میں ہی تھے۔ عمران کو چونکہ اب اس کے حل کا علم تھا اس لئے وہ رک رک کر اسے نظروں سے دیکھتا رہا اور حل کرتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ڈائری بند کی اور اسے اپنی جیب میں ڈال لیا۔ اب وہ ساری صورت حال سمجھ گیا تھا۔ یہ ڈائری ایک شخص کاربین کی ذاتی ڈائری تھی اور کاربین بلیک تھنڈر کا ایس ایجنٹ تھا ایس ایجنٹ کا مطلب سپر ایجنٹ ہی ہوسکتا تھا۔ بلیک تھنڈر کی طرف سے لوگاسا کے حصول کا مشن کاربین کو ہی سونپا گیا تھا اور ساتھ ہی یہ ہدایات بھی دی گئی تھیں کہ وہ پاکیشیا کی بجائے کافرستان کو اس سلسلے میں استعمال کرے اور کاربین نے اس مشن کے سلسلے میں مادام کاٹ اور اس کے گروپ کو استعمال کیا تھا۔

" ہونہہ ___ تو ٹرڈمین کے بعد یہ دوسرا ایجنٹ کاربین سامنے آیا ہے ٹھیک ہے " ___ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا غار کے دہانے کی طرف بڑھ گیا۔ البتہ اس نے تھیلے میں موجود ایک مشین پسٹل نکال کر پہلے ہی اپنی جیب میں ڈال لیا تھا۔ اس کے ساتھیوں کو ابھی ہوش

نہ آیا تھا لیکن عمران مطمئن تھا کہ بہرحال ڈوز انجکٹ ہو چکی ہے اس لئے انہیں جلد ہی ہوش آجائے گا لیکن اب وہ مزید حالات کو چیک کرنا چاہتا تھا۔

غار کے دہانے پر پہنچ کر وہ رک گیا اور پھر اس کی تیز نظروں نے دور تمام پہاڑی پر اس جگہ جہاں زمرد کی کان تھی ہیلی کاپٹر کا پنکھا ایک چٹان سے باہر نکلا ہوا دیکھ لیا اور وہاں ادھر ادھر کوئی آدمی نہ تھا۔ اب وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کے ساتھ کیا کھیل کھیلا گیا ہے اور لازماً یہ ذہانت بھرا کھیل اس سپر ایجنٹ کاربین نے ہی ترتیب دیا ہوگا اور واقعی یہ اس قدر ذہانت آمیز تھا کہ عمران دل ہی دل میں کاربین کی بے پناہ ذہانت کا قائل ہو گیا تھا لیکن ابھی وہ ہیلی کاپٹر کو دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک ایک چٹان کے پیچھے حرکت دیکھ کر وہ چونکا اور دوسرے لمحے اس کی آنکھوں میں حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اس نے چٹان کے پیچھے سے کرنل فریدی اور کیپٹن حمید کو دیکھ لیا تھا وہ اوٹ میں رک گئے تھے اور پھر عمران کے لبوں پر مسکراہٹ تیرنے لگی اس نے چیک کر لیا تھا کہ ان دونوں نے اسے دیکھ لیا ہے لیکن شاید وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ عمران نے انہیں نہیں دیکھا۔

"خوش آمدید ــــ کرنل فریدی و کیپٹن حمید صاحبان! ــــ علی عمران سرزمین پاکیشیا پر آپ دونوں کو خوش آمدید کہتا ہے" ــــ عمران نے اونچی آواز میں کہا اور پھر اس نے ان دونوں کو چٹان کی اوٹ سے نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتے اپنی طرف بڑھتے دیکھا۔ وہ دونوں چلنے کے ساتھ ساتھ باتیں بھی کر رہے تھے لیکن فاصلے کی وجہ سے الفاظ اس کی سمجھ میں نہ آرہے تھے۔ اسی لمحے عمران کو اپنے عقب میں غار کے اندر اپنے ساتھیوں

کے کراہنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور وہ سمجھ گیا کہ انٹی ڈوز نے اثر دکھانا شروع کر دیا ہے اور اب وہ ہوش میں آرہے ہیں۔

"یہ کیا ہو رہا ہے عمران" ــــ کرنل فریدی نے غار کے دہانے کے قریب پہنچتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بلی اور چوہے کا کھیل کھیلا جا رہا ہے فریدی صاحب" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور تم یہی کہو گے کہ بلی تم ہو اور چوہے مادام کاٹ اور اس کا گروپ ہے" ــــ کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ــــ تو کیا تمہاری جنس تبدیل ہو چکی ہے ــــ میں تو یہی سمجھ رہا تھا کہ بلی مادام کاٹ ہے اور چوہا ــــ بہرحال اب حتمی فیصلہ تو کرنل صاحب ہی کر سکتے ہیں" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران! ــــ وہ لوگ اوپر کان میں موجود ہیں ــــ میں اس ہیلی کاپٹر کی پراسرار پروازوں کو نہیں سمجھ سکا تھا اس لئے مجھے خود ادھر آنا پڑا ــــ ہوا کیا ہے ــــ تم یہاں اطمینان سے کھڑے ہو اور وہ لوگ شاید لوگاسا نکالنے میں مصروف ہیں" ــــ کرنل فریدی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کرنل صاحب! ــــ لوگاسا نکالنا خاصا محنت طلب کام ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ اتنی محنت خود کیوں کی جائے ــــ آخر یہ لوگ اتنی دور دراز کا سفر طے کر کے آئے ہیں۔ ان سے کیوں نہ کام لیا جائے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران ــ عمران ــ یہ ہم کہاں ہیں" ــــ غار کے اندر سے

جولیا کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"اپنی ہی زمین پر ہیں اور مہمانوں کو خوش آمدید کہہ رہے ہیں" ـــــ عمران نے مڑ کر کہا۔

"عمران! ـــــ اصل بات بتاؤ ـــــ مجھے معلوم ہے کہ یہاں کوئی خاص گیم کھیلی جا رہی ہے" ـــــ کرنل فریدی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں فریدی صاحب! ـــــ اصل بات واقعی یہی ہے۔ مجھے اعتراف ہے کہ بڑے عرصے بعد ایک انتہائی ذہین آدمی سے سابقہ پڑا ہے اور اس نے واقعی اپنی ذہانت سے مجھے مات دے دی ہے۔ مجھے اس کا اعتراف ہے" ـــــ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"شکر ہے کوئی تو سوا سیر تم سے بھی ٹکرایا ـــــ تم تو کسی کو گھاس بھی نہ ڈالتے تھے" ـــــ کیپٹن حمید نے مسکراتے ہوئے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں تو ہمیشہ ڈالتا رہا ہوں کپتان صاحب! ـــــ کم از کم تم تو گلہ نہ کرو"۔ عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا اور کیپٹن حمید بے اختیار کٹ کر رہ گیا۔

"حمید! ـــــ تم خاموش رہو۔ یہ وقت ایسی باتوں کا نہیں ہے ـــــ یہ عمران کی عظمت ہے کہ وہ اس طرح کھلے عام اعتراف کر رہا ہے" ـــــ کرنل فریدی نے کیپٹن حمید سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کمال ہے مجھ سے حماقت ہو تو میں مجرم ـــــ اور عمران صاحب اعتراف کریں تو وہ عظیم ـــــ واقعی انصاف اسے ہی کہتے ہیں" ـــــ کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ کرنل صاحب ـــــ آپ بھی یہاں ہیں ـــــ یہ کیا ہو رہا ہے" عمران

"ہم تو ہیلی کاپٹر پر تھے" ـــــ اسی لمحے صفدر نے غار کے دہانے پر آتے ہوئے کہا۔ جولیا، کیپٹن شکیل اور تنویر بھی اس کے پیچھے آ گئے اور عمران نے اب تک ہونے والی ساری کارروائی مختصر الفاظ میں بتا دی۔

"ہونہہ ـــــ اس کا مطلب ہے کہ واقعی انتہائی ذہانت سے کام لیا گیا ہے لیکن انہیں ابھی تمہارے متعلق پورا علم نہیں ہے کہ تم گیس سے بیہوش ہو جانے کے باوجود خود بخود ہوش میں بھی آ سکتے ہو ـــــ ورنہ وہ تمہیں اس طرح چھوڑ کر ہرگز نہ جاتے" ـــــ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خود بخود ـــــ یہ کیسے ممکن ہے" ـــــ کیپٹن حمید نے حیرت بھرے انداز میں بولتے ہوئے کہا اور کرنل فریدی نے اسے عمران کی ان مخصوص ورزشوں کے متعلق بتایا۔

"اوہ! ـــــ تو ان مشقوں کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے۔ لیکن میں تو انہیں بچگانہ مشقیں سمجھتا رہا تھا" ـــــ کیپٹن حمید نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب تمہارا کیا پلان ہے۔ لازماً تم نے کوئی نہ کوئی پلان بنایا ہو گا ـــــ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ وہیں سے ہیلی کاپٹر لے کر ساگا لینڈ کی طرف سے جانے کی بجائے پاکیشیا کی طرف سے واپس چلے جائیں" ـــــ کرنل فریدی نے کیپٹن حمید کی بات کا جواب دینے کی بجائے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ان کا ضروری سامان یہاں موجود ہے اور ان کے خیال کے مطابق ہم لازماً انہیں اسی طرح بیہوش پڑے ہوئے ملیں گے۔ اس لئے وہ یہیں واپس آئیں گے ـــــ اسی لئے تو میں اطمینان سے کھڑا تھا۔ ورنہ کان کے قریب ہیلی کاپٹر کا پنکھا میں نے بھی دیکھ لیا تھا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ سامان نکالنے کے لئے کوئی ایسی سائنسی

ایجاد استعمال کر رہے ہوں جس سے زمرد ہی ضائع ہو جاتے۔ پھر تو دونوں ملکوں کا کافی بڑا نقصان ہو جائیگا" ـــــ کرنل فریدی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں! ـــ انہوں نے وہاں ایسی گیس فائر کی ہے جس سے زمرد ضائع ہو جاتا ہے مگر پہاڑی پتھروں کی رگوں میں موجود لوگا سا خود بخود ابھر کر باہر آجاتا ہے اس لئے زمرد تو ضائع ہو بھی چکا ہوگا" ـــــ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"وری بیڈ ـــ ویسے تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ تم تو بیہوش پڑے تھے ـــ؟" کرنل فریدی نے کہا اور عمران نے جیب سے کارہین کی وہ ڈائری نکال کر کرنل فریدی کی طرف بڑھا دی۔

"یہ اس بلیک تھنڈر کے سپر ایجنٹ کارہین کی ذاتی ڈائری ہے اسے پڑھ لیں۔ اس میں سب کچھ درج ہے ـــ شاتال کوڈ تو اب آپ حل کر ہی سکتے ہیں" ـــــ عمران نے کہا اور کرنل فریدی نے ڈائری لی اور اسے کھول کر پڑھنا شروع کر دیا۔ ساری ڈائری پڑھنے کے بعد کرنل فریدی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ڈائری بند کی اور اسے دوبارہ عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ڈاکٹر آرتھر نے زدلون گیس استعمال کرنی ہے لیکن زدلون گیس کا توڑ تو اب ایجاد ہو چکا ہے" ـــــ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں! ـــ بس کپتان صاحب پھونک ماریں گے اور زمرد دوبارہ صحیح حالت میں آجائیں گے" ـــــ عمران نے ڈائری لے کر واپس جیب میں ڈالتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"کچھ ہمیں بھی بتاؤ ـــ یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں" ـــــ اس بار جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"یہ مردانہ باتیں ہیں ـــ کیوں کرنل صاحب!" ـــــ عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا اور کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"مس جولیا نافٹر واٹر ـــــ عمران اس لئے مطمئن ہے کہ وہ لوگ لوگا سا باہر نکالنے کے لئے زدلون گیس استعمال کر رہے ہیں جس سے بظاہر کان میں موجود زمرد ہمیشہ کیلئے ضائع ہو جائیگا ـــــ آج سے چند سال پہلے واقعی ایسا ہی تھا لیکن اب زدلون گیس کا توڑ ایجاد ہو چکا ہے اسے عام فہم زبان میں سلور گیس کہتے ہیں سلور گیس زدلون گیس کے اثرات کا خاتمہ کر دیتی ہے اس طرح زمرد پر چڑھ جانے والی زدلون گیس کی تہہ ختم ہو جائے گی اور زمرد دوبارہ اصلی حالت میں آجائے گا" ـــــ کرنل فریدی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا ہم یہاں اطمینان سے کھڑے رہیں گے تاکہ وہ لوگ ہمارے ملک کا سرمایہ کھود کر نکالتے رہیں" ـــــ جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

"جو تماشا مادام کاٹ اور ڈاکٹر آرتھر کے ساتھ ہونے والا ہے میں وہ دیکھنا چاہتا ہوں۔ بیچاری مادام کاٹ اور ڈاکٹر آرتھر ـــ بالکل دکھ سہے بی فاختہ اور کوے انڈے کھائیں والا کام ہوگا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تمہاری پلاننگ سمجھ گیا ہوں۔ ویسے اس کارہین کو کور کرنے کے لئے ایسا کرنا ضروری ہے ورنہ ایسا ذہین آدمی ذرا سا مشکوک ہونے پر کوئی ایسی گیم کھیل سکتا ہے کہ معاملات ہمارے ہاتھوں سے نکل جائیں ـــــ اوکے ـــــ میں اور حمید باہر ہی چھپ جاتے ہیں۔ تم لوگ اندر رہو" ـــــ کرنل فریدی نے کہا اور عمران نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کاربین! ـــــ تم نے واپسی کا جو پروگرام بنایا ہے مجھے اس سے اختلاف ہے" ـــــ ایک چٹان کے پاس کھڑی ہوئی مادام کائٹ نے ساتھ ہی موجود کاربین سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ دونوں چٹان کے پاس کان سے باہر کھڑے تھے جب کہ ڈاکٹر آرتھر باقی آدمیوں کے ساتھ کان کے اندر لوگاسا نکالنے کا کام کر رہا تھا۔

"وہ کیوں مادام" ـــــ کاربین نے چونک کر پوچھا۔

"یہ ہیلی کاپٹر پاکیشیا کا ہے اگر ہم اس ہیلی کاپٹر کے ذریعے ساگالینڈ گئے تو راڈار پر دونوں طرف کے اڈوں والے چونک پڑیں گے اور پھر ہم پھنس جائیں گے کیونکہ ٹرانسمیٹر بیکار ہو چکا ہے۔ وہ ہمیں لازماً مار گرائیں گے اور اگر تم پاکیشیا کی طرف سے واپس گئے تو بھی راستے میں ہمیں کئی اڈوں سے واسطہ پڑے گا اور ہم لازماً روک لئے جائیں گے" ـــــ مادام کائٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہیے مادام" ـــــ کاربین نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرے ذہن میں شروع سے یہی پلاننگ ہے کہ ہم یہاں سے مقامی افراد کے میک اپ کر کے ساگالینڈ کی پہاڑیوں سے ہوتے ہوتے ان کے قریبی شہر رام گڑھ میں آسانی سے داخل ہو جائیں گے اور پھر وہاں سے کسی بھی ٹرین کے ذریعے ہم دارالحکومت پہنچ جائیں گے" ـــــ مادام کائٹ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے مادام ـــــ آپ کی تجویز بالکل درست ہے۔ ایسا ہی ہوگا" کاربین نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور مادام کا چہرہ ایک بار پھر مسرت سے کھل اٹھا۔

"ویسے میری پلاننگ درست ہے ناں" ـــــ مادام نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بالکل مادام ـــــ آپ واقعی بے حد ذہین ہیں۔ یہ پوائنٹ تو میرے ذہن میں بھی نہ آئے تھے" ـــــ کاربین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے خواہ مخواہ ان پاکیشیائیوں کو زندہ رکھا ـــــ انہیں ختم کر دینا چاہیئے تھا۔ یہ کسی بھی لمحے خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں" ـــــ مادام نے کہا۔

"اس وقت آپ نے بھی تو یہ پلاننگ نہیں بتائی تھی مادام ـــــ بہرحال اب ہم یہاں سے واپسی پر پہلے ان کا خاتمہ کریں گے پھر میک اپ کر کے ساگالینڈ کی طرف نکل جائیں گے ـــــ اس ہیلی کاپٹر کو تباہ کر دیا جائے گا" ـــــ کاربین نے کہا اور مادام نے سر ہلا دیا۔ انہیں پہنچے ہوئے کافی دیر ہو گئی تھی اور آدھا گھنٹہ پہلے ڈاکٹر آرتھر نے کہا تھا کہ اب زیادہ سے زیادہ کام پون گھنٹے کا باقی رہ گیا ہے۔ لوگاسا یہاں موجود تھا لیکن کچھ زیادہ مقدار میں نہ تھا۔ ڈاکٹر آرتھر کے مطابق چونکہ کان بے حد وسیع تھی اس لئے پورا لوگاسا حاصل کرنے

کے لئے پوری کان کو کھولنا پڑتا جس کے لئے کتنی دن چاہییں تھے اس لئے مادام نے اسے کہہ دیا تھا کہ جس قدر لوگاسا یہاں سے دستیاب ہو جائے اتنا ہی کرو۔ چونکہ ڈاکٹر آرتھر کے بقول لوگاسا کی بہرحال اتنی مقدار موجود تھی کہ اس کا وزن دس کلو ہو جاتا۔ اس لئے مادام نے اتنا ہی نکالنے کا حکم دیا تھا۔ کیونکہ راس فیلڈ کے ذریعے اس نے جو معاہدہ کیا تھا اس میں اسے یہی کہا گیا تھا کہ کم از کم آٹھ کلو لوگاسا ہر صورت میں چاہیئے اور اب تو دس کلو مل رہا تھا۔

" ایسا نہ ہو کاربین! ___ کہ دس کلو لوگاسا اس تنظیم کے لئے کم ثابت ہو" ___ اچانک مادام نے کسی خدشے کے تحت پوچھا۔

" اوہ نہیں مادام ___ دس کلو لوگاسا سے تو دس ہتھیار تیار کئے جا سکتے ہیں ___ اتنی مقدار تو کیا، آج تک چند گرام سے زیادہ لوگاسا کہیں نہیں مل سکا" ___ کاربین نے جواب دیا اور مادام کاٹ حیرت سے کاربین کو دیکھنے لگی۔

" تمہیں اس کے متعلق یہ سب کچھ کیسے معلوم ہوا ___ ؟ جب کہ میں نے بھی ڈاکٹر آرتھر سے پوچھ کر اس بارے میں معلومات حاصل کی ہیں" ___ مادام کاٹ نے کہا۔

" ڈاکٹر آرتھر واقعی بے حد ماہر آدمی ہے۔ اسی نے مجھے بتایا تھا" ___ کاربین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے وہ دونوں چونک پڑے کیونکہ ڈاکٹر آرتھر باقی افراد سمیت کان سے باہر آ رہے تھے۔ ڈاکٹر آرتھر کے ہاتھ میں سرخ رنگ کے کسی مخصوص کپڑے کا بنا ہوا بیگ تھا جس کا منہ بند تھا۔

" دس کلو لوگاسا ہو گیا ہے" ___ ؟ مادام نے چونک کر پوچھا۔

" یس مادام ___ بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے" ___ ڈاکٹر آرتھر نے راب دیا۔

" مجھے دکھاؤ ذرا" ___ کاربین نے آگے بڑھ کر کہا اور ڈاکٹر آرتھر کے اتھ سے بیگ جھپٹ لیا۔

" ہاں واقعی دس کلو سے زیادہ ہے ___ ٹھیک ہے۔ ٹونی! ___ ادھر آؤ"۔ اربین نے ڈاکٹر آرتھر کے پیچھے کھڑے ہوئے آدمی سے کہا اور وہ آدمی تیزی سے بڑھ کر قریب آ گیا۔

" یہ تھیلا لو اور اب اس کی حفاظت تمہاری ذمہ داری ہے" ___ کاربین نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس باس" ___ ٹونی نے بیگ کاربین کے ہاتھ سے لیا اور واپس مڑ گیا۔

" اب واپس اسی غار میں جانا ہے تاکہ آئندہ پلاننگ پر عمل کیا جائے" ___ ادام [illegible]لی کاپٹر کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

" سوری مادام اور ڈاکٹر آرتھر ___ تم دونوں کا کام ختم ہو گیا اس لئے اب م دونوں کی ضرورت باقی نہیں رہی" ___ یکلخت کاربین نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک سائلنسر لگا ریوالور نکال کر ہاتھ میں لے لیا اور اس کے ساتھ ہی سوائے ڈاکٹر آرتھر کے باقی سب کے ہاتھوں میں بھی ریوالور نظر آنے لگ گئے۔

" کک ___ کک ___ کیا مطلب" ___ مادام نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں اچھلتے ہوئے کہا۔ ڈاکٹر آرتھر کے چہرے پر بھی خوف اور حیرت کے تاثرات بیک وقت نمودار ہو گئے تھے۔

" مادام! ___ چونکہ ڈاکٹر آرتھر سے تمہارے تعلقات تھے اور ڈاکٹر آرتھر

ایسا آدمی ہے کہ یہ مر تو سکتا ہے لیکن اپنی مرضی کے بغیر کسی دوسرے کا کام نہیں کر سکتا ــــــ اور ڈاکٹر آرتھر کے بغیر لوگاسا کا حصول ناممکن تھا اس لئے میری تنظیم بلیک تھنڈر نے ایک پلاننگ تیار کی ــــــ میں بلیک تھنڈر کا سپر ایجنٹ ہوں۔ یہ وہی تنظیم ہے جو دراصل اس لوگاسا کے ذریعے ہتھیار بنانا چاہتی ہے ــــــ بلیک تھنڈر پوری دنیا پر حکومت کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ اور بلیک تھنڈر سائنس کی دنیا میں اس قدر ایڈوانس ہے کہ موجودہ دنیا کے سائنسدان شاید آئندہ ایک ہزار سال تک بھی اس سٹیج تک نہ پہنچ سکیں جہاں بلیک تھنڈر اب پہنچی ہوئی ہے لیکن ابھی بلیک تھنڈر خفیہ کام کر رہی ہے وہ دنیا پر ظاہر نہیں ہوتی ــــــ ڈاکٹر آرتھر نے اس کان کا سروے کرنے کے بعد لوگاسا کی کافی مقدار کی یہاں موجودگی کی رپورٹ دی تھی۔ یہ رپورٹ بلیک تھنڈر تک پہنچ گئی اور بلیک تھنڈر نے لوگاسا اس طرح حاصل کرنے کا پلان بنایا کہ کسی کو علم نہ ہو سکے کہ لوگاسا کہاں چلا گیا ــــــ یہ مشن میرے سپرد کیا گیا۔ ڈاکٹر آرتھر کو استعمال کرنے کے لئے تمہارا سہارا لیا گیا اور ایک تنظیم راس فیلڈ کو درمیان میں ڈال کر تم سے معاہدہ کیا گیا اور میں بھی اپنے گروپ سمیت تمہارے گروپ میں شامل ہو گیا ــــــ پہلے ڈاکٹر آرتھر نے یہ پلاننگ کی کہ لوگاسا کا ایک ٹکڑا حاصل کر کے کان میں موجود لوگاسا ظاہر کر کے حاصل کیا جائے لیکن یہ پلان ناکام ہو گیا۔ اس پر میں نے یہ پلان بنایا جس پر ہم اس وقت عمل کر رہے ہیں اور تم نے دیکھا کہ ہم نے لوگاسا بھی حاصل کر لیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس پر بھی قابو پا لیا۔ حالانکہ میری تنظیم نے مجھے یہی احکامات دیئے تھے کہ میں اس مشن کو ساگالینڈ کی طرف سے جا کر مکمل کروں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کی خبر نہ ہونے دوں کیونکہ بلیک تھنڈر کا ایک سپر ایجنٹ پاکیشیا

سیکرٹ سروس کے ہاتھوں ناکامی سے دوچار ہو چکا ہے لیکن میں کاربین ہوں اس لئے میں نے اسے چیلنج کے طور پر قبول کیا اور تم دیکھ رہے ہو کہ میں کامیاب ہو گیا ہوں ــــــ پاکیشیا سیکرٹ سروس میرے رحم و کرم پر غار میں پڑی ہوئی ہے۔ مجھے چونکہ سب سے پہلے اپنا مشن مکمل کرنا تھا اس لئے میں نے ان پر وقت ضائع کرنے کی بجائے پہلے لوگاسا پر توجہ دی ہے اور اب لوگاسا کا بیگ میرے ساتھی کی تحویل میں ہے لیکن میں نہیں چاہتا کہ لوگاسا کے حصول کے متعلق اس دنیا میں کسی کو علم ہو سکے اس لئے مادام کائٹ اور ڈاکٹر آرتھر! ــــــ تم دونوں اس وقت تک ہمارے لئے مفید تھے جب تک لوگاسا حاصل نہ ہو جاتا ــــــ لوگاسا حاصل کرنے کے بعد تم دونوں ہمارے لئے بے کار ہو چکے ہو۔ اب اگر تمہارا خاتمہ نہ کیا گیا تو پھر تمہارے ذریعے کچھ لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ بلیک تھنڈر نے لوگاسا حاصل کیا ہے اس لئے تم دونوں کی لاشیں یہاں کے مردار خور پرندوں کے پیٹ میں ہی جانی چاہئیں" ــــــ کاربین نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا اور پھر اس کی تقریر ختم ہی ہوئی تھی کہ یکلخت ٹھک ٹھک کی دو آوازیں ابھریں اور ڈاکٹر آرتھر اور مادام جو بڑے حیرت بھرے انداز میں کھڑے یہ سب کچھ سن رہے تھے چیختے ہوئے نیچے گرے اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ختم ہو گئے۔ کاربین کے سائلنسر لگے ریوالور سے نکلنے والی گولیاں ان دونوں کی پیشانیوں میں سوراخ کر گئی تھیں۔

"راجہ ــــــ تمہارے پاس دن بھری مشین ہو گی وہ مجھے دو" ــــــ کاربین نے سائلنسر لگا ریوالور جیب میں رکھتے ہوئے ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس" ــــــ اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر اپنی جیکٹ

کی اندرونی جیب سے ایک چپٹا سا باکس نکال کر کاربین کی طرف بڑھا دیا۔ کاربین نے باکس اس کے ہاتھ سے لے لیا اور پھر اس کی سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبایا تو باکس کی اوپر والی سطح کسی سکرین کی طرح پہلے شفاف ہوئی اور پھر اس پر ایک منظر ابھر آیا۔ یہ اس غار کا اندرونی منظر تھا جس میں وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بیہوشی کے عالم میں چھوڑ آیا تھا۔

پہلا منظر جو باکس کی سطح پر ابھرا تھا اس میں غار کے اندر بے ہوش پڑے ہوئے عمران کے ساتھی اسی طرح بیہوش پڑے نظر آ رہے تھے لیکن پھر منظر بدلا اور کاربین بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس نے ایک آدمی کو اٹھ کر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ چند لمحے اس طرح بیٹھے رہنے کے بعد وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ تیزی سے کونے میں پڑے ہوئے تھیلوں کی طرف بڑھ گیا اور کاربین نے ہونٹ بھینچ لیے۔ اس کی نظریں مسلسل سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ منظر تیزی سے بدلتے جا رہے تھے اس نے اس آدمی کو بیگ میں سے اینٹی گیس انجکشن نکال کر اپنے ساتھیوں کو لگاتے دیکھا پھر اس نے اس آدمی کے ہاتھ میں اپنی ذاتی ڈائری بھی دیکھ لی۔

"ہونہہ ـــــ تو ٹرومین کے بعد یہ دوسرا ایجنٹ کاربین سامنے آیا ہے ٹھیک ہے" ـــــ اچانک باکس کی نچلی سطح سے ایک ہلکی سی آواز سنائی دی اور منظر میں اس آدمی کے لب ہلتے ہوئے دکھائی دیئے۔ پھر وہ آدمی غار کے دہانے پر آ گیا۔ اب باکس پر موجود سکرین میں غار کے دہانے اور اس کے سامنے والا منظر نظر آ رہا تھا اور چند لمحوں بعد کاربین ایک چٹان کی اوٹ سے دو افراد کو نکل کر غار کی طرف بڑھتے دیکھ کر چونک پڑا۔

"خوش آمدید کرنل فریدی و کیپٹن حمید صاحبان! ـــــ علی عمران سرزمین پاکیشیا

پر آپ دونوں کو خوش آمدید کہتا ہے" ـــــ باکس میں سے اونچی آواز نکلی۔

"یہ کیا ہو رہا ہے عمران" ـــــ ؟ آنے والوں میں سے ایک آدمی کی آواز سنائی دی۔

"بلی اور چوہے کا کھیل کھیلا جا رہا ہے فریدی صاحب" ـــــ غار کے دہانے پر کھڑے اس عمران نے جواب دیا اور کاربین کے ہونٹ مزید بھینچ گئے اس کے بعد ان کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو وہ سنتا رہا۔ اب عمران کے ساتھی بھی غار کے اندر سے نکل کر دہانے پر پہنچ چکے تھے۔ آخر میں وہ اسے کور کرنے کا پلان بنا کر علیحدہ علیحدہ ہو گئے۔ عمران اور اس کے ساتھی تو غار کے اندر چلے گئے جب کہ کرنل فریدی اور اس کا ساتھی غار سے کچھ دور ایک چٹان کے پیچھے چھپ گئے۔ کاربین نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے باکس کی سائیڈ کا بٹن دبایا اور باکس کی سطح دوبارہ پہلے کی طرح عام دھات کی سی ہو گئی۔

"ہونہہ ـــــ اگر میں اپنی فطرت کے مطابق احتیاطاً چیک نہ کر لیتا تو واقعی میں پکے ہوئے پھل کی طرح ان کی جھولی میں جا گرتا لیکن علی عمران اور کرنل فریدی کاربین تم دونوں کے بس کا نہیں ہے" ـــــ کاربین نے باکس دوبارہ راجر کی طرف بڑھاتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ راجر نے باکس اس کے ہاتھ سے لے کر دوبارہ جیب میں ڈال لیا۔

کاربین چند لمحے تو خاموش کھڑا سوچتا رہا۔ پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف مڑا اور انہیں ہیلی کاپٹر میں سوار ہونے کا حکم دیتا ہوا وہ خود بھی ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ہیلی کاپٹر میں سوار

ہیلی کاپٹر میں اس غار کے عقب میں اتاروں گا اور پھر اسے دوبارہ فضا میں بلند کر دوں گا تو کرنل فریدی یہ سمجھے گا کہ میں بھول کر عقب میں اترا ہوں لیکن اسے یہ احساس نہ ہوگا کہ میں نے اپنے ساتھی عقب میں اتار دیئے ہیں۔ وہ سامنے سے اترنے والوں کو ہی اصل سمجھتا رہے گا۔ اس دوران پیچھے اترنے والے ساتھی اس کے عقب میں پہنچ کر ایکس بم ان پر فائر کر دیں گے۔ ایکس بم کے پھٹنے سے چونکہ کوئی آواز نہیں نکلتی اس لئے غار کے اندر موجود عمران اور اس کے ساتھیوں کو علم ہی نہ ہو سکے گا کہ باہر کیا ہوا اور ٹونی آسانی سے ایکس بم اندر پھینک دے گا۔ اس طرح یہ سب خطرناک لوگ مکمل طور پر بے بس ہو کر میرے قدموں میں موجود ہوں گے اور میں اپنے ہاتھوں سے ان کے جسموں میں گولیاں اتارنے کا لطف حاصل کروں ——— اور ٹونی کی بات کا جواب یہ ہے کہ غار کے اندر ہمارے کاغذات اور دیگر ایسا سامان موجود ہے جس کی ملک سے باہر نکلنے کے لئے ہمیں اشد ضرورت ہے اس کے بغیر ہم نہ ہی پاکیشیا سے باہر نکل سکتے ہیں اور نہ ساگا لینڈ ہے۔ اس لئے مجبوراً مجھے ان لوگوں تک جانا ہے" ——— کارمین نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس! ——— پھر میری ایک اور تجویز ہے۔ بجائے آپ عقب میں پہلے اتریں اور پھر واپس چڑھیں۔ ایکس بم تو ہمارے پاس موجود ہی ہیں۔ ہم ہیلی کاپٹر کو غوطہ دے کر اس چٹان کے اوپر لے جائیں گے جس کے پیچھے وہ چھپے ہوئے ہوں اور ایکس بم اوپر سے ہی فائر کر دیں اور پھر وہیں چٹان پر ہی ہیلی کاپٹر اتار کر ہم اندر آسانی سے ایکس بم پھینک دیں گے۔ اس

طرح ہم لمبی چوڑی کارروائی سے بچ جائیں گے" ——— راجر نے کہا۔

"اوہ ہاں! ——— یہ ٹھیک ہے ——— او۔ کے۔ ایسے ہی سہی" ——— کارمین نے فوراً ہی کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کا انجن سٹارٹ کر دیا۔ اس کی عادت تھی کہ وہ ضرورت پڑنے پر نہ صرف اپنے ساتھیوں سے تمام معاملات ڈسکس کرتا تھا بلکہ کسی بھی اچھی تجویز کو وہ فوراً قبول بھی کر لیتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے راجر اور ٹونی دونوں سے باقاعدہ رائے لی۔ انہیں جواب میں تفصیل سے سمجھایا اور آخر کار راجر کی ترمیم خوش دلی سے قبول بھی کر لی۔

ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور پھر تیزی سے اس طرف کو بڑھنے لگا جدھر وہ غار موجود تھی جس میں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے راجر نے جیب سے ایک سرخ رنگ کا بڑا سا کیپسول نکال کر ہاتھ میں لے لیا تھا یہ ایکس بم تھا۔ اس میں سے ایسی ریز نکلتی تھیں جو پچاس میٹر کے دائرے میں موجود ہر جاندار کو مکمل طور پر مفلوج کر دیتی تھیں۔ ہیلی کاپٹر تیزی سے آگے بڑھتا جا رہا تھا۔

"ہیلی کاپٹر اب اوپر اٹھ رہا ہے" ——— کیپٹن حمید نے چونک کر ساتھ موجود کرنل فریدی سے کہا۔

"ہاں! — میں دیکھ رہا ہوں" ——— کرنل فریدی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر جیب سے ایک چھوٹا سا فکسڈ فریکوئنسی ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو عمران! — فریدی بول رہا ہوں۔ ہیلی کاپٹر کان سے بلند ہو کر اب اس غار کی طرف آ رہا ہے ——— ہوشیار رہنا۔ اوور" ——— کرنل فریدی نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں ہوشیار ہی نہیں بلکہ خبردار بھی ہوں فریدی صاحب۔ اوور" ——— دوسری طرف سے عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی اور کرنل فریدی نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے دوبارہ جیب میں ڈال لیا۔ ہیلی کاپٹر اب کافی بلندی پر اڑتا ہوا تیزی سے انہی کی طرف آتا دکھائی دے رہا تھا۔

"ارے یہ تو سیدھا ہمارے سروں پر آ رہا ہے۔ حالانکہ اسے تو ادھر سامنے جانا چاہیئے" ——— اچانک کرنل فریدی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا، ہیلی کاپٹر نے بجلی کی سی تیزی سے غوطہ مارا اور پلک جھپکنے میں ان کے سروں سے ذرا اوپر سے ہوتا ہوا آگے نکل گیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک سرخ رنگ کا کیپسول عین کرنل فریدی اور کیپٹن حمید کے سامنے موجود چٹان پر گر کر پھٹا اور ان دونوں کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسموں میں دوڑتا ہوا خون یکلخت رک گیا ہو۔ ان کے جسم یکلخت بے حس و حرکت ہو گئے تھے۔ چونکہ جس وقت وہ سرخ رنگ کا کیپسول گرا تھا وہ لاشعوری طور پر اس کی طرف متوجہ ہوئے تھے اس لئے اب وہ اس انداز میں بے حس و حرکت بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کی نظروں کے سامنے پتھریلی چٹان تھی۔ نہ ہی وہ گردن موڑ سکتے تھے اور نہ ادھر ادھر کچھ دیکھ سکتے تھے۔ البتہ ان کے کانوں میں ہیلی کاپٹر کا شور ضرور پڑ رہا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ ان کے صرف جسم بے حس و حرکت ہوئے تھے۔ ذہن بدستور جاگ رہا تھا۔ لیکن صرف ذہن کے جاگنے سے وہ کوئی عملی فائدہ نہ اٹھا سکتے تھے۔ پھر اچانک ہیلی کاپٹر کا شور ختم ہو گیا اور ہر طرف خاموشی سی چھا گئی۔ اس کے بعد چند انسانی قدموں کی آوازیں ان کے کانوں میں پڑیں اور اس کے ساتھ ہی چٹان والا منظر ایک جھٹکے سے ان کی آنکھوں کے سامنے سے ہٹ گیا اب انہیں زمین نظر آ رہی تھی اور وہ ذہنی طور پر سمجھ گئے کہ انہیں کسی نے کاندھوں پر اٹھا رکھا ہے اور پھر انہیں غار میں لے جایا گیا اور غار کی ایک دیوار کے ساتھ اس طرح بٹھا دیا گیا کہ ان کی مفلوج ٹانگیں سامنے کے رخ پر سیدھی پھیلی

ہوئی تھیں اور ان کی پشت دیوار سے لگی ہوئی تھی۔ انہیں جب اس انداز میں بٹھایا جا رہا تھا تو کرنل فریدی نے دیکھا تھا کہ ان کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھی بھی اسی طرح بے حس و حرکت بیٹھے ہوئے تھے اب ان کے سامنے آٹھ ایکریمینز کھڑے تھے۔

"واہ! ___ تو یہ ہیں پاکیشیا اور ساگالینڈ کے انتہائی خطرناک ایجنٹس۔ جن کے خوف سے ساری دنیا کانپتی ہے" ___ سامنے کھڑے ہوئے ایک ایکریمی نے جس کی فراخ پیشانی اور تیز چمکتی ہوئی آنکھیں اس کی بے پناہ ذہانت کا پتہ دے رہی تھیں انتہائی حقارت بھرے انداز میں کہا۔

"باس! ___ میرا خیال ہے کہ اب انہیں گولیوں سے بھون کر ہمیں واپس چل پڑنا چاہیئے" ___ ایک دوسرے ایکریمی نے کہا۔

"نہیں راجر ___ اتنی جلدی نہیں ___ تم ایسا کرو کہ میرے بیگ میں سے آرٹانا کی بوتل نکالو اور ان سب کو سونگھا دو۔ اس طرح یہ بات چیت کرنے کے قابل ہو جائیں گے ___ آخر یہ دنیا کے عظیم ترین جاسوس ہیں۔ ان سے گفتگو کا شرف تو ہمیں حاصل ہونا ہی چاہیئے" ___ اس ایکریمی نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا جسے باس کہا گیا تھا۔

"یس باس" ___ دوسرے ایکریمی نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد واقعی ان کی ناک سے بوتل کا کھلا دہانہ لگایا گیا اور تھوڑی دیر بعد کرنل فریدی کو محسوس ہوا کہ اس کا گردن تک کا حصہ حرکت میں آ گیا ہے۔

"واہ! ___ تمہارا نام تو کاربین کی بجائے سکاربین ہونا چاہیئے یعنی بچھو ___ کہ جو ہمدردی کرے اُسے ہی ڈنک مار دیتے ہو" ___ عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میرا پورا نام سکاربین ہی ہے لیکن اب مختصر نام سے زیادہ جانا جاتا ہوں مسٹر علی عمران" ___ کاربین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران تو تمہاری ذہانت کے قصیدے پڑھ رہا تھا لیکن میرے خیال میں تم میں ذہانت نام کی کوئی چیز ہی نہیں ہے" ___ کرنل فریدی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ساگالینڈ کے کرنل فریدی!۔ کہ کوئی میرے قصیدے پڑھتا ہے اور کوئی مجھے احمق سمجھتا ہے ___ مجھے تو صرف اتنا معلوم ہے کہ لوگا سا میں حاصل کر چکا ہوں ___ مادام کاٹش اور ڈاکٹر آرتھر کو میں نے ہلاک کر دیا ہے ___ چند لمحوں بعد تم سب کی لاشیں بھی اس غار میں پڑی سڑتی رہیں گی اور ہم ہیلی کاپٹر میں بیٹھ کر اطمینان سے پاکیشیا سے ہوتے ہوتے واپس اپنے وطن پہنچ جائیں گے" ___ کاربین نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔

"تم مجھے کیسے پہچانتے ہو۔ حالانکہ میرا خیال ہے کہ تمہاری مجھ سے پہلی ملاقات ہے" ___ کرنل فریدی کے لہجے میں حیرت تھی۔

"کرنل فریدی! ___ میں چونکہ بقول تمہارے ایک احمق آدمی ہوں اس لئے میں اپنی حماقت چھپانے کی وجہ سے انتہائی محتاط رہتا ہوں ___ عمران اور اس کے ساتھیوں کو یہاں بیہوش چھوڑ دینے کے باوجود میں نے یہاں سے جاتے ہوئے ایک ایسا کام کیا تھا کہ وہاں بلند پہاڑی پر کھڑے کھڑے نہ صرف میں یہاں غار کے اندر اور باہر کا منظر دیکھ سکوں ___ بلکہ یہاں ہونے والی گفتگو کا ایک ایک لفظ بھی سن سکوں ___ بس یہی احتیاط میرے کام آ گئی اور میں نے وہاں سے واپس آنے سے پہلے احتیاطاً چیکنگ کی اور

پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہوش میں آنے کا سارا منظر۔ تمہاری غار کے دہانے کی طرف آمد اور پھر تم سب کے درمیان ہونے والی گفتگو کی فلم مجھ تک پہنچ گئی ——— اس طرح مجھے سارے حالات کا علم ہو گیا۔ ورنہ واقعی میں واپسی کے بعد پکے ہوئے پھل کی طرح تمہاری جھولی میں آگرتا ——— عمران نے دراصل میرے ذاتی بیگ کی تفصیلی تلاشی نہیں لی، ورنہ شاید اسے اس سسٹم کا بھی علم ہو جاتا“ ——— کاربین نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

”کتنا لوگاسا ملا ہے کان سے“ ——— ؟ عمران نے پوچھا۔

”دس کلو سے زیادہ ہے اور اتنا لوگاسا بلیک تھنڈر کے لئے کافی ہے“ کاربین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مسٹر کاربین! ——— میں نے تمہیں اس لئے احمق کہا تھا کہ تم نے زرولون گیس کان میں فائر کرا کے بظاہر تو لوگاسا کو اوپن کرا لیا تھا لیکن تمہیں اور اس ڈاکٹر آرتھر کو شاید یہ معلوم نہ تھا کہ زرولون گیس کے اثرات اس لوگاسا پر بھی انتہائی منفی پڑتے ہیں۔ اس کا مخصوص عنصر جس کی بنا پر بلیک تھنڈر اس سے ہتھیار بنانا چاہتی تھی وہ زرولون گیس سے ضائع ہو چکا ہے اب یہ ایک عام پتھر سے زیادہ کوئی وقعت نہیں رکھتا ——— اس لئے تم نے اپنی حماقت سے خود اپنے ہاتھوں سے اپنا مشن تباہ کر دیا“ ——— کرنل فریدی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”کرنل فریدی! ——— آپ نے خوامخواہ اسے بتا دیا ——— یہ لوگاسا بلیک تھنڈر تو پہنچ جاتا، پھر اس کی کارکردگی سامنے آتی۔ اب تو یہ اُسے بھیجنے سے پہلے ٹھیک کرے گا۔ بالکل اس طرح جس طرح ہم نے زمرد پر

چڑھی ہوئی زرولون گیس کی تہہ ختم کرنے کا فیصلہ کیا تھا“ ——— عمران کی غصیلی آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اسے کرنل فریدی کا کاربین پر یہ انکشاف کرنا سخت ناگوار گذرا ہو۔

”تم خوامخواہ ناراض ہو رہے ہو علی عمران! ——— اگر اسے لوگاسا عزیز ہے تو ہمیں اپنی زندگیاں اس لوگاسا سے زیادہ عزیز ہیں ——— اب یا تو یہ ضائع شدہ لوگاسا اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچائے گا ——— یا پھر لوگاسا کو درست کرنے کے لئے ہمارے ساتھ سودا کرے گا“ ——— کرنل فریدی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”واہ ——— بہت خوب! ——— تم دونوں نے واقعی مجھے احمق سمجھ لیا ہے کہ اس طرح مل کر مجھے چکر دینے کی کوشش کر رہے ہو ——— مجھے کاربین کو ——— تمہارا خیال ہے کہ میں اس طرح تمہاری باتوں میں آکر تمہیں چھوڑ دوں گا“ ——— کاربین نے طنزیہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ لیکن کرنل فریدی نے اس کی آواز کا کھوکھلا پن محسوس کر لیا تھا۔

”کرنل صاحب! ——— میں نے اسی لئے اسے پہلے ہی کہا تھا کہ اس کا نام تو سکارپین ہونا چاہئے ——— کیونکہ ہم نے ہی اس سے ہمدردی کی اور یہ ہمیں ہی ڈنک مارنے کی کوشش کر رہا ہے ——— اب تو آپ کو میری بات کا یقین آگیا ہے“ ——— عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

”مجھے معلوم ہے علی عمران! ——— کہ تم مجھے کیا باور کرانا چاہتے ہو۔ میں اس وقت ہی تمہاری بات سمجھ گیا تھا ——— تم یہی کہنا چاہتے ہو کہ تمہیں میری ڈائری پڑھ کر یہ معلوم ہو گیا ہے کہ ہم وہاں زرولون گیس استعمال کر کے زمرد کو ضائع کر کے لوگاسا حاصل کر رہے ہیں لیکن اس کے باوجود تم نے

وہاں آکر ہم پر اچانک حملہ کرنے کی بجائے یہیں ہمارا انتظار کرتے رہے تاکہ ہم اطمینان سے لوگاسا حاصل کر سکیں ــــ لیکن اگر تم وہاں آجاتے تو شاید تم اتنے سانس بھی نہ لے سکتے جتنے تم اب تک اس مفلوج پن کی حالت میں لے چکے ہو" ــــ کاربین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس! ــ اب ختم کریں اس فضول گفتگو کو ــ شام تیزی سے قریب آتی جارہی ہے اور ہم نے واپس بھی جانا ہے ــــ اندھیرے میں تو ہم پھنس جائیں گے" ــــ کاربین کے ساتھ کھڑے راجر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ میں اب تک وقت ضائع کر رہا ہوں ــــ یہ بات نہیں۔ انہیں ہوش میں لانے اور پھر ان سے یہ ساری باتیں کرنے کا ایک مقصد تھا ــــ میں مختلف انداز میں ان کے لہجے اور گفتگو سننا چاہتا تھا تاکہ راستے میں جب ٹرانسمیٹر کال کسی اڈے سے آئے تو میں ان کے لہجے میں بات کر کے اسے کور کر سکوں" ــــ کاربین نے سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ــ مگر باس آپ تو خود کہہ رہے تھے کہ ہیلی کاپٹر کا ٹرانسمیٹر بیکار کر دیا ہے" ــــ راجر نے چونک کر کہا۔

"تمہیں معلوم تو ہے کہ میں ایسی مشینری کا ماہر ہوں ــــ میں نے اسے اس انداز میں بیکار کیا ہے کہ میں کسی بھی وقت اسے ٹھیک بھی کر سکتا ہوں۔ ہیلی کاپٹر کا ٹرانسمیٹر اگر میں مستقل طور پر خراب کر دیتا تو پھر ظاہر ہے اڈے سے کال کا جواب نہ دے سکتا ــــ اور میں فوجی اصول جانتا ہوں، ہمیں فوراً گھیر لیا جاتا ــــ بہرحال اب کافی باتیں ہو گئی ہیں اس لئے مشین گن مجھے دکھاؤ۔ اب میں ان کی چیخیں سن لوں۔ شاید مجھے راستے میں چیخ مارنی

ہی پڑ جائے" ــــ کاربین نے مسکراتے ہوئے کہا اور راجر نے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتار کر کاربین کی طرف بڑھا دی۔ یہ مشین گن انہوں نے یہیں موجود اپنے تھیلے سے نکالی تھی۔

"چیخیں تو تمہاری سننے والی ہوں گی کاربین! ــ جب بلیک تھنڈر کو پتہ چلے گا کہ لوگاسا ضائع ہو چکا ہے" ــــ کرنل فریدی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو کرنل فریدی! ــ لوگاسا ضائع نہیں ہو سکتا۔ ڈاکٹر آرتھر ان معدنیات کا دنیا میں سب سے بڑا ماہر تھا" ــــ اس بار کاربین نے تیز اور جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اگر تمہیں یقین نہیں آرہا تو خود ایک تجربہ کر کے دیکھ لو ــ لوگاسا کا ایک بڑا ٹکڑا نکالو اور اسے دور رکھ کر اس پر مشین گن کا فائر کھول دو ــ لوگاسا زمرد سے بھی زیادہ سخت جان پتھر ہے۔ گولیوں سے وہ ٹوٹے گا نہیں لیکن بارود کی تہہ اس پر چڑھ جائے گی ــــ پھر اس بارود کی تہہ کو صاف کر کے دیکھنا۔ اگر وہ ایسا ہی چمکدار نظر آئے جیسا اب نظر آرہا ہے تو سمجھ لو کہ یہ ضائع نہیں ہوا ــــ لیکن اگر اس کا رنگ انتہائی مدھم پڑ جائے تو سمجھ لینا کہ لوگاسا پر زرولون گیس کا منفی اثر پڑ چکا ہے ــــ تم بے حد ذہین آدمی ہو۔ اب اتنی بات کا علم تو تمہیں ہو گا ہی کہ بارود کی تہہ معدنیات کو اصل رنگ میں ظاہر کر دیتی ہے" ــــ اس بار عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ــ اوہ ــ تم ٹھیک کہہ رہے ہو ــــ مجھے یاد آگیا کہ ڈاکٹر آرتھر نے بھی ایک بار ایسی بات کی تھی ــــ ٹھیک ہے۔ میں ابھی تجربہ کر لیتا ہوں۔

اس میں کوئی ہرج نہیں ہے —— لوٹنی !—— ایک ٹکڑا نکال کر سامنے دیوار کے ساتھ رکھو" —— کاربین نے سر ہلاتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں اپنے ایک اور ساتھی سے مخاطب ہو کر کہا جس کے ہاتھ میں سُرخ رنگ کا بیگ موجود تھا۔

"یس باس" —— اس آدمی نے کہا اور بیگ کھولنے لگا۔

کرنل فریدی کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ وہ دل ہی دل میں عمران کی ذہانت کو داد دینے لگا۔ کرنل فریدی نے حالانکہ کاربین کو احمق بنا کر اپنے آپ کو آزاد کرانے کی پلاننگ اس انداز میں نہ کی تھی۔ لیکن عمران نے واقعی انتہائی خوبصورت انداز میں اُسے ہولڈ کرتے ہوئے کاربین کو ایک نئے راستے پر ڈال دیا تھا۔ بہرحال انجام وہی ہونا تھا جو کرنل فریدی نے سوچا تھا۔ اس لئے وہ ذہنی طور پر چوکنا ہو گیا۔

اس دوران لوگاسا کے ایک بڑے ٹکڑے کو ان کے مقابل دیوار کی جڑ میں رکھ دیا گیا تھا اور پھر کاربین نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کا رُخ لوگاسا کے اس ٹکڑے کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی گولیاں تواتر سے لوگاسا سے ٹکراتی ہوئیں دیوار کی جڑ میں جا گریں جب کاربین نے مشین گن روکی تو دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ لوگاسا کا وہ ٹکڑا ذروں میں تبدیل ہو کر بکھر چکا تھا اور اس کے ساتھ ہی یکلخت ریوالور کی فائرنگ اور انسانی چیخوں سے غار گونج اٹھی۔ کرنل فریدی نے بجلی کی سی تیزی سے ٹانگیں سمیٹیں اور دوسرے لمحے وہ مشین گن پکڑے گھومتے ہوئے کاربین کے جسم سے پوری قوت سے جا ٹکرایا اور کاربین چیختا ہوا اچھل کر سامنے والی دیوار سے جا لگا۔ اس کے ہاتھ سے مشین گن نکل کر دُور جا

گری تھی۔ کرنل فریدی خود بھی فرش پر گرا تھا لیکن پھر وہ کسی کھلتے ہوئے سپرنگ کی طرح اچھل کر کھڑا ہوا۔ مگر کاربین بھی انتہائی حیرت بھرے انداز میں دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرتے ہی یکلخت اچھلا اور پھر کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا غار کے دہانے سے باہر جا گرا تھا۔ ادھر ہال میں کیپٹن حمید، عمران، اس کے ساتھی کاربین کے ساتھیوں سے ٹکرا چکے تھے۔

کرنل فریدی نے بھی کاربین کے پیچھے ہی غار کے دہانے کی طرف دوڑ لگائی لیکن اسی لمحے باہر سے ایک بڑا سا پتھر اڑتا ہوا سیدھا کرنل فریدی کے سینے سے ٹکرایا اور دوڑتے ہوئے کرنل فریدی کا جسم پتھر کی اس ضرب سے نہ صرف بے اختیار گھوم گیا بلکہ وہ دو تین قدم غار کی اندرونی طرف دوڑتا گیا۔ اور پھر سنبھل کر تیزی سے گھوما اور ایک بار پھر غار کے دہانے کی طرف دوڑ پڑا۔ غار کے دہانے سے باہر نکلتے ہی اس نے ایک سائیڈ پر موجود ہیلی کاپٹر کو فضا میں بلند ہوتے دیکھا تو اس کا پائیدان پکڑنے کے لئے اس نے اونچی اُفقی چھلانگ لگائی لیکن اچھا خاصا جمپ لینے کے باوجود پائیدان صرف چند انچ اس کے بلند ہاتھوں سے اونچا رہ گیا اور کرنل فریدی بے اختیار آگے کی طرف دوڑتا چلا گیا جبکہ ہیلی کاپٹر انتہائی تیز رفتاری سے فضا میں بلند ہوتا ہوا گھوم کر اس غار والی پہاڑی کی سائیڈ سے دوسری طرف نکل گیا۔

کاربین نکل جانے میں کامیاب ہو چکا تھا بالکل اسی طرح جس طرح چکنی مچھلی گرفت سے پھسل جاتی ہے۔ کرنل فریدی ہونٹ بھینچے جب واپس غار میں پہنچا تو کاربین کے سب ساتھی ڈھیر ہو چکے تھے۔

"وہ نکل گیا —— اگر آپ سامنے نہ آجاتے تو میں اُسے ڈھیر کر سکتا تھا" عمران نے جو اس دوران شاید باہر آنے کی وجہ سے غار کے دہانے تک

پہنچ چکا تھا کرنل فریدی کو واپس آتے دیکھ کر رکتے ہوئے چونک کر کہا۔

"تمہیں پہلے اُسے گولی مارنی چاہیئے تھی" ——— کرنل فریدی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اس کی مشین گن کا رُخ دوسری طرف تھا لیکن اس کے ایک ساتھی کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا اور اس کا رُخ ہماری طرف تھا اس لئے پہلے مجھے اُسے گرانا پڑا۔ اسی دوران آپ سامنے آگئے اور مجھے ہاتھ روکنا پڑا اور اس ہاتھ روکنے کی وجہ سے کاربین کے ایک ساتھی کو موقع مل گیا اور اس نے لات مار کر میرے ہاتھ سے ریوالور نکال دیا" ——— عمران نے واپس پلٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے ——— اب میں سچویشن سمجھ گیا ہوں۔ بہرحال تم نے واقعی انتہائی ذہانت سے کام لیتے ہوئے کاربین کو مجبور کر دیا کہ وہ لوگاسا پر مشین گن کا فائر کھول دے۔ تمہارے ذہن میں یہ آئیڈیا اس آرٹانا کی بوتل کی وجہ سے آیا ہوگا"۔ کرنل فریدی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے کرنل صاحب! ——— اب کاربین کے بعد آپ نے ذہانت کی گدی سنبھال لی ہے ——— ہماری باری نجانے کب آئے گی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔ اس کا کاربین کے نکل جانے سے خراب ہو جانے والا موڈ اب بحال ہو چکا تھا۔

"وہ کاربین کا تو کچھ کرنا ہے ——— یا ایسے ہی باتیں کرتے رہیں گے" ——— جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ اب ہاتھ نہیں آسکتا مس جولیا ——— کیونکہ اڈے والے یہی سمجھیں گے کہ یہ آپ کا ہیلی کاپٹر ہے اور ایسے فوجی اڈوں سے بات کرنے کے لئے خصوصی ٹرانسمیٹروں کی ضرورت ہوتی ہے جو اس ہیلی کاپٹر میں تو ہوگا، یہاں نہیں ہوگا

ویسے بھی جب تک ہم ٹرانسمیٹر کال کر کے اڈے والوں کو اطلاع دیں وہ کسی بھی سرحدی شہر کے قریب اُتر کر آسانی سے نکل جائے گا۔ بہرحال یہی غنیمت ہے کہ اس کا مشن ناکام ہو گیا ہے۔ باقی رہا اس کا پکڑنا ——— تو ایسا کسی بھی وقت ہو سکتا ہے۔ میرا تو خیال تھا کہ اس سے سودے بازی کروں گا، لیکن عمران نے لوگاسا پر فائر کھلوا کر آرٹانا ریز پیدا کرا دیں اس طرح ہمارے بے حس جسم حرکت میں آگئے کیونکہ آرٹانا محلول بھی بارود اور معدنی پتھروں سے ہی تیار ہوتا ہے"۔ عمران کی بجائے کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"اب ہمیں جو یہاں سے پیدل مارچ کرنی پڑے گی، وہ منافع میں رہے گی"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"فکر نہ کرو۔ قریب ہی میری جیپ موجود ہے تم وہ لے لینا ——— میں جیپ کے ٹرانسمیٹر سے کال کر کے دوسری جیپ منگوا لوں گا" ——— کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اس لوگاسا کا کیا ہوگا" ——— ؟ اچانک کیپٹن حمید نے کرنل فریدی سے مخاطب ہو کر کہا اس نے اس دوران لوگاسا والا سرخ بیگ اٹھا لیا تھا۔

"ہونا کیا ہے۔ بیگ تمہارا اور لوگاسا ہمارا ——— شاپنگ کے لئے کام آئے گا البتہ پرانا محاورہ جدید ہو جائے گا۔ اب تک تو وہ گھوڑی اور لال لگام والا قدیم محاورہ چلا آ رہا ہے اب لگام کی بجائے بیگ کی جدت پیدا ہو جائے گی" ——— عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور کرنل فریدی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

ختم شُد